صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ یکم ستمبر 2020ء بمطابق 12 محرم الحرام 1441 ہجری بعداز دوپہر تین بجکر تیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، محمود جان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيۡطَٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

فَٱسۡتَقِمۡ كَمَآ أُمِرۡتَ وَمَن تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطۡغَوۡاْۚ إِنَّهُۥ بِمَا تَعۡمَلُونَ بَصِيرٞo وَلَا تَرۡكَنُوٓاْ إِلَى ٱلَّذِينَ ظَلَمُواْ فَتَمَسَّكُمُ ٱلنَّارُ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ مِنۡ أَوۡلِيَآءَ ثُمَّ لَا تُنصَرُونَo وَأَقِمِ ٱلصَّلَوٰةَ طَرَفَيِ ٱلنَّهَارِ وَزُلَفٗا مِّنَ ٱلَّيۡلِۚ إِنَّ ٱلۡحَسَنَٰتِ يُذۡهِبۡنَ ٱلسَّيِّـَٔاتِۚ ذَٰلِكَ ذِكۡرَىٰ لِلذَّٰكِرِينَo وَٱصۡبِرۡ فَإِنَّ ٱللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجۡرَ ٱلۡمُحۡسِنِينَ۔

(ترجمہ): سو (اے پیغمبر) جیسا تم کو حکم ہوتا ہے (اس پر) تم اور جو لوگ تمہارے ساتھ تائب ہوئے ہیں قائم رہو۔ اور حد سے تجاوز نہ کرنا۔ وہ تمہارے سب اعمال کو دیکھ رہا ہے۔ اور جو لوگ ظالم ہیں، ان کی طرف مائل نہ ہونا، نہیں تو تمہیں (دوزخ کی) آگ آ لپٹے گی اور خدا کے سوا تمہارے اور دوست نہیں ہیں۔ اگر تم ظالموں کی طرف مائل ہوگئے تو پھر تم کو (کہیں سے) مدد نہ مل سکے گی۔ اور دن کے دونوں سروں (یعنی صبح اور شام کے اوقات میں) اور رات کی چند (پہلی) ساعات میں نماز پڑھا کرو۔ کچھ شک نہیں کہ نیکیاں گناہوں کو دور کر دیتی ہیں۔ یہ ان کے لیے نصیحت ہے جو نصیحت قبول کرنے والے ہیں۔ اور صبر کیے رہو کہ خدا نیکوکاروں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔ و آخِرُ الدَّعۡوَانا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَٰلَمِينَ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئسچنز آور، کوئسچنز آور۔

جناب لطف الرحمان: جناب سپیکر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئسچنز آور: مولانا صاحب، مولانا صاحب، زه لږ کوئسچنز آور واخلمه، هغے نه پس تاسو خبره اوکړئ جی، ځکه چه ډیر ممبران راغلی دی، کوئسچنز آور ئے ګورو۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، بہت ہی اہم ایشو ہے، اس پر بات کرنے کی اجازت دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: صرف دا لطف الرحمان صاحب به خبرے کوی، جی لطف الرحمان صاحب۔

جناب لطف الرحمان: بہت بہت شکریہ جناب سپیکر، آپ نے مجھے ٹائم دیا۔ جناب سپیکر، کل یہاں پہ پارلیمانی تاریخ میں فرسٹ ٹائم کسی ممبر کے خلاف یہاں پہ قرارداد منظور ہوئی ہے، پوری پارلیمانی تاریخ میں کبھی بھی کسی ممبر کے خلاف قرارداد مذمت نہیں آئی جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، کل اگر جذبات میں کسی ممبر نے بات کوئی کی تھی تو میں بحیثیت پارلیمانی لیڈر اس کے، میں نے اس پہ معذرت کی جناب سپیکر، اور اس سے پہلے اس دن جب اس تقریر میں یہ بات ہوئی تھی تو اس دن بھی الفاظ سپیکر صاحب نے Expunge کئے تھے جناب سپیکر، اور شوکت یوسفزئی صاحب نے اس پہ اس وقت بھی بات کی تھی اور اس ممبر کے الفاظ کے حوالے سے اور اس کے خلاف بات کی تھی اور اس کی مذمت کی تھی لیکن اس دن چونکہ ہم اس دن دوسری جو بحث ہماری چل رہی تھی یہاں پہ لوڈشیڈنگ کے حوالے سے اور ہمیں موقع نہیں مل رہا تھا۔ ہم واک آؤٹ کر کے یہاں اسمبلی کے اس ہاؤس سے نکل گئے تھے جس پر بات نہیں ہو سکی تھی ورنہ میں اسی دن اس پر بات کرتا اور جیسے ہی دوسرے، جب اسمبلی کا اجلاس بلایا گیا، میں نے یہاں فلور آف دی ہاؤس پہ کھڑے ہو کے اس پہ معذرت کی تھی پارلیمانی لیڈر کی حیثیت سے جناب سپیکر، ہونا یہ چاہیئے تھا، روایات ہوتی ہیں ہر چیز کی، ہونا یہ چاہیئے تھا جناب سپیکر، وہاں پہ ممبر خود کھڑے ہو کے معذرت کرنے کی کل کوشش کر رہا تھا، اس کو ٹائم نہیں مل رہا تھا جناب سپیکر، اور وہ الفاظ اگر اس نے ادا کئے تھے اور جس حوالے سے جس بنیاد پہ انہوں نے وہ باتیں کی تھیں، وہ باتیں اس کی ٹھیک تھیں اپنی جگہ پہ، وہ الفاظ ٹھیک نہیں تھے اور وہ جذبات میں آ کے اس نے بات کی تھی، تو ہونا یہ چاہیئے تھا جناب سپیکر، کہ جب معذرت

آ گئی تھی تو پھر اس کے خلاف قرار داد نہیں آنی چاہیئے تھی۔ میں اس قرار داد کے حوالے سے میں بات کرنا چاہتا ہوں جناب سپیکر، کہ قرار داد پارلیمانی تاریخ میں پہلی دفعہ کسی ممبر کے خلاف آنا یہ انتہائی زیادتی اور غلط الزام تھا، جناب سپیکر۔

Mr. Deputy Speaker: The House in order, House in order. Arbab Wasim Hayat.

جناب لطف الرحمان: جناب سپیکر، میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا جب پارلیمنٹ پہ حملہ ہوا تھا تو اس کے خلاف کوئی قرار داد مذمت آئی تھی؟ جب پی ٹی وی پہ حملہ ہوا تھا تو قرار داد مذمت آئی تھی اور کیا فیصل واوڈا صاحب نے جب کہا تھا کہ اللہ ہے اور اس کے بعد عمران خان ہے تو پھر قرار داد مذمت پارلیمنٹ میں جمع ہوئی؟ تو کیا آپ نے قرار داد مذمت پیش ہونے دی جناب سپیکر، اگر آپ وہاں پہ جب آپ کا غیرت ایمانی وہاں پہ نہیں جاگتا کہ جب وہ اس قسم کے الفاظ ادا کریں وہاں تو آپ کہتے ہیں کہ ہم نے معذرت کر لی اور قرار داد جو ہے پارلیمانی تاریخ میں نہیں ہے تو قرار داد نہیں آنی چاہیئے جناب سپیکر۔ تو آپ مجھے یہ بتائیں کہ اگر اس پہ قرار داد مذمت نہیں آئی جس پہ وہ کہتا ہے کہ اللہ کے بعد نعوذ باللہ عمران خان دوسرے نمبر پر ہے۔ اگر وہاں پہ قرار داد نہیں آتی تو آپ مجھے بتائیں کہ پھر یہاں پہ قرار داد جب کہ معذرت ہو گئی تھی اور وہاں پہ وہ یہی کہہ رہے تھے کہ ہم نے معذرت کی ہے اور فلور آف دی ہاؤس معذرت کی ہے اس لئے قرار داد نہیں آنی چاہیئے تو کل یہاں پارلیمنٹ میں ہماری بات کیوں نہیں سنی گئی اور وہ قرار داد مذمت کیوں پیش کی گئی؟ یہ کون سی روایات ہیں۔ اگر آپ کے فلور پہ معذرت آجاتی ہے اور پھر اس ممبر کی نہیں سنی گئی۔ یکطرفہ طور پہ اس کو سزا دی اور آپ نے پارلیمنٹ سے بھی اس کو نکالا اور اس کے خلاف آپ نے قرار داد مذمت بھی پیش کی۔ تو آخر آپ اسمبلی کس طرح چلانا چاہتے ہیں جناب سپیکر۔ اگر ہم بیٹھ کے آپ کے ساتھ بیٹھ کے مجلس کرتے ہیں، آپ کے ساتھ میٹنگ کرتے ہیں اور ہم کہتے ہیں کہ ہم نے اسمبلی چلانی ہے روایات کے مطابق چلانی ہے اور ہم آپ کے ساتھ اس میں آپ سے ایک قدم آگے چلتے ہیں آپ کو کہتے ہیں کہ ٹھیک ہے ہم روایات کے مطابق آپ کے ساتھ اسمبلی چلائیں گے تو روایات، یہ روایات ہیں؟ تو اس میں پھر آپ ممبر کے خلاف قرار داد مذمت لائے جو پارلیمانی تاریخ میں کبھی نہیں ہوا جناب سپیکر۔ لہذا ہم اس حوالے سے بھرپور انداز میں یہ احتجاج کرتے ہیں کہ یہ بہت بڑی زیادتی ہوئی ہے کہ آپ نے دو سزائیں بیک وقت اس کو دی ہیں اور جب معذرت ہوئی تو معذرت کو Accept کرنا چاہیئے تھا، اگر فیصلہ بھی دینا تھا تو پھر یا تو پہلے سے اس کو آپ ایک دن کے پہلے پارلیمنٹ سے نکالتے یا پھر اس کو قرار داد

مذمت کی اجازت نہ دیتے، یہ تو کوئی طریقہ نہیں ہے جناب سپیکر، لہذا آپ سے ہم یہ گزارش کرتے ہیں کہ ایک تو وہ قرارداد آپ نے کل رولز سسپنڈ نہیں کئے تھے اور قرارداد پیش ہوئی تھی اور یہ ہونی نہیں چاہیئے پارلیمنٹ کی تاریخ میں کہ کسی ممبر کے خلاف کوئی قرارداد مذمت ہوئی ہو، تو مسئلہ اسی وقت ختم ہو جانا چاہیئے کہ جب ہم نے پارلیمنٹ کے فلور پہ اس پر معذرت کر لی، لہذا ہم نے تو کل بھی یہ بات کی تھی کیونکہ مسائل ہیں ان کا مداوا ہونا چاہیئے، حکومت کی ذمہ داری ہے کہ ان کے مسائل کا مداوا ہونا چاہیئے، اگر احساس محرومیت پیدا ہوتا رہا تو پہلے دن اسی احساس محرومی کی وجہ سے ہم نے ملک کو دولخت کیا ہے اور آج ہم اس ملک کی حفاظت کرنا چاہتے ہیں، اسی ملک کی حفاظت کی، اس کی سرحدات کی، اس کے آئین کی، اس کی بقا کی، اس کی جمہوریت کی، اس کا تحفظ ہونا چاہیئے، اس کے لئے دل بڑا کرنا ہوگا اور آپ نے ان مسائل کو ایڈریس کرنا ہوگا، ان مسائل کو حل کرنا ہوگا تب جا کے آپ اس ملک کو کامیابی سے آگے چلا سکتے ہیں۔ شکریہ جناب سپیکر، بڑی مہربانی۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: تھیک شو۔ کوئسچنز آور، کوئسچنز آور: کوئسچن نمبر 7040، محترمہ شاہدہ وحید صاحبہ، محترمہ شاہدہ وحید صاحبہ، کوئسچن نمبر 7040، 7040، شاہدہ وحید صاحبہ۔

* 7040 _ محترمہ شاہدہ وحید: کیا وزیر زراعت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع مردان میں وٹرنری ڈسپنسریاں موجود ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ ضلع میں کل کتنی ڈسپنسریاں ہیں اور ان میں کتنا سٹاف ڈیوٹی سرانجام دے رہا ہے، نیز 2018 سے اب تک کتنا نیا سٹاف بھرتی ہوا ہے، پالیسی کے مطابق امیدواروں کے نام اور پوسٹوں کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محب اللہ خان (وزیر برائے زراعت): (الف) جی ہاں۔

(ب) ضلع مردان میں کل وٹرنری ڈسپنسریوں کی تعداد 26 ہے اور اس میں ڈیوٹی انجام دینے والے سرکاری ملازمین کی تعداد 229 ہے۔ 2018 سے اب تک بھرتی شدہ افراد کی تفصیل ایوان کو فراہم کر دی گی ہے۔

محترمہ شاہدہ وحید: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، میں نے کئی ٹائم پہلے، یہ چھ سات مہینے پہلے ایک سوال دیا تھا۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی میڈم۔

محترمہ شاہدہ وحید: وزیر زراعت صاحب کو، اس کے جواب میں آیا ہے جناب سپیکر صاحب، محکمے نے جواب دیا ہے کہ سرکاری ملازمین کی تعداد 229 ہے۔

Mr. Deputy Speaker: House in order, Madam Nighat Orakzai, Madam Nighat Orakzai, no cross talk, Madam, no cross talk. Ji, ji Madam.

محترمہ شاہدہ وحید: سرکاری ملازمین کی تعداد 229 ہے تو ٹھیک ہے لیکن میں نے جواب مانگا ہے کہ 2018 سے 2019 تک کل کتنے ملازمین بھرتی ہوئے ہیں؟ جواب میں محکمے نے صرف کلاس فور ملازمین کی لسٹ فراہم کی ہے۔ یہاں پر سوال یہ ہے کہ دو سالوں میں ایک بھی جونیئر کلرک، اسسٹنٹ یا کوئی آفیسر بھرتی نہیں ہوا؟ دوسرا یہ جناب سپیکر صاحب، کہ ان دو سالوں میں صرف چوکیدار بھرتی ہوئے ہیں، ایک نائب قاصد بھی نہیں ہوا، یہ 26 ڈسپنسریاں جو ہیں یہ چوکیدار چلا رہے ہیں؟ جناب سپیکر صاحب، 13 ملازمین میں سے ایک سویپر، ایک بہشتی، دو خاکروب اور نو چوکیدار کے نام ہیں تو جناب سپیکر صاحب، میرا یہ مطالبہ ہے کہ اس میں غلط بیانی کی گئی ہے، لہذا میرا یہ سوال کمیٹی کو بھیج دیا جائے، میں اس سے مطمئن نہیں ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: Minister concerned, to respond.

وزیر برائے زراعت: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ میڈم صاحبہ نے کوسچن کیا ہے کہ آیا یہ درست ہے کہ مردان میں وٹرنری ڈسپنسری موجود ہے؟ اس کا جواب ہے جی ہاں، بقایا دوئ تپوس کړے دے چې په 2018/06 نه وروستو څومره کسان بهرتی شوی دی؟ د بهرتئ تپوس ئې کړے دے ، دې ډسټرکټ وائز تپوس کړے دے ، ټول Centralized ئې تپوس یا د ټول کے پی دوئ تپوس نه دے کړے ، بهرحال زمونږه په مردان کښې سول وټرنری هاسپټلز چې کوم دی هغه تقریباً اته هسپتالونه دی، کوم چې غټ هسپتالونه دی، د هغې سره سره سول ویټرنری ډسپنسریز چې کوم دی هغه 26 دی، د هغې سره مصنوعی نسل کشی چې کوم Artificial insemination ورته مونږ وئیلې شو، هغه تقریباً تیس سنټرې دی۔ ټوټل مراکز چې کوم دی هغه 89 مراکز هلته کښې د لائیوسټاک په مد کښې کار کوی او هغې کښې یو ډسټرکټ چې کوم دغه وی او ډسټرکټ آفیسر یو آفس وی چې په هغې کښې 19 ډسټرکټ لائیو سټاک آفیسر ډی ډی ایل ورته وئیلې شی، هغه د دوئ په مردان کښې

موجود دے ، د هغې سره سره په دېکښې چه عدد سینیئر ویټرنری آفیسرز دی چې هغه په بی پی ایس 18 کښې دی، هغه د دوئ په ډسټرکټ کښې هغه خپل خدمات فارمرز ته رسوی۔ د دې سره سره جناب سپیکر، تقریباً چه بیا نور زمونږه مطلب دے چې کوم ډاکټرز چې په ستره BPS-17 کښې دی، شپږ ډاکټران هغه دی او میډم او فرمائیل چې هلته کښې چوکیداران ډسپنسریانې چلوی، نو د هغې تعداد تقریباً 79 زمونږ هلته کښې ویټرنری اسسټنټ کار کوی او باقاعده هغه د مردان سره Related تحصیل وائز چې کلی والې علاقې چې څومره دی، څومره د هغې ډسټرکټ وائز چې د هغوی څومره خدمت دے د سمال فارمری، هغه چې مویشی پال حیواناتو هغه خپل دغه کوی۔ بقایا دوئ تپوس کړے دے نوهغه لسټ د دوه کالو د 2018 نه د 2020 پورې د کلاس فور او د دوئ د اپوائنټمنټ تپوس کړے دے چې 2018 نه د 20 پورې څومره اپوائنټمنټس شوې دی؟ نو 2018 نه واخله د 20 پورې تقریباً زمونږه 750 ویټرنری اسسټنټ بهرتی شوی دی په دې تیر Tenure کښې، دې Tenure کښې چې دا یو ډیر لوئې انقلاب دے۔ د هغې سره سره 150 تقریباً زمونږه کوم چې ستره کښې BPS-17، هغې ته ډی ایم، ډاکټر وئیلې شی نو هغه زمونږه بهرتی شوې دی او هغه په ټوله صوبه کښې کوم هغه لګیا دی او هغه د مویشی پال حضرات د پاره او څومره چې د هغوی ذمه داریانې دی، هغه کار کوی او کوم لسټ چې فراهم دے، دا مطلب دے کوم د کلاس فورو لسټ چې دوئ غوښتلے دے چې کوم ډسټرکټ کښې کوم کسان بهرتی شوی دی؟ نو هغه تقریباً 13 کسان دی او زما خیال دے هغه لسټ به ورله لږ ساعت کښې تاسو ته چې کوم دے، ستاسو مخې ته به وی۔ مهربانی جی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> ټهیک، ټهیک ده جی۔ میډم، تاسو چې کوم سوال کړے دے جی، میډم، تاسو چې کوم لسټ غوښتے وو کنه جی۔

<u>محترمہ شاہدہ وحید:</u> نه لسټ مو را کړے دے خو چې کوم لکه تفصیل منسټر صاحب ما ته په فلور وائی نو هغه ئې ماله لیکلے نه دے را کړے، لکه ماله به Written کښې را کړے وو، لکه دوئ خو ماله صرف د کلاس فور لکه د دیارلس کسانو لسټ را کړے دے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> میډم، تاسو چې کوم سوال کړے وو نو د هغې لسټ۔۔۔۔

محترمہ شاہدہ وحید: نه نه، بالکل نه، لکه اوس چې کومه خبره دوئ کوی چې لکه اته داسې دې خائې کېښې او داسې لکه د کوم دغه وایئ نو هغه ماته Written کېښې نه دے ملاؤ شوے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسټر صاحب، منسټر صاحب، منسټر صاحب، تاسو دوئ له هغه چې کوم لسټ۔

وزیر برائے زراعت: د دوئ دغه زما سره دلته کېښې پروت دے اوس به ورته ورکړم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دا ورته ورکړئ جی۔

وزیر برائے زراعت: هډو ټائم پکښې لګی نه، اوس به ورکړم ان شاء الله۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دا ورته لسټ ورکړئ، لسټ ورته ورکړئ جی۔

وزیر برائے زراعت: مهربانی جی، مهربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: او کے، لسټ ورته ورکړئ جی۔ کوئسچن نمبر 6965، جناب صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئسچن نمبر 6964، جناب صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب۔Lapsed ، کوئسچن نمبر 6972، جناب عنایت اللہ خان صاحب۔

* 6972 _ جناب عنایت اللہ: کیا وزیر لائیو سٹاک ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا حکومت نے صوبائی سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے سال 20-2019 میں نئے اور جاری منصوبوں کے لئے رقوم مختص کی ہیں؛

(ب) مذکورہ مالی سال کے دوران پہلے سے جاری پروگرام کے تحت منصوبوں کے لئے ضلع وار کتنی رقم فراہم کی گئی ہے، نیز مذکورہ مالی سال کے دوران اے ڈی پی میں شامل نئے منصوبوں کے لئے جاری شدہ رقوم کی ضلع وار مالیت کیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محب اللہ خان (وزیر برائے زراعت ولائیو سٹاک): (الف) جی ہاں، صوبائی حکومت نے سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے سال 20-2019 کے دوران نئے اور جاری منصوبوں کے لئے رقوم مختص کی تھیں۔

(ب) مذکورہ مالی سال کے دوران پہلے سے جاری پروگرام اور نئے منصوبے درج ذیل ہیں:

لائیوسٹاک ریسرچ:

1۔ جنیاتی مارکروں اور سالماتی تراکیب کے ذریعے مویشیوں کے جنیاتی وسائل کی خصوصیت۔

2۔ ہری پور میں وٹرنری ریسرچ اور بیماری سے متعلق تحقیقاتی لیبارٹری کا قیام۔

جس کے جاری شدہ رقوم کی ضلع وار تفصیل لف (الف) ہے۔

(1) خیبر پختونخوا میں موجود سول وٹرنری ڈسپنسریوں کی عمارات کی بحالی اور تعمیرات۔

(2) خیبر پختونخوا میں سول وٹرنری ڈسپنسریوں کا قیام۔

(3) خیبر پختونخوا میں مویشیوں کے پالنے والے فارموں میں بہتری۔

(4) خیبر پختونخوا میں ڈویژنل ہیڈکوارٹر میں دوددھ کے معیار کی جانچ کے لیبز کا قیام۔

(5) خیبر پختونخوا میں ڈویژنل ہیڈکوارٹر میں پالتو جانوروں کے لئے کلینک کا قیام۔

(6) خیبر پختونخوا میں معاشی اہمیت کے حیوانی امراض پر قابو پالینا۔

(7) ضلع سوات میں کرایہ دار عمارتوں میں سول وٹرنری ڈسپنسریوں کا قیام۔

(8) ضلع سوات میں سول وٹرنری ہسپتال کا قیام۔

(9) خیبر پختونخوا میں بچھڑے کے پروگرام کو محفوظ بنانا۔

(10) خیبر پختونخوا میں فیڈلوٹ فیجنگ کے پروگرام۔

(11) خیبر پختونخوا میں دیہی پولٹریوں کی ترقی کے ذریعے غربت کا خاتمہ۔

جس کے لئے جاری شدہ رقوم کی ضلع وار تقسیم تفصیل، ایوان کو فراہم کی گئی ہے۔

جناب عنایت اللہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، ان سوالات کے ذریعے سے ہم حکومت کی Accountability کراتے ہیں اور اپنے حلقوں کے اور اپنے ضلعوں کے مسائل بھی اس سے کے ذریعے سے اجاگر کرتے ہیں۔ میں نے سوال لائیوسٹاک کے منسٹر صاحب سے پوچھا تھا کہ سالانہ ترقیاتی پروگرام 2019-20 میں نئے اور جاری منصوبوں کے لئے رقوم مختص کی گئی ہے؟ یہ تفصیل میں نے مانگی ہے، اس کی جو تفصیل دی گئی ہے، اس کے اندر Deficiency ہے، Incompletion ہے۔ ایک تو میں نے ضلع وائز تمام منصوبوں کی تفصیل مانگی ہے، مثلاً اس میں ایک بلاک سکیم ہے کہ خیبر پختونخوا میں سول میٹرنٹی ڈسپنسریوں کا قیام، ظاہر ہے میں نے مانگی ہے کہ ضلع وائز تفصیل دے دیں کہ کیا ڈیٹیلز

ہیں؟ تو اس میں وہ ضلع وائز ڈیٹیل نہیں، اس میں میں دیکھنا چاہتا تھا کہ اپر دیر کے اندر کہاں کہاں سول میٹر نٹی ڈسپنسریز اس نئے پروگرام کے اندر قائم ہوئی ہیں؟ اس کا جواب مجھے نہیں ملا ہے۔ دوسری بات میں ضمنی طور پر پوچھنا چاہتا ہوں، وہ منسٹر صاحب یہ بتائیں کہ اس میں بڑی Disparity لگتی ہے، مثلاً کچھ ضلعے ایسے ہیں کہ ڈی آئی خان ہے، سوات ہے یا چارسدہ ہے، ان اضلاع کے اندر بہت زیادہ فنڈز جو ہیں وہ ایلوکیٹ ہوئے ہیں، کچھ ضلعوں کے اندر بالکل Minimum, negligible برائے نام ہیں، کچھ ضلعوں کے اندر سرے سے ہے ہی نہیں، تو ان کے ہاں فنڈز ایلوکیشن کا Criteria اور طریقہ کار کیا ہے، کیسے ایلوکیٹ کئے جاتے ہیں فنڈز؟ یہ دو میرے ضمنی سوال ہیں۔ ایک یہ میرا سوال جو ہے اس کا جواب Complete نہیں ہے یہ پہلا، دوسرا سوال یہ ہے کہ آپ کیسے Prioritize کرتے ہیں ضلعوں کے اندر، مثلاً کچھ ضلعوں کے اندر آپ نے بہت زیادہ فنڈز دیئے ہیں Already ڈیویلپڈ اضلاع ہیں، کچھ ضلعوں کے اندر آپ نے بالکل نہیں دیئے ہیں، تو یہ مجھے منسٹر صاحب اس کا مجھے جواب دے دیں۔

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Minister concerned, to respond.

<u>وزیر لائیوسٹاک:</u> شکریہ جناب سپیکر۔ عنایت اللہ خان صاحب کوئسچن کړے دے چې جاري منصوبې په دې ټائم پورې د لائیو سټاک په کوم کوم سیکټر کښې هغه چلیږي؟ نو زمونږه تقریباً چې کوم 2020 پورې دوئ زمونږ نه کوم تفصیل غوښتلے دے نو په هغې کښې یو سکیم چې کوم دے Rehabilitation and Construction of Building Existing Veterinary Dispensary چې په هغې کښې مونږه ټوټل کوم ځائې کښې چې په Need basis باندې زمونږه هسپتالونه یا ډسپنسریانې هغه خرابې وې نو هغه مونږه Need basis باندې راغونډ کړے دی او تقریباً هغې باندې کار شروع دے او تقریباً په هر ډسټرکټ کښې سر ته رسیدلے دے، شاید چې د عنایت اللہ خان په دیر کښې به پکښې هم وی او داسې په ټول ډسټرکټس کښې دی۔ د هغې سره سره یو بل سکیم مونږ راوړے وؤ چې هغه Establishment of Veterinary Dispensaries in Khyber Pakhtunkhwa، ټوټل کاسټ چې وو د هغې پچیس کروړ روپئ وؤ او هغه هم مونږ په Need basis باندې تقسیم کړے دی، زما خیال دے چې درې عنایت اللہ خان صاحب ته مونږه ورکړې وې، هغه ټائم کښې محمد علی خان ته او ټولو ته او د دوئ په خپلو خپلو حلقو کښې چې کوم ځائې کښې ضرورتونه وؤ، د هغه

ضرورتونو مطابق مونږه په ټول دغه کښې، هغې کښې داسې وه چې تقریباً ایک 160 ډسپنسریز او هغې کښې هر ایم پی اے ته مونږه یوه یوه ډسپنسری ورکړې وه، بقایا چې کوم دے نو هغه مونږ بیا Need basis باندې ورکړې وې چې کوم ځائې کښې ډیر زیات ضرورت وو نو مونږه په هغه طریقه باندې ورکړې وې۔ کوم چې دوئ د هسپتالونو د تقسیم خبره اوکړه، کوم چې مونږه Rehabilitation and Construction په کوم ضلعو کښې کړے دے نو په هغې کښې 75 لاکھ، 76 لاکھ مونږ په یو Re-construction باندې په یو هاسپټل یا په ډسپنسرئ باندې مونږ لګولې دی، نو هغه Equal تقسیم دے، زما خیال دے چې هغه څومره هم وی نو هغه ټوټل 50 کروړ روپو سکیم وو نو په 50 کروړ بیا 75 لاکھ مطلب چې داسې Same هر ډسټرکټ کښې هغه لګیدلې دی۔ بل زمونږ سره یو سکیم Improvement of Existing Live Stock Breading Form Centre چې د هغې Strengthening وؤ، په هغې کښې مونږه تقریباً چارسده، ډی آئی خان، مانسهره، دغه Strengthening مونږ کړے دے د هغې او ورسره ورسره ټوټل په هغې 27 کروړ چې کوم دے د هغې ټوټل خرچه ده او بیا د هغې سره په تیر دور کښې یو ضرورت پیښ شو، کوم چې د پئیو په صورت کښې، چې سحر کله ناشته شروع کیږی نو مطلب دا دے اول دروازې ته چې رائی، هغه Milkman هغه تا ته دروازه ټهکوی، پئی راوړی، په هغې باندې دا د خیبر پختونخوا اولنے حکومت وؤ چې مونږ په هغې باندې Milk testing لیبارټریانې هغه مونږ راوړې، د هغې یو سکیم مونږ راوړو او ډویژنل چې څومره د هغې مرکزونه وو نو هغې کښې مونږه هغه لیبارټریانې Establish کړې، هغې کښې په هر ډویژن باندې دوه لیبارټرئی وې چې Milk testing laboratory مطلب دا دے چې یو موبائل لیبارټری وه، یو هلته کښې به په هغه سنټر کښې وه چې کوم ټائم کښې هغه زمونږ نه کوم ضلعو اوغوښته یا ډی سی، کمشنر، مطلب دے چې ډی سی، اے سی ګانو کوم ځائې کښې هغوی چھاپه لګوله، هغه ځائې باندې هغه Milking testing کولو نو هغوی ته مونږه Provide کړی دی۔ اوس هم د هغوی سروسز روان دی او حلال فوډ اتھارټی سره زمونږه هغه Milk testing لیبارټریانې لګیا دی اوس هم کار کوی۔ د هغې سره سره مونږه Pet clinic یو

پروگرام وو چې هغه هم مونږه راوړے وو او هغه هم په ډویژنل سطح باندې لګیا دے ، هغه خپل کار چې کوم دے ، د دې سره یو دړې سکیمونه نور هم مونږه په دغه کښې راوړی وو چې په هغې کښې ,Control of live stock disease economic improvement کوم چې په هغې کښې مونږ زما خیال دے چې مویشی پال ضلعې وې، هغه مونږه په هغې کښې هغه Deworming، مطلب ورسره Vaccination خومره چې وو د بیمارو د تدارک د پاره، مونږ هغه ټوټل کړی دی۔ په هغې کښې چالیس کروړ روپئ د خیبر پختونخوا حکومت د خپلو مویشی پال حضرات د هغوی د څارو و د صحت د پاره خرچ کړی دی او په هغې کښې چې کوم کوهستان ډسټرکټ دا کوم زمونږه دا ریجن چې کوم دے دا شامل دے ، هغې کښې دا Vaccination چې کوم دے هغه تقریباً تقریباً شوے دے ، د هغې سره Save the Crop پروګرام چې هغه ستاسو وړاندې دے ، هغه دے Tenure کښې راغلے دے ، 2020 په دغه کښې شامل دے۔ ورسره Feedlot Fattening Program هغه مونږ راوړے دے ، د هغې خپل یو خصوصیات دی چې هغه مونږه لګیا یو هغه هم کوؤ۔ د دې سره سره Poverty Alleviation through Development Rural Poultry، هغې کښې هم مونږه پیسې خرچ کوؤ لګیا یو او مطلب دے چې خپل هغه ټول زمیندارو وروڼو د پاره مونږ هغه خپل دغه کوؤ نو دا ټوټل زما خیال دے چې 2020 پورې زما آنریبل ایکس منسټر صاحب زما نه ټپوس کړے دے دوئ د خرچې هم ټپوس کړے دے نو ټوټل چار ارب بیس کروړ روپئ د 2020 پورې مونږ لائیو سټاک سیکټر کښې مونږه خرچ کړے دی۔ مهربانی جی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> عنایت اللہ خان صاحب۔

<u>جناب عنایت اللہ:</u> جناب سپیکر صاحب، ایک تو میں تھوڑا اسمبلی کی انفارمیشن کے لئے بتاؤں گا کہ یہ لائیو سٹاک سیکٹر جو ہے اس کو لوگ Under estimate کرتے ہیں لیکن یہ بہت بڑا Contributor ہے پاکستان کی اکانومی میں، جو ایگریکلچر سیکٹر ہے، اس ایگریکلچر سیکٹر کے اندر بڑا حصہ یہ ہمارے جو Crops ہیں اس کا نہیں ہے، بڑا حصہ ایگریکلچر سیکٹر کے اندر لائیو سٹاک کا ہے، یعنی یہ فگر اگر آپ دیکھیں گے تو آپ حیران ہوں گے کہ لائیو سٹاک ایگریکلچرل اکانومی کے اندر سب سے بڑا Contributor جو ہے وہ لائیو

سٹاک ہے، ایمپلائمنٹ بھی سب سے زیادہ اسی میں ہے اس لئے پاکستان کے ان ٹاپ سیکٹرز کے اندر رہے جو جی ڈی پی کے اندر زیادہ Contribute کرتی ہے لیکن اسمبلی کے اندر اور اس میں ہم زیادہ اس کو ڈسکس نہیں کرتے ہیں، تو میں اس لئے یہ سوال لایا ہوں جو ویٹرنری ڈسپنسریز کا منسٹر صاحب نے ذکر کیا ہے، 20-2019 کے اندر مجھے کوئی ویسی ڈسپنسری نہیں ملی ہے، منسٹر صاحب اگر Ensure کراتے ہیں تو وہ ان کی اچھائی ہوگی، وہ Distribution کے حوالے Fairness کے حوالے وہ Ensure کروائیں کہ وہ مل جائے مجھے، لیکن مجھے ویسی کوئی ملی نہیں ہے۔ میں نے جو بنیادی سوال پوچھا تھا کہ کیسے کسی ایک ضلع کا Proportion زیادہ ہوتا ہے کسی کا کم ہوتا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ وہ Need basis پہ ہم دیتے ہیں۔ میرا اگلا سوال یہ ہے کہ Need کو آپ کیسے Identify کرتے ہیں؟ آپ کے لئے کوئی Mapping کرتے ہیں، کوئی سروے کرتے ہیں، کوئی ماسٹر پلان کارڈ تیار کرتے ہیں، تمام صوبوں کی ضروریات کو اکٹھا کرتے ہیں، یہ اس اسمبلی کے اندر ہم کہتے ہیں کہ یہ کام Need basis پہ ہوتا ہے، ظاہر ہے Need کے لئے بھی کوئی Criteria ہوگا، کوئی Bench marks ہوں گے، کوئی سٹیڈیز ہوں گے تو How do you identify the needs of the districts یا کسی ضلع کے اندر زیادہ ہو کسی کے اندر کم ہو۔

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Minister concerned, please respond.

<u>وزیر لائیوسٹاک:</u> عنایت الله خان صاحب ډیر زبردست خبره او کړه، بلکه د دوئ خبره به زه لږ شانتې مخکښې ته بوځم چې کوم دوئ وائی چې په ایگریکلچر کښې، ایگریکلچر هسې هم زما خیال دے چې 85 پرسنټ زمونږه دیهاتی مطلب دا دے چې کوم زمونږه په کلو کښې خلق اوسیږی، د هغوی دار و مدار په ایگریکلچر سیکټر دے او هغوی د هغې نه استفاده حاصلوی او څنګه چې عنایت الله خان صاحب او فرمائیل چې جی ډی پی کښې زمونږه 20 پرسنټ حصه چې کوم ده هغه زمونږ د ایگریکچر ډیپارټمنټ ده، یو زه دا کلیئر کوم چې په ایگریکلچر کښې بیا دننه چې کوم زمونږه خپل هغه Statistic او زمونږ رپورټ دے نو په هغې کښې 70 پرسنټ شیئر د لائیو سټاک دے ،20 پرسنټ د ایگریکلچر ډیپارټمنټ دے، نو دا حالت دے او دې وجه نه دا سیکټر باندې ډیر انتهائی زیات په تیزئ سره لګیا دے مونږه کار کوؤ او مونږه Need basis باندې به زه دا او وایمه چې مونږه په Need basis دوئ وائی چې د دوئ څه داسې آلات دی یا څه دوئ سره داسې یو

پروګرام دے چې هغې سره دوئ ته پته لګی، زمونږه هر ځائې کښې جناب سپیکر صاحب، زمونږه هر ډسټرکټ کښې هاسپټلز دی، په هغې کښې بیا مطلب دا چې کوم ویټرنری هاسپټلز دی، بیا هغې کښې ویټرنری ډسپنسریز دی، هغې کښې چې کوم هم Chitpiece راځی، په هغې کښې څومره هم انټری کیږی د هغې مونږ ته پته لګی چې څومره مطلب د دې خلقو زمونږ سره انټری اوشوه، د هغې سالانه یا ماهانه د هغې میټنګز کیږی په ډی جی آفس په لیول باندې، ټول ډسټرکټ آفیسرز راځی او هغوی خپل خپل پراګریس بیانوی او د هغې سره چې کوم دے زمونږ هغه ډیټا را جمع کیږی خو زه به د عنایت الله خان صاحب د پاره دا خبره اوکړمه چې اوس د کراپس او د لائیو سټاک د پاره مونږه د سپارکو یو دغه اخلو او مونږ په دې باندې مزید چې کوم دے هغه زمونږه خپل هغه شماریات چې کوم دی هغه یو دغه د بوخو چې زمونږه د کراپ ایریاز څومره دی او څومره د هغې Authentic نه مونږه پیداوار حاصلوؤ او څومره مونږه په لائیو سټاک کښې چې کوم دے د هغې سره خلق Related دی او نور مونږ مزید د دې سره څه کولې شو۔ زه یوه خبره په دې فلور باندې راولمه، اکثر خلق زیات تر دا وائی چې دلته کښې خو غنم زمونږ نه پورا کیږی یا غنم یو بئل دغه دے خو زمونږه صوبه کښې زیات تر چې کوم دے جناب سپیکر، زمونږ د خپل خپل څومره چې زمونږه زونونه دی هغه زون که تاسو اوګورئ نو زمونږه صوبه کښې چې څومره هم مطلب دې د غنمو ایریا لکه هغه کمه ده خو زمونږ سره هارټیکلچر سائیډ، باغاتو سائیډ باندې او کوم چې تمباکو سائیډ دی، زه به یو تاسو سره د خپل کوم چې بونیر، صوابئ، مردان دې طرف باندې زمونږه ټوبیکو د هغې فصلات چې کیږی هغوی دغه نه کیږی د هغې دومره دغه کیږی چې هغې باندې څومره چې نیشنل د هغې هغه ټیکس دے، تقریباً سو ارب چې کوم دے هغه زمونږه د ټوبیکو نه هلته جمع کیږی۔ داسې زمونږه ملاکنډ ډویژن والا هارټیکلچر سائیډ باندې په هغې کښې ډیر زیات فروټ دی چې په بلین کښې هغه طرف ته پیسه راننوځی، مونږ ډی آئی خان سائیډ باندې د کهجورو په هغه طرف باندې مینګوز چې کوم دی، مونږه اوس یو مینګو یو Show له زه تلے ووم، په هغې کښې ما اندازه لګولې ده چې یو ایکړ پیداوار د کهجورې د هغې تقریباً تقریباً یعنی یو ایکړ کښې 70 بوټی کاشت کیږی بیا چې

هغه تقریباً څه سو پیټئی هغې نه کیږی، هغه پانچ چھ سو باندې خرڅیږی نو تقریباً تیس لاکھ ایکړ د یو د کھجورو باغ پیداوار دے، نو په دغه وجه باندې زمونږه هغه کیش کراپ چې کوم دی هغه زیات تر توجه هغه طرف ته ده او هغې باندې مونږه فوکس کوؤ۔ ډیره مهربانی جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عنایت اللہ خان صاحب، Satisfied به ئې اوس تاسو۔

جناب عنایت اللہ: میں آگے اس کو Push نہیں کرتا ہوں لیکن اس میں دو چیزیں ان سے چاہتا ہوں۔ ایک تو یہ جو انہوں نے کہا کہ ویٹرنری ڈسپنسری آپ کے حلقے کو ملی ہے تو یہ Ensure کرائیں کہ وہ مل جائے میرے حلقے کو، ایک یہ، دوسری بات یہ ہے کہ انہوں نے جو بنیادی معلومات ایگریکلچر سیکٹر کی پاکستان کے جی ڈی پی کی Contribution اور پھر اس میں لائیو سٹاک کے حوالے سے Contribution، اس کے بارے میں انہوں نے جو بنیادی باتیں کیں، میں ان سے اتفاق کرتا ہوں لیکن جو Need basis کا Identification ہے، اس کا پراسیس جو ہے اس پہ میں اتفاق نہیں کرتا ہوں، اس کو مزید ٹرانسپیرنٹ بنانے کی ضرورت ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ وہ سیکٹر ہے کہ اس پہ اگر یہ توجہ دیں گے تو اس صوبے کے اندر بیروزگاری ختم ہو سکتی ہے اور میرا خیال ہے کہ بیروزگاری کے خاتمے کے لئے اور لوکل اکانومی کو ڈیویلپ کرنے کے لئے اس سے بڑا Potential sector نہیں ہے لیکن شرط یہ ہے کہ اس کے لئے آپ سائیٹیفک بنیادوں پر کام کریں اور اس کو پروموٹ کرنے کے لئے فیزیبیلٹی سٹڈی کریں اور ماسٹر پلان تیار کریں، بس میں اس کے آگے پھر مزید بات نہیں کرنا چاہتا۔ تھینک یو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محب اللہ خان صاحب۔

وزیر لائیو سٹاک: شکریه ادا کوم، زمونږه عنایت الله خان صاحب چې دے دا زمونږ زوړ Tenure کښې زمونږه اتحادی پاتې دے، د دوئ ډیر ښکلې مشورې دی، که د دوئ څه مشوره وی نو مطلب دا دے چه زمونږ د آفس زمونږه ټول ډی جیز ستاسو د پاره سبا له زه یو میټنګ راغواړم، تاسو څه Input وی هغه تاسو راکړئ ان شاء الله مونږ به ئے هغې کښې Include کړو۔ مهربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئسچن نمبر 6974، جناب عنایت اللہ خان صاحب۔

* 6974 _ جناب عنایت اللہ: کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) اے ڈی پی سکیم نمبر624 کوڈ نمبر 180509 Rehabilitation/improvement of under developed areas of Swabi منظور ہوئی؛

(ب) مذکورہ سکیم پر اب تک لاگت و خرچ شدہ رقم کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ج) مذکورہ سکیم کی تفصیلات اور سکیم میں شامل علاقوں کی تفصیل اور ان کے لئے کتنی رقم مختص ہے اور مدت تکمیل کیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؛

(د) مذکورہ سکیم کے لئے اس سال اے ڈی پی میں منظور شدہ رقم کتنی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی برائے محکمہ بلدیات)</u>: (الف) مذکورہ سکیم کی منظوری پی ڈی ڈبلیو پی کے اجلاس میں 10-1-2019 کو ہوئی۔

(ب) مذکورہ سکیم پر اب تک لاگت و خرچ شدہ رقم 230 ملین روپے ہے۔

(ج) مذکورہ تفصیلات لف (الف) ہے مزید یہ کہ سکیم کی مدت تکمیل جون 2021 ہے۔

(د) مذکورہ سکیم اے ڈی پی 20-2019 میں مختص کردہ رقم 325 ملین ہے۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: جناب سپیکر صاحب، میں متعلقہ منسٹر صاحب سے اس پہ پوچھنا چاہوں گا کہ یہ Under developed areas جو ہیں، اس کے لئے آپ سکیمیں رکھتے ہیں، مثلاً آپ نے صوابی کے لئے سکیم رکھی ہے Under Developed Areas کے نام سے تو یہ Under developed areas کی Identification کا Criteria کیا ہے، آپ کیسے Under developed اضلاع کو Identify کرتے ہیں، کیا آپ کے پاس کوئی Bench mark موجود ہے، کوئی Base lines services موجود ہیں، اگر آپ کے پاس Bench mark موجود ہے، Base line services موجود ہیں، سٹڈیز موجود ہیں تو مجھے بتادیں کہ اس کے مطابق پورے صوبے کے اندر آپ کے پاس کتنے انڈر ڈیویلپ اضلاع موجود ہیں، ان کے نام گن لیں اور کیا آپ یہ ارادہ رکھتے ہیں کہ جس طرح آپ نے صوابی کے لئے پیسے رکھے ہیں ایک ارب روپے تو آپ باقی انڈر ڈیویلپ اضلاع کے لئے بھی ایک ارب روپے ہر ایک ضلع کے لئے رکھنا چاہتے ہیں؟ تھینک یو۔

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: Minister concerned.

<u>جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی برائے بلدیات)</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ تھینک یو مسٹر سپیکر، عنایت اللہ صاحب نے جو کوسچن کیا ہے وہ میں یہ ریکویسٹ کروں گا کہ اس کو دوبارہ سے Consider کیا جائے As a new question چونکہ اے ڈی پی میں پراجیکٹ Add ہونا وہ پورے

پراسیس کے تحت ہوتا ہے، ٹھیک ہے اور اس پراسیس سے گزر کر اسمبلی پاس کرتی ہے، یہ اے ڈی پی سکیمز جو ہیں یہ اسمبلی نے Approved کیں اور اس کی Identification، وہ خود لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ میں رہ چکے ہیں، ان کو پتہ ہے کہ Identification کیسے ہوتی ہے، پورے ایک پراسیس سے گزر کر جو انڈر ڈیویلپ ایریاز کی وہ Identification کی بات کرتے ہیں، اگر اس Specific اے ڈی پی سکیم کی بھی وہ بات کر رہے ہیں تو بھی میرے خیال سے ایک کوسچن لے آئے تاکہ ڈیٹیل میں ان کو جواب مل جائے اور اگر نئے جو وہ ڈسٹرکٹس کی بات کر رہے ہیں تو یہ ایک Broader subject ہے، اس کے اوپر جو وہ کہہ رہے کہ Need identification کیسے ہوتی ہے یا کیسے ڈسٹرکٹ کو Classify کیا جاتا ہے ؟تو میرے خیال سے اس کے اوپر ایک اور کوسچن ہو جائے تاکہ ہم اس پر Further deliberate کر سکیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی عنایت اللہ خان صاحب۔

جناب عنایت اللہ: میرے خیال میں منسٹر صاحب کے لئے کوئی مشکل کام نہیں ہونا چاہیئے، میرے لئے کوئی مشکل کام نہیں ہے کہ میں ایک نیا کوسچن اس پر لے آؤں، یہ میرے لئے بہت آسان ہے، میں آج کوسچن ڈیزائن کرکے، اس سے بہتر کوسچن ڈیزائن کرکے اگلے سیشن کے لئے لے آؤں گا، اگر آپ چاہتے ہیں کہ اگلے سیشن کے لئے میں کوسچن لے آؤں میں پھر لے آؤں گا لیکن آپ بتا سکتے ہیں کہ آپ کو انڈر ڈیویلپڈ اضلاع کو کیسے Identify کر سکتے ہیں، اس کے لئے آپ کے پاس کیا سروے موجود ہیں اور کیا Bench marks ہوتے ہیں؟ یہ چیز لوکل گورنمنٹ منسٹر، As a Local Government Minister میرا خیال ہے منسٹر صاحب کو معلوم ہو گی، تو اس لئے اگر وہ چاہتے ہیں کہ میں فریش کوسچن اس پر لاؤں، مجھے کوئی اس پر اعتراض نہیں، میں فریش کوسچن لے آؤں گا، تفصیلی کوسچن، آپ پھر اس پر جواب دے دیں لیکن اگر وہ ابھی جواب دیں تو فریش کوسچن لانے کی ضرورت نہیں رہے گی۔

معاون خصوصی برائے بلدیات: مسٹر سپیکر، انہوں نے جو Bench marks کی بات کی ہے تو PFC distribution کا ایک پورا Criteria ہے جس میں Population, lagan infrastructure, developmental portfolio, وہ سارا ایک Criteria ہے جس کے تحت PFC کی Distribution ہوتی ہے۔ یہ جو Specific اے ڈی پی کی بات کر رہے ہیں کہ انڈر ڈیویلپڈ ایریاز میں، اب کوسچن یہ ہے کہ جہاں پر جو انڈر ڈیویلپڈ ایریاز ہیں ان کی Identification کیسے ہوتی ہے ؟ پہلے تو

اس اے ڈی پی کا آپ نے کوئسچن کیا ہے، اس کا بھی اپنا Criteria ہے اور انڈر ڈیویلپڈ کے لئے اپنا Criteria کہ آپ Public representatives سے کیسے آپ فیڈ بیک لیں گے، وہاں کی لوکل جو آپ کی ایڈمنسٹریشن ہے اس سے آپ کیسے لیں گے، تو اس لئے یہ ریکویسٹ کی سپیکر صاحب، کہ اگر یہ Overall broader subject پر بات کرنا چاہتے ہیں کہ پورے صوبے میں کیسے آپ Identify کرتے ہیں؟ ایک تو ہمارے پاس Bench marks PFC ہے، PFC shares میں Distribute ہوتی ہیں، یہ ساری چیزیں، PFC کا پورا پراونشل فنانس کمیشن ہے وہ Decide کرتا ہے، اس کے علاوہ اگر ان اور کنسرنز ہیں تو میں ان سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ وہ اگلے سوال کی طرف آجائیں تو پھر ہم اس پر ڈیٹیل میں بات کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی عنایت اللہ خان صاحب۔

جناب عنایت اللہ: میں صرف اتنا بتانا چاہوں گا کہ PFC covers only thirty percent of the ADP، یہ Seventy percent ADP کو Cover نہیں کرتی ہے لیکن بہر حال چونکہ وہ چاہتے ہیں کہ میں فریش کوئسچن لے آؤں تو اس پر میں نیا کوئسچن ڈیزائن کر کے لے آتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئسچن نمبر 7043، محترمہ ریحانہ اسماعیل صاحبہ۔

* 7043 _ محترمہ ریحانہ اسماعیل: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ بی آر ٹی پراجیکٹ میں بھرتیاں ہوئی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو اب تک کل کتنی اور کون کون سی پوسٹوں پر بھرتیاں ہوئی ہیں اور مزید کتنی اور کون کون سی پوسٹوں پر بھرتیاں باقی ہیں، نیز کون کون سے اخبار میں مشتہر ہوئیں، پوسٹوں کے نام بمعہ زون کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شاہ محمد خان (وزیر برائے ٹرانسپورٹ): (الف) جی ہاں، یہ سچ ہے کہ بی آر ٹی پراجکیٹ میں بھرتیاں ہوئی ہیں۔

(ب) ٹرانس پشاور ایک پبلک سیکٹر کمپنی ہے جو کہ بی آر ٹی پراجیکٹ کو چلانے کی ذمہ دار ہے۔ ٹرانس پشاور کے پاس ٹوٹل 71 منظور شدہ پوسٹیں ہیں، اب تک کمپنی نے 60 ملازمین کی بھرتی مکمل کر لی ہے جبکہ 11 ملازمین کی بھرتی زیر عمل ہے۔ (تفصیل فراہم کی گئی) بسوں کی آپریشنز اور سٹیشنوں (ٹکٹ آفس، صفائی اور سیکورٹی) کی دیکھ بھال کی ذمہ داری پرائیویٹ کمپنیوں کو تفویض کی گئی ہے۔ یہ کمپنیاں

اپنے ذرائع سے ان اہداف کو پورا کریں گی جو کنٹریکٹ میں ان کے لئے وضع کئے گئے ہیں۔ ٹرانس پشاور میں تمام بھرتیاں اوپن میرٹ پر ملک بھر سے کی گئی ہیں اور زون کے لحاظ سے کوئی کوٹہ اس میں مدنظر نہیں رکھا گیا ہے۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب، میں نے یہ بی آر ٹی کے متعلق کوئسچن کیا تھا کہ اس میں کتنی بھرتیاں ہو چکی ہیں اور کتنی ہونی ہیں؟ تو اس سلسلے میں جو جواب دیا گیا ہے، گورنمنٹ نے اپنے آپ کو بری الذمہ کرنے کی کوشش کی ہے کہ پرائیویٹ کمپنی کو یہ دیا گیا ہے جس کی مکمل تفصیل بھی مجھے نہیں ملی۔ دوسرا انہوں نے یہ کہا ہے کہ پشاور میں تمام بھرتیاں اوپن میرٹ پر ملک بھر سے کی گئی ہیں جناب، یہ ملک بھر سے کیا مراد ہے؟ یہ پراجیکٹ بی آر ٹی پشاور کے لئے ہے اور صوبے کے جو پرائیویٹ ٹرانسپورٹر ہیں وہ جو اس سے متاثر ہوئے ہیں ان کو Compensate کرنے لئے، اس کے لئے انہوں نے کیا کیا ہے؟ وہ بے روزگار ہو گئے ہیں، ان کے لئے گورنمنٹ کی کیا پالیسی ہے اس کے بارے میں، اور اس میں زون کا لحاظ بھی نہیں رکھا گیا، تو یہ تو صرف پشاور کے لئے ہونا چاہیئے تھا اور یہ مجھے جواب دے رہے ہیں کہ ملک بھر سے اوپن میرٹ پر یہ بھرتیاں کی گئی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی سپلیمنٹری، جی شگفتہ ملک صاحبہ۔

محترمہ شگفتہ ملک: ما جی لږ دیکښې دا تپوس کول غوښتل چې دا په دې باندې ډیر زیات د عوامو تحفظات دی او په دیکښې تاسو اوګورئ چې دا 360 چې کوم ملازمین دیکښې بهرتی شوی دی، د هغوی ټیسټ چې دے هغه د کوم ایجنسئ نه شوے دے، د هغوی د میرټ طریقه کار څه وو؟ دا چې کوم بهرتی شوې ده دې نه خلق ولې بې خبره وو، تاسو په سوشل میډیا اوګورئ چې خلق دا تپوس کوی چې ددې اشتهار، د دې طریقه کار، د دې میرټ د دې کوټه، دا ټول ډیټیلز چې دی پکار ده چې دا په دې جواب کښې وے خو دا خو تاسو هغه جواب ته اوګورئ چې دا دوئ څه ورکړی دی؟ بل دا ده چې پکار ده چې په دې باندې لږ ډیټیل کښې جواب راشی چې دا خلق چې کوم دی په سوشل میډیا ئے تپوسونه کوی چې د هغې جواب هم منسټر صاحب ورکړی۔

Mr. Deputy Speaker: Concerned Minister, to respond.

وزیر برائے ٹرانسپورٹ: جی ہاں، یہ سچ ہے کہ بی آر ٹی پراجیکٹ میں بھرتیاں ہوئی ہیں، ٹرانس پشاور کی ایک پبلک سیکٹر کمپنی ہے جو کہ بی آر ٹی پراجیکٹ کو چلانے کی ذمہ دار ہے۔ ٹرانس پشاور کے پاس ٹوٹل 71

منظور شدہ پوسٹیں ہیں، اب تک کمپنی نے 60 ملازمین کی بھرتی مکمل کر لئے ہیں جبکہ باقی گیارہ ملازمین کی بھرتی۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب لږ Loud وایئ، تاسو مائیک ته نزدې شئ، آواز ستاسو Slow دے، مائیک ورله ورکړئ، بل مائیک راوړئ۔

وزیر برائے ٹرانسپورٹ: بسوں کی آپریشن اور سٹیشنوں اور ٹکٹ آفس، صفائی اور سیکیورٹی کی دیکھ بھال کی ذمہ داری پرائیویٹ کمپنیوں کو تفویض کی گئی ہے۔ یہ کمپنیاں اپنے ذرائع سے ان اہداف کو پورا کریں گی جو کنٹریکٹ میں ان کے لئے وضع کی گئی ہیں۔ ٹرانس پشاور میں تمام بھرتیاں اوپن میرٹ پر ملک بھر سے کی گئی ہیں اور زونز کے لحاظ سے کوئی کوٹہ مختص نہیں ہے۔ ابھی چونکہ یہ بھرتیاں ہو چکی ہیں اور یہ میرٹ پر ہو چکی ہیں، اگر کسی کے اس کے بارے میں تحفظات ہیں تو ہم اس کے ساتھ بیٹھنے کے لئے بھی تیار ہیں، اگر اس کے باوجود بھی وہ مطمئن نہیں ہو سکتے تو پھر بھی ہم، پہلے ان سے پوچھتے ہیں کہ اگر وہ ہمارے بیٹھنے سے مطمئن ہو سکتے ہیں لیکن پھر ہم سٹینڈنگ کمیٹی میں ریفر کرنے سے بھی اجتناب نہیں کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ریحانہ اسماعیل صاحبہ۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: جی یہ بالکل سٹینڈنگ میں ریفر ہونا چاہیئے لیکن یہ ملک بھر کی وضاحت انہوں نے نہیں کی، یہ صوبے کا پراجیکٹ ہونا چاہیئے تھا بلکہ صرف پشاور کا ہونا چاہیئے تھا، اس پشاور کے لوگوں کا حق تھا، یہاں کے جو ٹرانسپورٹرز Suffer ہو رہے ہیں، ان کو پھر کیسے آپ Compensate کریں گے؟ یہ تو یہاں لوگ بے روزگار ہو گئے ہیں، ان کے لئے کیا ہے؟ جو منسٹر صاحب نے Readout کیا وہ تو Already میرے پاس ہے، انہوں نے پڑھ لیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی منسٹر صاحب، وہ کہہ رہی ہیں کمیٹی کو ریفر کریں، کیا کہتے ہیں آپ؟

وزیر برائے ٹرانسپورٹ: جناب سپیکر، میں نے پہلے وضاحت کی، یہ اوپن میرٹ پر ہو چکی ہیں اور یہ کمپنی ہے، اس میں جو بھرتیاں ہو چکی ہیں وہ کمپنی کے ذریعے ہو چکی ہیں، اس پر ڈیپارٹمنٹ کا کوئی عمل دخل نہیں ہے۔ اگر وہ مطمئن نہیں ہو سکتیں تو میں اس کے ساتھ بیٹھنے کے تیار ہوں، وہ تمام ڈاکومنٹس دینے کے لئے تیار ہوں، اس کے بعد بھی اگر یہ مطمئن نہیں ہوتیں تو وہ خود کہہ دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی میڈم ریحانہ اسماعیل صاحبہ۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: جی، اس کو کمیٹی میں ریفر کریں، یہ اس کا ڈیپارٹمنٹ ہے، یہ وضاحت تو کر دیں، یہ ملک بھر کی بات نہیں کی ہے منسٹر صاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب ریسپانڈ کر دیں، شاہ محمد وزیر صاحب۔

وزیر برائے ٹرانسپورٹ: میں تو اس کے ساتھ بیٹھنے کے لئے جناب سپیکر صاحب، تیار ہوں، اگر اس کے خدشات ہیں، اگر وہ Agree نہیں ہوئے تو پھر بھی ہم فیصلہ کرنے کے لئے تیار ہیں، کمیٹی بھیجنے کے لئے، اگر وہ ریفر کرنا چاہتے ہیں سٹینڈنگ کمیٹی میں، ہمیں اس پر بھی اعتراض نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ بھی سٹینڈنگ کمیٹی کو ریفر کرنے چاہتی ہیں؟

محترمہ ریحانہ اسماعیل: جناب، میرا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ پشاور کے ٹرانسپورٹرز ہیں، وہ Suffer ہوئے ہیں، اس میں انہوں نے کہا ہم نے اوپن میرٹ رکھا ہے، ملک بھر کی-----

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم، آپ ریفر کرنا چاہتی ہیں اس کمیٹی کو؟

محترمہ ریحانہ اسماعیل: جی بالکل۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں Put کرتا ہوں۔

Is it the desire of the House that Question No. 7043, asked by Rehana Ismail Sahiba, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it; the Question is referred to the concerned Committee.

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وافرادی قوت): جناب سپیکر سر، یہ ملک منصوبہ ایک-----

جناب ڈپٹی سپیکر: کمیټۍ ته ریفر شو، Already ریفر شو، کمیټۍ ته ریفر شو دا کوئسچن جی۔ کوئسچنز آور ختم شی بیا پرې وروستو خبرې اوکړئ په دې باندې۔ شوکت صاحب، تاسو په بی آر ټی باندې څه وئیل؟

وزیر محنت و افرادی قوت: تاسو ماته موقع رانکړه، دا تاسو ته پته ده بی آر ټی انټرنیشنل-----

جناب ڈپٹی سپیکر: اوس یو شے ریفر شو جی کنه نو ریفر شو۔

وزیر محنت وافرادی قوت: تاسو زما خبره خو واورئ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ریفر شو۔جی کوئسچن نمبر7118، محترمہ ریحانہ اسماعیل صاحبہ۔

* 7118 _ محترمہ ریحانہ اسماعیل: کیاوزیر ٹرانسپورٹ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ بی آر ٹی منصوبہ پوری طرح مکمل ہو چکا ہے یا اس میں ابھی تک جزوی کام باقی ہے؟

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو اگر منصوبہ مکمل ہو چکا ہے تو اس پر کل کتنی لاگت آگئی ہے اور یہ لاگت کن کن مدات میں کتنی خرچ ہوئی ہے، نیز اس منصوبے کا قرضہ کس طرح واپس ہو گا اور کب تک ہو گا، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شاہ محمد خان (وزیر برائے ٹرانسپورٹ): (الف) بی آر ٹی منصوبہ معاہدے (ایگریمنٹ) کے مطابق کافی حد تک (Substantially) مکمل ہو چکا ہے۔

(ب) پی سی ون کے مطابق کل تخمینہ 66.347 ارب لگایا گیا ہے جو کہ ابھی تک مذکورہ خرچہ نہیں ہوا ہے، تفصیل لف ہے۔(تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی) یہ قرضہ رعایتی مدت کے ختم ہونے کے بعد بیس سالوں کے دوران چالیس اقساط میں ادا کرنا ہو گا۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: جی یہ کوئسچن بھی بی آر ٹی سے متعلق ہے، میں نے پوچھا ہے کہ کس حد تک کام مکمل ہوا ہے؟ اس میں تفصیل نہیں دی کہ کتنے پرسنٹ تک ہوا ہے، انہوں نے کہا کہ جزوی کام رہتا ہے، اس کی تفصیل نہیں۔ دوسرا میں نے یہ کوئسچن کیا تھا کہ اب تک کتنی لاگت آئی ہے؟ انہوں نے جو مجھے تخمینہ دیا ہے 66.347، یہ ان کے پی سی ون کا تخمینہ ہے۔ میں نے اب تک کے اخراجات کی تفصیل مانگی تھی کہ کتنا خرچہ ہوا ہے؟ اس کی کوئی تفصیل نہیں ہے، صرف ایک پیج جو انہوں دیا ہے وہ پی سی ون کی سٹیٹمنٹ کا انہوں نے دیا ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی احمد کنڈی صاحب۔

جناب احمد کنڈی: جی شکریہ سر۔ سپیکر صاحب، میرا سپلیمنٹری کوئسچن یہ ہے، منسٹر صاحب بڑے Well informed ہیں، صرف اتنا بتادیں کہ اس میں لون کتنے ملین ڈالرز ہے اور کس انٹرسٹ ریٹ پر واپس ہو گا؟ سمپل سوال، کتنا لون ہے، کتنے انٹرسٹ ریٹ پر واپس ہو گا؟

Mr. Deputy Speaker: Concerned Minister, to respond, Shah Muhammad Wazir Sahib.

وزیر برائے ٹرانسپورٹ: جناب سپیکر صاحب، بی آر ٹی معاہدہ ایگریمنٹ کے مطابق کافی حد تک مکمل ہو چکا ہے، پی سی ون کے مطابق 66.347 ارب لگایا گیا ہے جو کہ ابھی تک مذکورہ خرچہ نہیں ہوا ہے۔ تفصیل لف ہے۔ یہ قرضہ رعایتی مدت کے ختم ہونے کے بعد بیس سالوں کے دوران چالیس اقساط میں ادا کرنا ہوگا اور یہ آسان قسطوں پہ یہ قرضہ لیا گیا ہے، بیس سال میں اس کی واپسی ہے اور ان شاء اللہ خود ہی یہ Generate کرے گا یہ فنڈ، اور یہ فنڈ جو ہے وہ کلیئر کرے گا جو اس کا قرضہ ہے۔ قسطوں کی تفصیل کی اگر کسی کو اس کی ضرورت ہے تو انتہائی نرم قرضہ ہے، میں اس کے ساتھ بیٹھنے کے تیار ہوں۔ اس کو تمام ڈاکیومنٹس بھی دوں گا کنڈی صاحب کو، جو کچھ وہ چاہتے ہیں، میں اس کو بتا سکتا ہوں اور جو آپ اگر اس کے فوٹوسٹیٹ لینا چاہتے ہیں وہ بھی ہم دے سکتے ہیں، کنڈی صاحب، ہم آپ کے ساتھ کوآپریشن کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی تیمور جھگڑا صاحب۔

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ): میں صرف دو تین باتیں، کیونکہ یہ دو کوئسچنز جو بی آر ٹی پر ہوئے تھے، نمبر ون پہلے تو ذرا Light note پر سٹارٹ کرتے ہیں، وہ یہ کہ ابھی تک ان کو جو بی آر ٹی پر نہ یقین تھا نہ منظور تھا، ابھی ان کو بھرتیاں جو ہیں وہ چاہئیں بی آر ٹی میں، تو کافی یوٹرن انہوں نے بی آر ٹی پر کر لیا، ہمیں تو خوشی ہوتی ہے کہ ہر روز ہم پشاور میں دیکھتے ہیں، بڑا پازیٹیو اس کا ری ایکشن آ رہا ہے، صحیح چیز ہے۔ دوسری چیز جیسے منسٹر صاحب نے کہا، جب تک فنانس منسٹر، میں یہ Endorse کرنا چاہتا ہوں، اس کے Concept کو ہم سمجھیں، Exact figures تو میرے پاس نہیں ہیں، شاید منسٹر صاحب کے پاس ہونگے لیکن جو اس کا تقریباً Dollar equivalent جو تھوڑا سا حصہ صوبائی گورنمنٹ کا باقی جو Dollar equivalent جو تقریباً ساٹھ ارب کا جو قرضہ لیا گیا ہے، جب یہ ان Soft terms پہ جیسے منسٹر صاحب ان کو Exact interest rate ہی دے دیتے، اس کا بھی کوئی نہیں ہے، جب وہ تیس سال میں Spread ہو جاتا ہے تو اس کا Impact financial آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ جو ہے ایک قرضہ لے لیا گیا، تو یہ ستر ارب روپے، تیس سال Means آپ اوسطاً لے لیں تو یہ دوڈھائی ارب روپے جو ہیں وہ سال کے بنتے ہیں جو آپ کو دینا پڑتے ہیں Plus some interest, right جو جب آپ انفراسٹرکچر Add کرتے ہیں تو آپ ان سے، میں Rough figure کہہ رہا ہوں، Actual figure نہیں، جب انفراسٹرکچر Add کرتے ہیں تو انفراسٹرکچر کے لئے آپ کو اس ٹائپ کا قرضہ لینا پڑتا ہے اور یہ بہت کم ایسے پراجیکٹ میں جو ہے وہ قرضہ ایشیئن ڈیویلپمنٹ بینک یا ورلڈ بینک سے سب سے

Concessional rate پر ملتا ہے جو کہ یہ دیا گیا، تو میرے خیال میں، چونکہ پشاور سارے صوبہ کا دارالخلافہ ہے، کسی کو بھی اس پر یہ نہیں ہونا چاہیئے کہ پشاور پر یہ ساٹھ ستر ارب روپے کیوں لگے ؟اور Last جو اس پر I think وضاحت کرنا پڑے گی کہ جو بھی آپ اس کو ڈسکس کریں لیکن Again اگر یہاں پر کچھ جدید Innovations آرہی ہیں انٹرنیشنل کمپنیز جو ہیں وہ بی آر ٹی کے آپریشن کو آرہی ہیں، تو ہمیں ان کو Facilitate کرنا ہے، جہاں پہ پوزیشنز جو ہیں وہ All Pakistan ان کے لئے اوپن ہوتی ہیں، وہ صرف ٹیکنیکل پوزیشن پہ کوئی آئے گا جو کہ پشاور میں Available نہیں ہے، کوئی اگر سیکورٹی گارڈ ہے یا کوئی اگر بس کنڈیکٹر ہے، وہ کراچی سے تو یہاں پہ تنخواہ پہ نہیں آئے گا، تو Self contained تو صرف یہ دو تین چیزیں Clarify کرنا ضروری ہیں، باقی Constructive criticism ہم اوپن ہیں، وہ۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> جی ریحانہ اسماعیل صاحبہ، ریحانہ اسماعیل صاحبہ۔

<u>محترمہ ریحانہ اسماعیل:</u> جناب منسٹر صاحب نے بجا کہا کہ ہم نے اعتراضات بہت کئے ہیں لیکن اس سے پہلے ان کی پارٹی کا اپنا اعتراض یہ تھا کہ ایسے میگا پراجیکٹس جو ہیں تو اپنی کرپشن کے لئے شروع کئے جاتے ہیں۔ جناب، میں نے اب تک کی رقم کے بارے میں پوچھا ہے جس میں مجھے بتادیں کہ اب تک بی آر ٹی میں کتنی رقم خرچ ہوئی ہے اور جس طرح کنڈی صاحب نے بھی کہا اور میں نے Written میں کوسچن میں بھی دیا ہے کہ مرحلہ وار جو اتنا قرضہ دیں گے، اس کی تفصیل بھی نہیں ہے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> جناب شاہ محمد وزیر صاحب۔

<u>وزیر برائے ٹرانسپورٹ:</u> محترمہ صاحبہ جو بھی ڈیٹیل چاہتی ہیں، ہم دیں گے، اس کے ساتھ ہم بیٹھیں گے، اگر وہ بیان کرنا چاہتی ہیں تو ہم بتادیں گے اس فلور پہ۔ ابھی تک جو خرچہ ہوا ہے جون 2020 تک، یہ 56.520 بلین ہو چکا ہے اور ہم نے جو قرضہ لیا ہے، یہ دو بینکوں سے لیا ہے، اے ڈی بی سے اور اے ایف ڈی سے، یہ قرضہ پانچ سال ہمارے ساتھ اس کا گریس پیریڈ ہے جس پہ کوئی سود نہیں ہے، اس کے بعد بیس سال میں قابل واپسی ہے، یہ بیس سال میں ہم واپس کریں گے اور یہ انتہائی کم سود پہ ہم نے لیا ہے، دو پرسنٹ سے بھی کم ہے، اگر وہ فکر چاہتے ہیں تو ہمارے ساتھ بیٹھ جائیں، ہم اس کو ساری ڈیٹیل دیں گے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> سب سے پہلے شاہ محمد وزیر صاحب یہ Word آپ نے Use کیا ہے * + ، میں اس

---

* بحکم جناب سپیکر حذف کیا گیا۔

کو Expunge کرتا ہوں، اس کی جگہ آپ Interest کہیں گے، یہ * + کا Word expunge کریں جی، اس کو Interest کہیں گے۔ Satisfied میڈم۔ کوئسچن نمبر 7063، جناب سراج الدین صاحب، جناب سراج الدین صاحب۔

* 7063 _ <u>جناب سراج الدین:</u> کیاوزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر میں محکمہ کے تحت اقلیتوں، معذوروں اور خواتین کی مخصوص نشستوں پر تعینات ملازمین کی ضلع اور سکیل وائز تفصیل فراہم کی جائے؛

(ب) محکمہ کے تحت اقلیتوں، معذوروں اور خواتین کی مخصوص نشستوں پر تعینات کنٹریکٹ ملازمین کی ضلع وار اور سکیل وار تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی بلدیات):</u> (الف) صوبہ بھر میں محکمہ کے تحت اقلیتوں، معذوروں اور خواتین کی مخصوص نشستوں پر تعینات ملازمین کی ضلع وار سکیل وار تفصیل لف ہے۔

(ب) محکمہ کے تحت اقلیتوں، معذوروں اور خواتین کی مخصوص نشستوں پر کسی قسم کی کنٹریکٹ ملازمین کی بھرتی نہیں کی گئی ہے۔

<u>جناب سراج الدین:</u> شکریہ جناب سپیکر صاحب، میری آواز آرہی ہے سر؟

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> جی جی۔

<u>جناب سراج الدین:</u> میں نے جو تفصیل مانگی ہے، وہ تو ہمیں فراہم کی گئی ہے مگر بدقسمتی سے ہمارے جو مرجڈ اضلاع ہیں ان کا ذکر نہیں ہے سرا س میں، تو ابھی تک ہمیں یہ پتہ نہیں ہے کہ ہم صوبے کا حصہ بن چکے ہیں یا ابھی تک ہم صوبے کا حصہ نہیں ہیں؟ کیونکہ اس میں مرجڈ اضلاع کی جو ہم نے تفصیل مانگی ہے وہ تفصیل اس میں موجود نہیں ہے۔

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Concerned Minister, to respond.

<u>معاون خصوصی برائے بلدیات:</u> مسٹر سپیکر، تھینک یو سو مچ۔ آنریبل ممبر نے جو کوئسچن کیا ہے، اس کی ڈیٹیل دے دی گئی ہے، اگر ان کے کوئی اور کنسرنز ہیں تو وہ بتادیں، وہ ساری تفصیل بتادی گئی ہے کہ مینارٹیز میں اور جو خواتین ہیں اور باقی جو سیٹس ہیں، وہ ڈیٹیلز ان کو بتادی گئی ہیں، اس میں ہیں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> سراج الدین صاحب، سراج الدین صاحب۔

---

* بحکم جناب سپیکر حذف کیا گیا۔

جناب سراج الدین: سر، اس میں جو سات ڈسٹرکٹس ہیں نا، اس کی تفصیل موجود نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب۔

معاون خصوصی برائے بلدیات: مسٹر سپیکر، قبائلی اضلاع میں صرف دو میونسپل کمیٹیاں تھیں، باقی میونسپل ایڈمنسٹریشنز پچیس ابھی بنائی گئی ہیں، ان کے اوپر ریکروٹمنٹ بھی سٹارٹ ہے اور جو VCs/NCs ہیں، تقریباً 702 ویلج کونسلز اور نائبر ہوڈ کونسلز جو ہیں ابھی Establish ہو رہی ہیں، تو وہاں پہ اس سے پہلے لوکل گورنمنٹ کا پراپر سیٹ اپ موجود نہیں تھا تو اس کی ڈیٹیل بھی ہم لے لیں گے، اگر ادھر کوئی معذوروں یا خواتین یا جو مینارٹیز ہیں، وہ ہیں لیکن جو ادھر ہے لوکل گورنمنٹ کا سیٹ اپ ابھی Establish ہو رہا ہے۔

Mr. Speaker: Satisfied, ji.

جناب سراج الدین: سر، ایسا ہے کہ کل بھی جو ہمارا کوسچن تھا اس میں بھی جو مرجڈ اضلاع ہیں، ان کو نظر انداز کیا اور جو میرا نیکسٹ جو کوسچن آرہا ہے، اس میں بھی جو مرجڈ اضلاع ہیں ان کو شامل نہیں کیا گیا، تو ہمیں تو یہ محسوس ہو رہا ہے کہ ابھی تک ہم صوبے کے ساتھ شامل ہی نہیں ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

معاون خصوصی برائے بلدیات: مسٹر سپیکر، جیسے میں نے عرض کیا کہ 702 ویلج کونسلز اور نائبر ہوڈ کونسلز کے لئے سیکرٹریز جو Hire ہونگے، ان کا ایڈ جا چکا ہے، ایٹا کے تھرو ان کی ریکروٹمنٹ ہو گی، اس کے ساتھ ہی ساتھ جو باقی سٹاف ہے جو کلیریکل سٹاف ان کو چاہیئے ہو گا، وہ بھی متعلقہ Representatives ہیں اور ادھر کے لوکلز ہیں، ان کی Consultation کے ساتھ ادھر ریکروٹ ہونگے میرٹ کے اوپر، تو یہ ان کی بات بالکل ٹھیک ہے کہ ان کو ہم قبائلی اضلاع کے حوالے سے Separate details دے دیں گے۔ ابھی جو ان کا کوسچن ہے، میری جو Understanding اس کے مطابق ادھر لوکل گورنمنٹ کا Setup موجود نہیں تھا لیکن پھر بھی ہم In depth details کے لئے ان کو دوبارہ سے Submit کرا دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوسچن نمبر 7068، جناب سراج الدین صاحب۔

* 7068_ جناب سراج الدین: کیا وزیر لائیوسٹاک ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر میں محکمہ کے تحت اقلیتوں، معذوروں اور خواتین کی خالی پوسٹوں کی ضلع وار اور سکیل وار تعداد کتنی ہے، نیزان خالی پوسٹوں پر تقرریوں کے لئے حکومت کیااقدامات کر رہی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؛

(ب) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران صوبہ بھر میں محکمہ کے تحت اقلیتوں، معذوروں اور خواتین کی مخصوص نشستوں پر تعینات ملازمین کی ضلع واراور سکیل وار تعداد کیاہے ؟

<u>جناب محب اللہ خان (وزیر برائے زراعت و لائیو سٹاک):</u> (الف) صوبہ بھر میں محکمہ لائیو سٹاک (توسیع) اور لائیو سٹاک (تحقیق) کام کر رہے ہیں۔ محکمہ لائیو سٹاک توسیع اور تحقیق کے ریکارڈ کے مطابق اقلیتوں معذوروں اور خواتین کے کوٹہ میں کوئی خالی پوسٹیں موجود نہیں ہیں۔

(ب) صوبہ خیبر پختونخوامیں محکمہ لائیوسٹاک(توسیع)اور(تحقیق) میں پچھلے پانچ سالوں کے دوران اقلیتوں کی کل تعداد14، معذور تعداد25اور خواتین کی مخصوص نشستوں پر55ملازمین کی تعیناتی کی گئی ہے جس کی ضلع واراور سکیل وار تفصیل لف ہے۔(تفصیل فراہم کی گئی)۔

<u>جناب سراج الدین:</u> بس سر، پھر وہی ہمارا ایک سوال کہ اس میں بھی جو مرجڈ اضلاع ہیں، اس میں بھی شامل نہیں ہیں تو ہم سوچنے پر مجبور ہیں کہ ایسا کیوں ہوتاہے کہ ہر کوسچن میں ہمارے جو مرجڈ اضلاع ہیں ان کو نظر انداز کرتے ہیں اوراس کی تفصیل ہمیں نہیں دی جاتی، تو محکمے تو سارے موجود ہیں، محکمے تو پہلے سے بھی کام کرتے ہیں، ایسا نہیں ہے کہ محکمے موجود نہیں ہیں مگر اس سے تفصیل کیوں نہیں مانگتا یا ہمیں تفصیل کیوں نہیں فراہم کرتے؟

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Concerned Minister, to respond. Kamran Bangash Sahib.

<u>(جناب کامران خان بنگش معاون خصوصی برائے بلدیات نے جواب پڑھا):</u> مسٹر سپیکر، یہ Details attached ہیں ان کے کوسچن کے ساتھ Answer میں، جس میں لکھا ہوا ہے، جیسے میں نے کہا کہ باجوڑ، مہمند، کرم، اورکزئی، نارتھ وزیرستان، ساؤتھ وزیرستان اور خیبر، ان میں کوئی Employment نہیں ہے، Disable کی، مینارٹی کی اور خواتین کی کیونکہ ادھر Setup ہی موجود نہیں تھا، تو ہم وہی بتا رہے ہیں، اس Answer میں Already mentioned ہیں جو یہ کہہ رہے ہیں کہ قبائلی اضلاع نہیں ہیں Mention، تووہ Mentioned ہیں اس میں۔

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Sirajuddin Sahib, satisfied?

جناب سراج الدین: سر، میں تو ایسے Satisfied نہیں ہوں کیونکہ یہ پہلے سے موجود ہے، سٹرکچر موجود ہے، محکمے موجود ہیں تو ہمیں یہ فراہم کیا جائے تاکہ ادھر جو تقرری ہوئی ہے وہ ٹھیک ہوئی ہے یا نہیں؟ ٹھیک ہوئی ہے، اس میں ایسا تو نہیں ہے کہ ان معذوروں کی جگہ کوئی اور بھرتی ہو یا کوئی مطلب ہے اس میں کوئی ایسے بندے شامل ہوں جو اس کے مستحق نہیں ہوں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: کامران بنگش صاحب، آپ ان کو جو وہ مانگ رہے ہیں، لسٹ ان کو مہیا کر دیں، جو چیز وہ مانگ رہے ہیں۔

معاون خصوصی برائے بلدیات: سر، میں فلور آف دی ہاؤس پہ یہ Ensure کراتا ہوں آنریبل ممبر کو کہ جو پینارٹی، خواتین اور معذوروں کا جو شیئر ہے قبائلی اضلاع میں یا Overall خیبر پختونخوا میں، اس کے اوپر کسی قسم کا Compromise نہیں ہوگا اور وہ Hire ہونگے، جیسے میں نے پہلے عرض کیا۔

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

6965 _ جناب صاحبزادہ ثناء اللہ: کیا وزیر زراعت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف): آیا یہ درست ہے کہ سال 2013 سے جون 2018 تک پشاور ڈیویلپمنٹ اتھارٹی میں بھرتیاں ہوئی ہیں؛

(ب): اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو جون 2013 سے جون 2018 تک کتنی بھرتیاں ہوئی ہیں بھرتی شدہ افراد کے نام، پوسٹ، گریڈ، ڈومیسائل، تعلیمی قابلیت اور اخباری اشتہار کی کاپی فراہم کی جائے۔ نیز ایڈہاک اور ڈیلی ویجز پر بھرتی ہونے والے افراد کی تفصیل فراہم کی جائے۔ نیز ایڈہاک اور ڈیلی ویجز پر بھرتی ہونے والے افراد کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محب اللہ خان (وزیر برائے زراعت): (الف) جی ہاں۔ سال 2013 سے جون 2018 تک پشاور ڈیویلپمنٹ اتھارٹی میں بھرتیاں ہوئی ہیں۔

(ب) سال 2013 سے جون 2018 پشاور ڈیویلپمنٹ اتھارٹی میں ایٹا اور این ٹی ایس کے ذریعے 49 بھرتیاں ہوئی ہیں۔ جس کی تفصیل بمعہ اشتہار لف (الف اور ب) ہیں۔ علاوہ ازیں اس عرصہ کے دوران 904 افراد کو بطور ورک چارج بھرتی کیا گیا۔ جس کی تفصیل لف (ج) ہے۔ نیز PUDB سروس رولز کے مطابق کلاس فور کی بھرتی کے لئے اخبار میں اشتہار شائع کرنے کی ضرورت نہیں۔ مزید برآں اس عرصہ دوران ایڈہاک اور ڈیلی ویجز کی بنیاد پر کوئی بھرتی نہیں ہوئی۔

6964 _ صاحبزادہ ثناء اللہ: کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ Rehabilitation of Rural roads in selected of Districts of KP سیریل نمبر 615 صفحہ نمبر 138 اے ڈی پی نمبر 140345 2019-20 سکیم پی ڈی ڈبلیو پی 2015 حکومت نے شروع کیا تھا؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو اس پراجیکٹ میں کون کونسے ضلع اور کون کونسے حلقے اور ان میں کون کونسی سکیمیں شامل تھیں، تفصیل فراہم کی جائے۔ نیز ان سکیموں کے لئے منظور شدہ اور فراہم کردہ رقم کی تفصیل بھی فراہم کی جائے اور مذکورہ کتنی سکیمیں مکمل ہو چکی ہیں۔ اور کتنی نامکمل ہیں تفصیل فراہم کی جائے۔

جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی برائے بلدیات): (الف) جی ہاں۔

(ب) مذکورہ سکیم کی درکار تفصیل کی کاپی لف ہیں۔

اراکین کی رخصت

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو جی، Leave Applications: یہ چھٹی کی درخواستیں ہیں، جناب سید اشتیاق ارمڑ صاحب، منسٹر یکم ستمبر سے 3 ستمبر تک؛ حاجی انور حیات خان صاحب ایم پی اے، یکم ستمبر سے 4 ستمبر تک؛ سید اقبال میاں صاحب، ایم پی اے یکم ستمبر؛ جناب محمد زبیر خان صاحب ایم پی اے، یکم ستمبر؛ محترمہ ساجدہ حنیف صاحبہ، ایم پی اے یکم ستمبر؛ جناب ویلسن وزیر ایم پی اے، یکم ستمبر؛ جناب عاقب اللہ خان صاحب، ایم پی اے یکم ستمبر؛ سردار محمد یوسف زمان صاحب، ایم پی اے یکم ستمبر؛ محترمہ مومنہ باسط صاحبہ، ایم پی اے یکم ستمبر؛ محمد آصف خان صاحب، ایم پی اے یکم ستمبر؛ ڈاکٹر ہشام انعام اللہ خان صاحب، ایم پی اے یکم ستمبر؛ سردار رنجیت سنگھ صاحب، ایم پی اے یکم ستمبر؛ صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب، ایم پی اے یکم ستمبر؛ محترمہ نادیہ شیر صاحبہ، ایم پی اے یکم ستمبر۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it, the leave is granted.

یہ میں تمام جو چیزیں ہیں، لے لوں، اس کے بعد پھر بات کرتے ہیں جی۔ ایجنڈے پہ کال اٹنشن نوٹسز، کال اٹنشن نوٹسز۔

جناب خوشدل خان ایڈووکیٹ: میرا ایک پوائنٹ آف آرڈر ہے سر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: خوشدل خان صاحب، دا ایجنډا چې ده اجلاس سیشن، یومنټ دا سیشن چې کال شوے دے جی، هم ستاسو په ایجنډا باندې کال شوے دے، ستاسو دغه دی جی۔ زه دا خبره لړاوکړمه جی، آئټمز باندې راشمه، هغې نه پس به کوؤ جی۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Deputy Speaker: Ms. Rehana Ismail, MPA, to please move her call attention notice No. 1233.

محترمہ ریحانہ اسماعیل: شکریہ جناب سپیکر۔ میں وزیر برائے محکمہ صحت کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتی ہوں، وہ یہ کہ کورونا وباء کی وجہ سے صوبے کے تمام بڑے ہسپتالوں خصوصاً پشاور کے ہسپتالوں میں تمام برانچز او پی ڈی اور او ٹی وغیرہ کو غیر فعال کر کے بند کر دیا گیا ہے جس کی وجہ سے غریب عوام کو شدید مشکلات درپیش ہیں جس کی وجہ سے غریب عوام قرض لے کر اور گھر کا سامان بیچ کر پرائیویٹ ڈاکٹروں سے علاج کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں اور زیادہ تر مریض علاج نہ ملنے کی وجہ سے جاں بحق ہو جاتے ہیں، لہذا حکومت فوری طور پر سرکاری ہسپتالوں میں علاج معالجے کی سہولیات بحال کرنے کے احکامات جاری کرے۔

Mr. Deputy Speaker: Minister concerned, to respond. Taimur Salim Jhagra Sahib, Taimur Salim Jhagra Sahib.

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ): سر، یہ کال اٹنشن جو او پی ڈی پہ Apologize میں اپوزیشن کے ایک ممبر کا ایک مسئلہ جو ہے تو وہ حل کر رہا تھا۔ سر، اگر او پی ڈی Ban ہوتی تو یہ ٹھیک ہوتا، ہم نے کافی ٹائم سے او پی ڈی اوپن کرنے کے لئے اجازت دی ہوئی ہے لیکن چونکہ اتنا زیادہ جو ہے، وہ ایک Insecure ماحول بنا ہوا تھا تو ہم نے ہاسپٹلز کو اجازت دی تھی کہ وہ Safety کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کو کھول لیں لیکن ابھی میں تقریباً ہزارہ ڈویژن میں کافی پھرا ہوں، ساؤتھ میں پھرا ہوں، پشاور میں بھی لاسٹ ویک میری تینوں بڑے ہسپتالوں سے بات ہوئی تھی تو وہ ایس او پیز کے ساتھ او پی ڈیز کو کھول رہے ہیں، او پی ڈیز پر کوئی پابندی نہیں ہے اور ان شاء اللہ جس طریقے سے یہ کنٹرول ہوا ہے Over the next month مجھے امید ہے کہ یہ او پی ڈیز کھل جائیں گی Across the board وہ کھل جائیں گی، کچھ ہمیں ایس او پیز اور احتیاطی تدابیر Follow کرنا پڑیں گی اور ان شاء اللہ اگر پھر وائرس کا لیول یہی رہے جو آج ہے اور اللہ کرے کہ یہی رہے تو وہ پھر Continuously کھلی رہ سکتی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی میڈم، Satisfied ہیں جی؟

محترمہ ریحانہ اسماعیل: جناب، یہ آپریشن تھیٹر وغیرہ کے بارے میں انہوں نے کچھ نہیں کہا، یہ کورونا جو آپریٹ ہونے والے ہوتے ہیں، آپریشن ان کے لئے Must کیا گیا ہے کورونا ٹیسٹ، میں پوچھنا یہ چاہ رہی ہوں کہ جس کے پازیٹو ہونگے اور جن کو ایمرجنسی میں آپریٹ کرنے کی بھی ضرورت ہوگی تو اس کے بارے میں کیا اقدامات ہیں ڈیپارٹمنٹ کے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر خزانہ: سر، اگر ایمرجنسی میں آپریٹ کرنا ہوگا تو پھر اس کے لئے ایس او پیز موجود ہیں، اگر کسی کو Life threatening illness ہے اور اس کا آپریشن کرنا ہے تو ایسا تو نہیں ہو سکتا کہ اس کا آپریشن نہ ہو، تو آپریشن ہونا پڑے گا، چاہیئے وہ کورونا پازیٹو Patient بھی ہو، ایسے نہ کوئی انسٹرکشنز ہیں نہ یہ جو ہے وہ Medically possible ہے کہ ایک آدمی کو ایمرجنسی میں آپریشن کی ضرورت ہو اور اس کا آپریشن نہ ہو۔

Mr. Deputy Speaker: Thank you, ji. Ms. Shagufta Malik, MPA, to please move her call attention notice No. 1258, Shagufta Malik Sahiba.

محترمہ شگفتہ ملک: تھینک یو سپیکر صاحب۔ میں وزیر برائے بلدیات کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتی ہوں، وہ یہ کہ محکمہ بلدیات کے ضلعی ڈائریکٹریٹ کے دفاتر میں دوسرے محکموں کے گریڈ 16 اور گریڈ 17 کے ملازمین بطور اسسٹنٹ ڈائریکٹرز تعینات ہیں جبکہ اپنے محکمے بلدیات کے اپنے محکمے کے گریڈ 16 کے سینیئر ایماندار اور تجربہ کار ملازمینوں کو بطور اسسٹنٹ ڈائریکٹرز تعینات نہیں کرتا جو کہ ان کے بنیادی حقوق کی خلاف ورزی اور ان کی تجربہ کاری اور ایمانداری کی توہین ہے، لہذا حکومت دیگر محکموں کے تعینات ملازمین کو فوری فارغ کر کے ان کی جگہ اپنے محکمے کے سینیئر تجربہ کار اور ایماندار گریڈ 16 کے آفس اسسٹنٹ کی بطور اسسٹنٹ ڈائریکٹر تعیناتی کے احکامات جاری کرے۔

سپیکر صاحب، زه لږ په دې خبره کوم جی، دا ډیر Important issue دے د لوکل گورنمنټ حوالې سره او زما کوشش به دا وی جی چې په دې ډیپارټمنټ حوالې سره چې د دوئ کوم خپل خلق دے جی، گوره جی ایل سی بی چې دے جی، د دې چې کوم ملازمین دی، دا پبلک سرونټس دی جی، لوکل گورنمنټ چې دی جی دا سول سرونټس دی، زه په دې نه پوهیږم جی چې دا پبلک سرونټس چې دی

دا د سول سرونټس باندې دوئ چې دے تعینات کوی، بل دا ده چې Already تاسو فاټا او ګورئ چې په هغې کښې شیډول پوسټونه نشته او په هغې کښې دوئ د خپل ډیپارټمنټ خلقو سره دومره زیاتے کوی چې د کومو خلقو پروموشن کیږی، د کوم Deserving خلق وی، هغه دوئ پریښودی دی او په هغې باندې دوئ پی ایم ایس افسران لګولی دی، نو زه په دې نه پوهیږم چې د دوئ ډیپارټمنټ چې کوم دے تاسو میجارټی اوګورئ جی، زه به تاسو ته ډیټیل درکړم چې د پی اینډ ډی ډیپارټمنټ، د ایګریکلچر ډیپارټمنټ، د واټر مینجمنټ ډیپارټمنټ چې کوم اسسټنټ ڈائریکټرز دوئ لګولی دی نو آیا دوئ سره په دې ډیپارټمنټ کښې داسې Competent خلق دوئ سره اسسټنټ ډائریکټر لیول خلق د دوئ د خپل ډیپارټمنټ خلق چې کوم دی هغه نشته چې دوئ د نور ډیپارټمنټ نه خلق راولی؟ لکه په کوم بنیاد په کوم قانون چې دوئ دا د خپل ډیپارټمنټ خلق پریږدی او دوئ د ایګریکلچر نه او د شیډول پوسټ خلق چې هغه Already تا سره شته دے نه، دا په کوم Capacity کښې تاسو لګولی دی؟

Mr. Deputy Speaker: Ji, concerned Minister, Kamran Bangash Sahib.

معاون خصوصی برائے بلدیات: تھینک یو مسٹر سپیکر۔ میڈم شگفتہ نے جو بات کی ہے کہ لوکل گورنمنٹ میں ایماندار اور بڑے محنتی آفیسر ہیں، میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور بالکل آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں کہ یہاں پر ہیں جو ڈیپوٹیشن پر جو آفیسرز آتے ہیں وہ پورا ایک پراسیس کے تحت آتے ہیں، ان کا ایک طریقہ کار ہوتا ہے اور جو انہوں نے پی ایم ایس آفیسرز کی بات کی ہے، وہ بھی بالکل ٹھیک کہہ رہی ہیں، تو یہ کسی صورت کسی کی بھی یہ حق تلفی نہیں ہے، ہمارے پاس Already اسسٹنٹ ڈائریکٹر کی Shortage ہے جو 17 کے آفیسرز آتے ہیں، یہ جن Instances کی بات کر رہی ہیں جس طرف یہ بات کو وہ کر رہی ہیں، وہ میں سمجھ سکتا ہوں، ان ایشوز کو بھی ہم دیکھ رہے ہیں لیکن فی الحال جو انہوں نے بات کی ہے کہ سول سرونٹ اور پبلک سرونٹ میں کیا فرق ہے تو جو سول سرونٹس ہیں وہ Exchequer سے پیسے لیتے ہیں اور پبلک سرونٹس ہیں وہ ہمارے ٹی ایم ایز سے اور ان سے کیونکہ وہ اٹانومس باڈیز ہیں، تو اے ڈی آفسرز کی جو آپ بات کر رہی ہیں یا اسسٹنٹ ڈائریکٹر کی، وہ ڈائریکٹر Exchequer سے ہمارے جو فنانس ڈیپارٹمنٹ سے جو ہماری ریلیززآتی ہیں، ان سے لیتے ہیں اور جو ٹی ایم ایز ہیں جو اٹانومس باڈیز ہیں جن میں زیادہ تر Self

generating ہیں جو ریوینو Collect کرتے ہیں اور زیادہ تر وہ Self sustainable ہیں جو کہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہیں یا ان کو زیادہ تر کچھ ان میں سے Weak TMAs ہونگی Obviously لیکن زیادہ تر وہ پراونشل گورنمنٹ پر Depend نہیں کرتے، تو اس لئے ان کا الگ ایک کیڈر ہے، وہ PUGF/non PUGF cadre ان کا ہے تو وہ Differentiation اس وجہ سے ہے کہ پبلک سرونٹ اور جو سول سرونٹ کا ہے اور اس میں لوکل گورنمنٹ ایکٹ میں باقاعدہ طور پر ان کی Classification ہوئی ہے۔ یہاں پر جو آپ بات کر رہی ہیں کہ آفس اسسٹنٹ کو، یہ ہمارے پاس ریکویسٹ بہت زیادہ آتی ہے کہ آفس اسسٹنٹ کو آپ لگوائیں یا پراگریس آفیسر جو ہیں لوکل گورنمنٹ کے، وہ ایک ایسا ہے کہ ہمارے 35 ڈسٹرکٹس میں اگر اس کو ہم Precedent بنالیں تو شاید زیادہ تر ہمارے اسسٹنٹ ڈائریکٹر کیڈر کے جو لوگ ہیں یا باقی ڈیپارٹمنٹس سے جیسے آپ نے بات کی ہے، ان کے لئے پھر مشکلات ہونگی، ہمارے اسسٹنٹ ڈائریکٹر کیڈر بھی ہے اور ہم نے Already پبلک سروس کمیشن کو بھیجا ہوا ہے کہ ہمارے پاس کچھ Shortage ہے، ہم ان کو Fill up کرنا چاہتے ہیں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جی میڈم۔

<u>محترمہ شگفتہ ملک</u>: زہ جی څه تپوس کول غواړمه، ما چې کوم تپوس اوکړو جی، زما تپوس یو خو ټهیک ده چې دوئ د پبلک سرونټ او د سول سرونټ خبره اوکړه، سول سرونټ چه دے هغه خو دوئ نه لیږی، هغه خو دوئ چې کوم پبلک سرونټس دی د هغوی په ځائے نه لیږی، پبلک سرونټ چې دے هغه دوئ د سول سرونټ په ځائے لیږی، دا په کوم قانون دی جی؟ بل چې دلته کښې دوئ کومه خبره اوکړله چې زمونږه چې کوم خلق دی د لوکل گورنمنټ والا، دوی سره Shortage دے، زه بالکل د دوئ خبره منم چه دوئ سره به Shortage وی، دوی د خپل ډیپارټمنټ کسان چې دی، زه دوئ ته یو یو نوم اخلم چې هغه دوئ ایل سی بی ته بیا ولے لیږلی دی چې دوئ ته خپله پته ده چې د دوئ خپل خلق Competent دے نو دوئ خپل کسان دوئ سره Shortage دے او دوئ د خپل ډیپارټمنټ خلق ایل سی بی ته لیږلی دی او خپل ډیپارټمنټ د پاره دوئ د ایگریکلچر نه د مینجمنټ نه، د ټولو ډیپارټمنټونو خلق راوستی دی نو دا د دوئ د ډیپارټمنټ چه کوم خپل ملازمین دی دا ډیر زیات زیاتے دے چې ته د پی ایم ایس آفیسر راولے، تا سره شیډول پوسټ نشته دے، بل دا ده چې ته پبلک سرونټ چې کوم دے هغه ته

کښېنئی او ته سول سرونټ ته هغه اجازت نه ورکوي، زه دا وايم چې تاسو هغه خلق ايل سی بی ته ولې ليږلی دی؟ ما جی دلته يو سوال کړے وو، په هغه سوال کښې دوئ ما ته ليکلی دی، مونږ سره داسے افسران وؤ چې هغه مونږه ايل سی بی ته Competent وو، ايماندار وو سينيئر وؤ، نو چې تاسره خپله Shortage دے نو تا ولے هغه ايل سی بی ته ليږلی دی؟

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: کامران بنگش صاحب۔

<u>معاون خصوصی برائے بلدیات</u>: تھینک یو مسٹر سپیکر۔ سپیکر صاحب، یہ گورنمنٹ کا اپنا ایک قانون ہے ڈیپوٹیشن کا، اس کے تحت لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ میں بھی لوگ Serve کر رہے ہیں، لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ سے باہر بھی Serve کر رہے ہیں، ہم اس کو Baseline نہیں بنا سکتے کہ جی کوئی اگر ہمارے ڈیپارٹمنٹ میں ہے تو میں سب سے پہلے ان کو ایک پوزیشن پر لگاؤں گا، اگر وہ سولہ ہے تو میں سترہ کی پوسٹ کے اوپر ان کو لگا لیتا ہوں، یہاں پر میں یہ بھی بتا دینا چاہتا ہوں، ان کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں ہوں کہ بڑے Competent اور Honest لوگ ہیں لیکن کچھ کام چور اور نکمے بھی ہیں جو ڈیوٹی نہیں کرتے، جو چھ چھ سال سے غیر حاضر ہیں، ان کو ہم بالکل اے ڈی کی پوسٹ پر نہیں رکھ سکتے، پروموشن کوٹہ کے تحت اہل ملازمین کو پہلے ترقی دی جاتی ہے جبکہ Initial recruitment quota کے تحت ملازمین کی عدم دستیابی کی صورت میں عارضی طور پر ملازمین کو ڈیپوٹیشن کے تحت تعینات کیا جاتا ہے اور کیا گیا ہے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: میڈم شگفتہ ملک صاحبہ۔

<u>محترمہ شگفتہ ملک</u>: زه جی زيات Reasoning کول نه غواړم خو زما جی چې کوم مقصد دے او زه چې کومه خبره کول غواړم جی، زما مطلب دا دے چې تاسو خپل، زه جی دا وئيل غواړم چه تاسو خپل ډيپارټمنټ او ګورئ جی، زه دلته تاسو ته يو يو نوم که تاسو غواړئ زه تاسو ته لس داسے نومونه ښودلے شم چې هغه ستاسو د خپل ډيپارټمنټ خلق دی او هغه تا بل ډيپارټمنټ ته ليږلی دی دلته کښې ما ته په فلور باندے وايئ چې ما سره Shortage دے، زه خو دا خبره کوم چې ستا خپل خلق تاسره شته دے، بل جی د ډيپوټيشن خبره دوئ اوکړله، ډيپوټيشن ته خپل کس چې کوم ستا د ډيپارټمنټ دے هغه څه له ليږے، په ډيپوټيشن ته د بل ډيپارټمنټ نه چې کس راولے او ستا د خپل ډيپارټمنټ کس ته نه ليږے، لکه دا جی څه خبره ده، زه خو په دے نه پوهيږمه؟

جناب ڈپٹی سپیکر: نگہت اورکزئی صاحبہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو جناب سپیکر صاحب، میں Strongly جو ہے وہ سیکنڈ کرتی ہوں شگفتہ ملک صاحبہ کو کہ میں نے بھی دو تین دفعہ، آپ کی وساطت سے بات کرنا چاہونگی کامران صاحب سے کہ جو میں نے ان کو ایک دو تین باتیں پوائنٹ آؤٹ کی تھیں کہ کریمینل لوگ جو ہیں، کریمینل لوگ جو ہیں وہ اپنی جگہوں پر Land grabbing میں مصروف ہیں اور ان کے ڈیپارٹمنٹ میں حاضریاں بھی نہیں دے رہے ہیں اور ان کو میں نے دو تین دفعہ یہ چیز پوائنٹ آؤٹ کی بھی ہے لیکن اس کے باوجود یہ ابھی تک اور اس کو چھ سات مہینے ہو گئے ہیں اور میں نے ان کو چار دفعہ یہ Remind کروایا ہے تو سر، یہ دوسرے لوگوں جیسے کہ انہوں نے کہا کہ اپنے دوسرے جب محکموں سے ڈیپوٹیشن پر یہ لوگ بلاتے ہیں تو اپنے لوگوں کو کیوں نہیں اس میں ایڈجسٹ کرتے ہیں؟ تو میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ کریمینل لوگوں کو انہوں نے بالکل چھوٹ دی ہوئی ہے، وہ Land grabbing میں مصروف ہیں، وہ لوگوں کے لینڈز پر قبضہ کر رہے ہیں اور یہ ان کے آفیسرز جو ہیں تو ان کے دفتروں میں لگا رہے ہیں، پیسے دے رہے ہیں جناب سپیکر صاحب یہ بہت Important محکمہ ہے اور اس میں ان کو پورا عبور حاصل ہونا چاہیئے کہ اپنے ایک ایک ایمپلائی پر نظر رکھے تھینک یو جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کامران بنگش صاحب۔

معاون خصوصی بلدیات: مسٹر سپیکر، جو دونوں محترمائیں ہیں انہوں نے بالکل Relevant اور ایک دوسرے کو Supplement کیا، انہوں نے جو یہ بات کر رہی ہیں میڈم شگفتہ کہ اپنے ڈیپارٹمنٹ میں آپ، آپ کے ڈیپارٹمنٹ کے لوگ کسی اور ڈیپارٹمنٹ کیوں نہیں جاتے ہیں؟ تو جاتے ہیں، ہمارے ڈیپارٹمنٹ سے بھی لوگ دوسرے ڈیپارٹمنٹس میں ڈیپوٹیشن پر جاتے ہیں اور وہاں سے بھی آتے ہیں، اب جو نگہت اورکزئی صاحبہ جو بات کر رہی ہیں، وہ جس Specific بندے کی بات کر رہی ہیں، وہ انہوں نے بالکل مجھے Identify کیا تھا لیکن وہ ڈسٹرکٹ کیڈر کی پوسٹ ہے اور ان کے اوپر جو انہوں نے بات کی ہے وہ میں نے ان کو ریکویسٹ کی تھی کہ آپ میرے پاس یا تو ایک ایف آئی آر لے آئیں یا وہ اگر Convicted ہے، یہ اگر بات کر رہی ہیں کہ وہ Land grabber ہے یا جو بھی ہے، جتنا بھی بڑا کریمینل ہے وہ، کوئی Proof لے آئیں، میں ان کے ساتھ فلور آف دی ہاؤس پر یہ Assure کراتا ہوں کہ ہم اس کے خلاف ایکشن لیں گے As per law، جو قانون ہے، اس کے تحت ہم اس کے اوپر ایکشن لیں گے اس

کو Post out نہیں کریں گے لیکن یہ کہہ کر کہ فلاں جو ہے وہ Land grabber ہے اور کوئی ثبوت نہ ہو تو اس کے اوپر ہم کوئی ایکشن نہیں لے سکتے۔ دوسرا جو ہے وہ ہماری Biometric attendance ہے جس Specific person کی انہوں نے بات کی ہے، ٹی ایم او سے میں نے Personally ان سے کنفرم کیا تھا، ان کی Attendance ہے، جتنا مجھے پتہ ہے میں اتنی ہی بات کروں گا، پھر بھی اگر ان کے Concerns ہیں تو میں یہاں پر Assure کر رہا ہوں کہ اس کے خلاف ہم ایکشن لیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم، ایک منٹ، انہوں نے تو آپ کو جواب دے دیا میڈم کہ آپ کے پاس جو، جی میڈم۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، اس کی اگر Attendance لگاتا ہے تو کوئی اور لگاتا ہے نا اور وہ ATA 7 اس میں مطلب Convicted ہے، چار مہینے وہ اندر رہا ہے، اس کے علاوہ اس پر 324 اور باقی جتنی دفعات ہیں، چار ایف آئی آرز ہیں اور بڈھ بیر تھانے سے آپ ان کے متعلق کنفرم کر سکتے ہیں، وہاں کے ایس ایچ او کے بارے میں بھی یہاں پر اکرم اللہ صاحب، یہ خوشدل خان صاحب کا حلقہ ہے، صلاح الدین صاحب کا حلقہ ہے، ان سے بھی میری بات ہو چکی ہے اور وہاں پر جو ڈی ایس پی ہے، اکرام اللہ، آپ مجھ سے جو ثبوت مانگ رہے ہیں تو میں تو آپ کو باقاعدہ ثبوت دے رہی ہوں کہ آپ بڈھ بیر تھانے سے اس بندے کے بارے میں پوچھیں کہ اس پر کتنی ایف آئی آرز ہیں اور دوسری بات یہ ہے، چونکہ یہ شگفتہ صاحبہ بھی اس بات پر تاکہ یہ کمیٹی میں جائے اور کمیٹی میں اس کو Thoroughly check کیا جائے کہ اس میں کتنی غلطیاں ہیں اور کتنا منسٹر صاحب سچ بول رہے ہیں اور کتنا جو ہے Consumer جو ہے تو اس کی کتنی سچائی ہے؟ تو اس کو کمیٹی کے حوالے کرنا چاہیئے۔ وہ بھی یہی کہے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی میڈم شگفتہ ملک صاحبہ۔

محترمہ شگفتہ ملک: زما خو جی دا ریکویسټ دے ، زمونږه ډیر قدرمن دغه ، مونږه ئے Respect کوؤ خو زما دا درخواست دوئ ته جی چې دا ډیره Important issue ده چې دا په فلور باندے ټھیک ده د دوئ جواب سره زه دغه نه کوم خو د دے جواب نه زه څکه نه یم مطمئنه چې دا ډیره لویه ایشو ده جی، لوکل ګورنمنټ ډیپارټمنټ جی دا څه معمولی ډیپارټمنټ نه دے ، بل زما ریکویسټ دا دے چې په کبنې زه دوئ ته هغه ډیټیل، ظاهره خبره ده چې دومره ډیټیل په کبنې نشم وئیلے ، د دوئ د خپل ډیپارټمنټ کسان جی په ایل سی بی د اتلس کالو نه د

پنځلس کالو نه او د اته کالو نه ناست دی جی او دلته کښې دوئ خبره کوی چې مونږه په ډیپوټیشن باندے نور خلق راولو نو دا جی کمیټۍ ته ریفر کړئ۔
جناب ڈپٹی سپیکر: کامران بنګش صاحب، ته ئے کمیټۍ ته ریفر کوے که څه کوے جی؟
معاون خصوصی برائے بلدیات: مسٹر سپیکر، اگر یہ کوئیSpecific instanceکی بات کریں کہ جہاں پر قانون کوFollowنہیں کیا گیا تو پھر تو میں اس بات پرAgreeہوں لیکن جس بات کی طرف وہ اشارہ کر رہی ہیں، میں فلور آف دی ہاؤس پر وہ بات نہیں کرنا چاہتاButمیں ان کے ساتھ یہ ہے کہ اگر یہ مجھے In personبتانا چاہتی ہیں یا جو بھی ہے کہ ایکSpecific instanceکی یہ بات کریں تو میں اس کے بارے میں پھر آئندہ اجلاس میں ہم اس کے اوپر بات کر لیں گے لیکن جو ڈیپوٹیشن پر لوگ آئے ہیں یا جو ڈیپوٹیشن پر جا چکے ہیں، وہAs per lawہو چکے ہیں اور وہ ہمارا قانون اجازت دیتا ہے، تو میرے خیال میں اس کو کمیٹی میں بھیجنے کی کوئی ضرورت نہیں،It's an open and shut case
جناب ڈپٹی سپیکر: جی میڈم۔
محترمہ شگفتہ ملک: کمیټی چه سټینډنګ کمیټی جوړے دی، دا د دے د پاره جوړے دی چې په دے پارلیمان کښې ډسکشن دومره په ډیټیل نه کیږی، تاسو جی د قانون خبره کوئ، زه به تاسو ته ټول اوښایم چې تاسو په کوم قانون باندے څه څه کړی دی، تاسو ما ته قانون اوښایئ، ته ما ته قانون اوښایه چې د کوم قانون تحت ته د بهر نه خلق راولی، ته خپلو خلقو سره زیاتې کوې، زه صرف دا کوئسچن کوم او دا زه تاسو نه تپوس کوم که تاسو وایئ چې د قانون نو تاسو ما ته هغه قانون اوښایئ، زما به دا ریکویسټ وی چې دا دومره معمولی ایشو نه ده، دا پلیز تاسو کمیټۍ ته ځکه چې ستاسو کمیټۍ تیر یو نیم کال هم داسې پرتې وې چې په هغې کښې بزنس نه وو، نو Kindly منسټر صاحب به په هغې کښې راشی او هغې کښې به ډیټیل کښې ډسکشن اوکړی۔
جناب ڈپٹی سپیکر: کامران بنگش صاحب۔

معاون خصوصی برائے بلدیات: مسٹر سپیکر، شگفتہ ملک صاحبہ بھی میرے لئے بہت زیادہ Respectable ہیں، میں بالکل Confront نہیں کرنا چاہتا، میں آپ سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اس کو آپ ووٹنگ کے لئے پیش کریں، I do not agree with Committee

Mr. Deputy Speaker: ٹھیک ہے۔ Is it the desire of the House that the call attention notice No. 1258, moved by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was defeated)

Mr. Speaker: The 'Noes' the motion is dropped.

محترمہ شگفتہ ملک: کاؤنٹنگ او کړئ جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: د Noes دا آواز تاسو وانه وریدلو؟

مسودہ قانون (تنسیخ) بابت خیبر پختونخوا مقامی کونسلوں کی حد بندی مجریہ 2020 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Deputy Speaker: Item No. 8: Mr. Kamran Bangash, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Delimitation of Local Councils (Repeal) Bill, 2020, in the House Mr. Kamran Bangash.

Mr. Kamran Khan Bangash (Special Assistant for Local Government): Mr. Speaker, on behalf of honorable Chief Minister, I request to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Delimitation of Local Councils (Repeal) Bill, 2020, in the House.

Mr. Deputy Speaker: It stands introduced.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا اربن ایریاز ڈیویلپمنٹ اتھارٹی مجریہ 2020 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Deputy Speaker: Item No. 9 and 10: Mr. Kamran Bangash, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Urban Areas Development Authority Bill, 2020 may be taken into consideration at once. Mr. Kamran Bangash.

Special Assistant for Local Government: Thank you Mr. Speaker, on behalf of the honorable Chief Minister, I request to move that the Khyber Pakhtunkhwa Urban Areas Development Authority Bill, 2020 may be taken into consideration at once.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Urban Areas Development Authority Bill, 2020 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Consideration Stage: Since no amendment has been proposed by any honorable Member in Clause 1 of the Bill, therefore, the question before the House is that the Clause 1 may stand part of the Bill?

Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 1 stands part of the Bill. Amendment in Clause 2 of the Bill: Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please move his amendment in Clause 2, and whenever the word "chairman"occurring in the Bill, may be substituted for, the word 'Chairperson'.in the Bill Mr. Ahmad Kundi.

Mr. Ahmad Kundi: I beg to move that in Clause 2, in paragraph d and whenever the word "chairman" occurring in the Bill may be substituted with the word "chairperson" in the Bill.

چیئرمین کی جگہ چیئرپرسن سر، آجائے تو وہ ذرا Broader prospect میں کسی ٹائم کوئی فی میل بھی آسکتی ہے اور میرا خیال ہے بڑی Reasonable قسم کی وہ ہے، مجھے امید ہے یہ کامران بھائی جو ہیں ان شاءاللہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی کامران بنگش صاحب۔

معاون خصوصی برائے بلدیات: مسٹر سپیکر، احمد کنڈی صاحب نے بالکل ٹھیک Identify کیا ہے And I agree with his amendment.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the honorable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Clause 2 of the Bill: The motion before the House is that Clause 2, as amended, may stand part of

the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Clause 2, as amended, stands part of the Bill. Amendment in Clause 3 of the Bill: First amendment in Clause 3, Mr. Inayatullah, MPA, to please move his amendment in paragraph (a) of sub clause 2 of the Clause 3 of the Bill, Inayatullah Khan Sahib.

Mr. Inayatullah: I beg to move that in Clause 3, in sub-clause (2), in paragraph (a), for the words "the Lower Dir Development Authority", comma and the words, ",the Lower Dir Development Authority and Upper Dir Development Authority" may be substituted.

جناب سپیکر صاحب، میں اس کو تھوڑا Explain کرتا ہوں، اس کو تھوڑا Explain کرتا ہوں میں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی جی۔

جناب عنایت اللہ: منسٹر صاحب، ویسے بھی لوکل ایریاز اتھارٹی کے لئے اور اس کے لئے قانون سازی کر رہے ہیں اور انہوں نے لوئر دیر کا نام اس میں شامل کر دیا ہے، تو اپر دیر کا بھی نام شامل کر دیں کیونکہ اس کو بھی کسی سٹیج پر آپ نے وہاں پر ڈیویلپمنٹ اتھارٹی کو Establish کرنا ہے تو اس لئے میں یہ امنڈمنٹ لے آیا ہوں کہ آج ہی اس میں شامل کر دیں۔ بے شک یہ پلان، آپ کا جو پلان ہے، اس کی Execution میں وقت لگے گا لیکن آپ کا لیگل جو فریم ورک ہے، اس کے اندر اس کا نام آ جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب کامران بنگش صاحب۔

جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی برائے بلدیات): سر، عنایت اللہ صاحب سے میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ چونکہ بہت Early ہے یہ، اور دو اتھارٹیز نئی بنانا، لوئر دیر ڈیویلپمنٹ اتھارٹی اور اپر دیر، تو میری یہ Humble submission ہے کہ جو سمیرا شمس صاحبہ نے جو امنڈمنٹ Propose کی ہے کہ ہم ایک دیر ڈیویلپمنٹ اتھارٹی بنا دیتے ہیں اور ان کے ساتھ بریکٹس میں لوئر اینڈ اپر دیر ڈیویلپمنٹ اتھارٹی، Initially ہم یہ بنا لیتے ہیں، ایک یہ Establish ہو جائے تو اس کے بعد ہم جا سکتے ہیں اس طرف بھی، کہ اپر دیر ڈیویلپمنٹ اتھارٹی بھی بنا سکیں اور اس کو Bifurcate کر سکتے ہیں بعد میں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی عنایت اللہ خان صاحب۔

جناب عنایت اللہ: نہیں، میں Agree نہیں کرتا، سچی بات یہ ہے کہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اس میں کوئی برائی نہیں ہے آپ کی، میں نے آپ کو بتا دیا ہے کہ فوری طور پر کوئی ایمرجنسی نہیں ہے، آپ کا Execution کا پراسیس جو ہے، وہ آگے چلے، ان سب کو آپ آپریشنل نہیں کر سکتے لیکن اپر دیر شامل کر دیں، وہاں بھی آپ کی ڈیویلپمنٹ اتھارٹی، آپ اگر چترال کے اندر چاہتے ہیں، لوئر دیر کے اندر چاہتے ہیں، سوات کے اندر چاہتے ہیں تو آپ اپر دیر بھی شامل کر دیں، ایک چھوٹا سا مسئلہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کامران بنگش صاحب، آپ Agree کرتے ہیں کہ نہیں؟

معاون خصوصی برائے بلدیات: مسٹر سپیکر، عنایت اللہ صاحب چونکہ اس ڈیپارٹمنٹ میں رہ چکے ہیں، ان کو پتہ ہے کہ یہ لیجسلیشن بڑی Important ہے، اپر دیر ڈیویلپمنٹ اتھارٹی میں کمراٹ بھی آتا ہے، وہاں پر اس طرح کے ایریاز بھی آتے ہیں جو کہ ٹورازم ڈیپارٹمنٹ Already اس کے اوپر کمراٹ ڈیویلپمنٹ اتھارٹی کے اوپر بھی وہ کام کر رہا ہے تو میری یہ ریکویسٹ ہے کہ ایک دیر ڈیویلپمنٹ اتھارٹی بنادی جائے اور اس کے ساتھ ہم Already mention کر رہے ہیں کہ لوئر اینڈ اپر دیر تو وہ دونوں اس کے ساتھ Mention ہو جائیں گے، فی الحال وہ اس کے ساتھ Agree کر جائیں، اس کے بعد ہم Later on یہ ایک Establish ہو جائے تو ہم اس کو پھر Bifurcate کر سکتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

جناب عنایت اللہ: دیکھیں Difference between the Local Areas Development Authority of Tourism Department and Local Government Department آپ لوکل گورنمنٹ میں ہاؤسنگ کے لئے اور باقی مقاصد کے لئے پلاننگ کے لئے کام کرتے ہیں جبکہ آپ ٹورازم کے اندر اتھارٹی کو ٹورازم کی ڈیویلپمنٹ کے لئے کرتے ہیں، اس لئے جب آپ کالام کے حوالے سے ڈیویلپمنٹ اتھارٹی بناتے ہیں، جب آپ کمراٹ کے حوالے سے ڈیویلپمنٹ اتھارٹی ہے، اس کے مقاصد اور ہوتے ہیں، یہ جو آپ لوکل گورنمنٹ کے امبریلہ کے تحت بناتے ہیں، اس کے مقاصد بالکل Totally different ہوتے ہیں، اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس کو اس کے ساتھ نتھی نہ کیا جائے، میری ریکویسٹ ہے کامران بنگش صاحب سے کہ اس کو شامل کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی کامران صاحب۔

معاون خصوصی برائے بلدیات: تھوڑا سا اکیڈمک ڈسکشن کی طرف بات جا رہی ہے لیکن میں زیادہ ٹیکنیکل ڈیٹیل میں جانا نہیں چاہتا، جو بات کر رہے ہیں کہ جیسے گلیات ڈیویلپمنٹ اتھارٹی بھی لوکل

گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے پاس تھی، کاغان ڈیویلپمنٹ اتھارٹی بھی تھی But after a certain period وہ ٹورازم اور سپورٹس ڈیپارٹمنٹ کے پاس جاچکی ہے، یہ اسی ہاؤس کا Decision ہے، تو میرے خیال سے اس طرف نہیں جاتے، میں پھر سے یہ کہتا ہوں کہ ان شاء اللہ یہ دیر ڈیویلپمنٹ اتھارٹی کو Establish ہونے دیں، یہ ایک دفعہ Establish ہو جائے، ہم ابھی اگر بہت Ambitious plan کریں، ہم اسی ہاؤس میں بار بار ڈسکس کر چکے ہیں کہ ہم زیادہ Ambitious چلے جاتے ہیں اور پھر Achieve نہیں ہوتے ہیں Goals، تو دیر ڈیویلپمنٹ اتھارٹی پر Agree کر جائیں، پورا ہاؤس اس میں ہم Already mention کر رہے ہیں، لوئر اینڈ اپر دیر، اس کے بعد اس کو ہم ان شاء اللہ جب ٹائم آئے گا تو اس کو Bifurcate کر دیں گے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> آپ اس کے ساتھ Agree کرتے ہیں کہ نہیں کرتے؟

<u>Special Assistant for Local Government:</u> No, Sir.

<u>جناب عنایت اللہ:</u> یہ ڈسٹرکٹس الگ الگ ہیں، اپر دیر الگ ڈسٹرکٹ ہے، ان کے اندر بہت بڑا درمیان میں فاصلہ ہے، جیوگرافی Different ہے، وہ تیمرگرہ سے آگے کوئی ایک گھنٹے کا فاصلہ ہے، دیر ہیڈ کوارٹر، آگے پھر آپ ان کی Valleys تک جائیں گے اس لئے یہ Match نہیں کرتی ہیں کہ آپ دو ضلعوں کو ایک ضلع بنا کے اس کے لئے کوئی اتھاٹی بنا رہے ہیں، آپ اگر سوات اور شانگلہ کی ایک اتھارٹی بنا رہے ہیں تو مجھے یہ بتادیں، آپ اگر ملاکنڈ اور سوات کی ایک اتھارٹی بنا رہے ہیں تو مجھے بتادیں، اس لئے میں ایک Reasonable بات کر رہا ہوں، میری گزارش ہے، اس میں ان کا کوئی پیسہ بھی خرچ نہیں ہوتا ہے، سچی بات یہ ہے کوئی پیسہ بھی خرچ نہیں ہوتا تو اس لئے آپ دیر کا الگ نام Accept کر لیں، تھینک یو۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> کامران صاحب، آپ Agree کرتے ہیں کہ نہیں؟ میں Put کرتا ہوں۔

<u>Special Assistant for Local Government</u>: No, Sir.

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> The motion before the House is that the amendment, moved by the honorable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was defeated)

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> The "Noes" have it; the amendment is dropped. Second amendment in Clause 3: Dr. Sumera Shams, MPA, to please move her amendment in paragraph (a), in sub clause 2 of clause 3 of the Bill. Dr. Sumera Shams Sahiba.

محترمہ سمیرا شمس: شکریہ سپیکر صاحب، میری امنڈمنٹ ہے: To move that in Clause 3, in sub clause 2, in para (a), the words "Lower Dir Development Authority shall be substituted with the words "Dir Development Authority (Dir Lower and Dir Upper)".

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب کامران بنگش صاحب۔

معاون خصوصی برائے بلدیات: سر، جیسے میں نے تھوڑی دیر پہلے بات کی، عنایت اللہ صاحب سے بھی میں نے ریکویسٹ کی تھی، یہ وہی Purpose serve کر رہے ہیں، فی الحال ہم یہ دونوں ڈسٹرکٹس کے لئے ایک اتھارٹی بنا رہے ہیں، بعد میں ان شاء اللہ اس کو جب یہ Establish ہو جائے گی اور Grow کر جائے گی تو اس کو ہم Bifurcate کر سکتے ہیں تو، I agree with her amendment.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The "Ayes" have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Third Amendment in Clause 3: Mr. Ravi Kumar, MPA, to please move his amendment in paragraph (a), in sub clause 2 of Clause 3 of the Bill. Mr. Ravi Kumar.

Mr. Ravi Kumar: Thank you, Mr. Speaker. Mr. Speaker, I wish to move that in Clause 3, in sub clause 2, in paragraph (a), for the words "Kalam Development Authority" the words "Chitral Development Authority (Upper and Lower Chitral)" may be substituted.

جناب روی کمار: مسٹر سپیکر، چترال کو کئی دہائیوں سے محروم رکھا گیا تھا اور چترال میں بہت بڑا Potential ہے، ٹورازم کا، انرجی اینڈ پاور کا اور سپیشلی ہماری جو منرل اور مائینز ہیں، اس کا Potential ہے چترال میں، اور چترال کو فرسٹ ٹائم ہمارے وزیرزادہ صاحب جو کہ ایم پی اے ہیں وہاں سے، جو ایشوز ہمارے ہیں، ان کو ہائی لائیٹ کرنے میں ان کا بہت بڑا کردار رہا ہے، تو میں ریکویسٹ کرتا ہوں آپ سے کہ یہ امنڈمنٹ کی جائے اور چترال جو ڈیویلپمنٹ اتھارٹی سی ڈی اے اپر اینڈ لوئر اس کو Agree کیا جائے، تھینک یو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب کامران بنگش صاحب۔

معاون خصوصی برائے بلدیات: جی سر، میں Agree کرتا ہوں ان سے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Agree کرتے ہیں۔

The motion before the House is that the amendment, moved by the honorable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The "Ayes" have it; the amendment is adopted and stands part of the Bill.

(Applause)

یہ کونسا Illegal process ہو رہا ہے جی، (شور) میڈم، یہاں سے اس پر میں نے رولنگ دی تھی، اس لئے اس پر ایک دفعہ رولنگ آچکی ہے۔

(شور)

Mr. Deputy Speaker: Clause 3 of the Bill: The motion before the House is that the Clause 3, as amended, may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 3, as amended, stands part of the Bill. Amendment in Clause 4 of the Bill: First amendment in paragraph (a) of sub clause 2. Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please move his amendment in paragraph (a) of sub clause 2 of the Clause 4 of the Bill.

Mr. Ahmad Kundi: I beg to move that in Clause 4, in sub clause 2, in paragraph (a), for the words 'Chief Minister' occurring for the second time, the word 'Government' may be substituted.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی جناب کامران بنگش صاحب۔

معاون خصوصی برائے بلدیات: سر، احمد کنڈی صاحب نے جو امنڈمنٹ Propose کی ہے، وہ سپیشل اسسٹنٹ ٹو چیف منسٹر جو ہے، وہ ایک Word ہے تو یہ آپ نے کہا کہ یہ دوسری دفعہ چونکہ چیف منسٹر ہو رہا ہے تو وہ جو ہے چیف منسٹر یا سپیشل اسسٹنٹ رکھ سکتا ہے یا ایڈوائزرز رکھ سکتے ہیں یا منسٹر تو وہ گورنمنٹ نہیں کرتی، Government means cabinet تو ہم اس لئے اس کو As a second word consider نہیں کر رہے ہیں، اگر تو پھر ہوا، تو یہ پھر کیبنیٹ میں جائے گا، So میری ریکویسٹ ہے کہ وہ اپنی امنڈمنٹ واپس لے لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی احمد کنڈی صاحب۔

جناب احمد کنڈی: ٹھیک ہے سر۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes', withdrawn. Second Amendment in paragraph (b) and (h) of sub clause 2: Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please move amendment in paragraph (b) and (h) of the sub clause 2 of Clause 4 of the Bill. Ahmad Kundi Sahib.

Mr. Ahmad Kundi: I beg to move that in Clause 4, in sub clause 2 paragraph (b) and (h), for the word "Chief Minister" the word "Government" may be substituted.

جناب احمد کنڈی: جناب سپیکر، اس میں میری تو تجویز ہے، کامران بھائی سے، وہ یہ ہے کہ دیکھیں یہ دو Nominations انہوں نے چیف منسٹر کو اختیار دیا ہے، ایک پراونشل اسمبلی کے ایک ممبر کو کنسرنڈ ڈسٹرکٹ سے، کنسرنڈ ڈسٹرکٹ میں پانچ چھ ایم پی ایز ہوتے ہیں Normally، تو یہ چیز اگر کیبنیٹ میں Collective wisdom پر چلی جائے، میری جو تجویز ہے اور دوسرا جب کوئی پرائیویٹ سیکٹر سے کسی ایکسپرٹ کو لیں گے تو چیف منسٹر ایک فرد واحد ہے، اس کے پاس مینڈیٹ ہوتا ہے، No doubt وہ ہمارا چیف ایگزیکٹیو ہے، قابل احترام ہے لیکن میں کہتا ہوں، ہمیں ایسی روایات اور ایسی ریت رکھنی چاہیئے جو ہمیں Collective wisdom پر جانا چاہیئے، کیبنیٹ میں ڈسکس ہو تاکہ پرائیویٹ سیکٹر سے جو ایکسپرٹ آرہا ہے، وہ کون ہے، کس جگہ سے تعلق رکھتے ہیں، اس کی ایجوکیشن کیا ہے، اس کی Expertise کیا ہے؟ تو میرے خیال میں کبھی کبھی چیف منسٹر صاحب اتنی جلدی میں ہوتے ہیں، عجلت میں ہوتے ہیں، ان سے بیوروکریسی سائن کروالیتی ہے، میں کہتا ہوں، یہ کیبنیٹ میں ڈسکس ہو، میری تجویز ہے یہ صرف۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب کامران بنگش صاحب۔

معاون خصوصی برائے بلدیات: سر، یہ چونکہ بڑا ایک، وہ Basic جو بات کرنا چاہ رہے ہیں، میں اس کے ساتھ Agree کرتا ہوں But یہ ایک بڑا Cumbersome process ہو جاتا ہے اور عنایت اللہ صاحب کو پتہ ہے، یہ تقریباً 19 سال بعد یہ لیجسلیشن ہو رہی ہے تو ہم یہ چاہتے ہیں کہ Expeditious manner میں ہم اس کو کر دیں، یہ جو Activities ہیں کیونکہ اب بورڈ Constitute ہو گا، یہ ایک دفعہ آرڈیننس ہم نے کر دیا، اب اسمبلی میں آگیا پھر اس کے بعد اگر بورڈ

Board constitution کے لئے اگر ہم کیبنیٹ کے پاس جائیں، پورے ایک پراسیس سے گزریں گے تو یہ Delay ہو جائے گا اور Already ان کی Activities جو ہیں کافی Suffer کر چکی ہیں تو میری ریکویسٹ ہے کہ اگر وہ یہ واپس لے لیں، میں یہ Assure کراتا ہوں کہ جو Expertise required ہیں یا جو ہم اس کے اوپر Proper deliberation کے بعد Forward کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: احمد کنڈی صاحب۔

جناب احمد کنڈی: ٹھیک ہے سر، میری تجویز تھی، جس طرح ان کو مناسب لگتا ہے۔

Mr. Deputy Speaker: Withdrawn. Third amendment in sub clause 4 of Clause 4 of the Bill: Mr. Inayatullah Khan Sahib, MPA, to please move his amendment in sub clause 4 of Clause 4 of the Bill. Mr. Inayatullah Khan Sahib.

جناب عنایت اللہ: دا کوئسچن چې دا خوشدل خان اور بی بی اوچت کړے دے، تاسو Answer نه کړو، تا وئیل چې ما رولنګ ورکړے دے، دوئ خو وائی چې دوئ د کانسټی ټیوشن او رولز، او کانسټی ټیوشن کښې کلیئر دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تاسو خپل امینډمنټ وایئی جی۔

جناب عنایت اللہ: د دے جواب مو رانکړو نو دا ده چې زه به موؤ کړمه خو دا ده چې د خبرے جواب رانکړو تاسو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عنایت اللہ خان صاحب، خپل امنډ منټ وایئی۔

I beg to move that in Clause 4, in sub clause 4, for the words, "or his seat falls vacant due to any reason" the words, "due to dissolution of assembly" may be substituted. "

جناب عنایت اللہ: میں یہ امنڈمنٹ اس لئے موؤ کر رہا ہوں جناب سپیکر صاحب، کہ اوریجنل اس میں لکھا ہوا ہے or his seat falls Vacant due to any reason تو اس میں انہوں نے Any reason کے اندر، مثلاً جو صوبائی اسمبلی کا ممبر اس کا ممبر ہو گا، بر بنائے صوبائی اسمبلی کے ممبر کے عہدہ کے ہونے، تو اس کے لئے مناسب الفاظ یہ ہیں کہ اگر صوبائی اسمبلی نہ ہو، Due to dissolution of the Provincial Assembly تو یہ مناسب، لاء جو ہے زیادہ Accurate اور ٹھیک رہے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کامران بنگش صاحب۔

معاون خصوصی برائے بلدیات: سر، عنایت اللہ صاحب نے جو بات کی ہے، His seat falls vacant، یہ صرف اسمبلی کی Dissolution سے Conditional نہیں ہو سکتا، کوئی بھی ممبر خدانخواستہ ان کو، ہمارے بھی ایک ممبر شہید ہو چکے ہیں، تو اس طرح کے حادثات بھی ہو سکتے ہیں، کوئی Resign بھی کر سکتا ہے تو میرے خیال سے اس امنڈمنٹ کو اگر اس Basis پر Withdraw کر دیں کیونکہ ہم صرف Dissolution of Assembly کی وجہ سے کسی ممبر کی Nomination یا Denomination، ہاں یہ ہم رولز میں جو ہیں پھر ان سے ہم In put لے سکتے ہیں، اگر رولز میں یہ Proper اس کو Further Elaborate کرنا چاہتے ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عنایت اللہ خان صاحب۔

جناب عنایت اللہ: جب اسمبلی موجود ہو اور کوئی ممبر جو ہے اس کی ڈیتھ ہو جاتی ہے تو آپ اس کو Replace کرتے ہیں کسی دوسرے ممبر سے، لیکن اگر اسمبلی Exist نہ کرتی ہو اور سیٹ ویکنٹ ہوتی ہے تو پھر آپ اس ممبر کی جگہ کس کو Nominate کریں گے؟ میں یہ اس سیچویشن کی بات کر رہا ہوں نا، یہ وہ سمجھنے کی کوشش کریں جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کامران بنگش صاحب۔

معاون خصوصی برائے بلدیات: سر، اس کلاز کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ اگر For instance کوئی اس Specific area کا ایم پی اے ہے، وہ یہاں Interest نہیں لیتا یا ہمیں ادھر سے کوئی پرائیویٹ سیکٹر کا بندہ جو اس سیکٹر میں کافی ایکسپرٹ ہو کیونکہ یہ ایک اتھارٹی بنے گی، اس اتھارٹی میں دو پرائیویٹ ممبرز ہونگے باقی اس کنسرنڈ ڈسٹرکٹ کے ایم پی ایز ہونگے تو اگر ایک کنسرنڈ ڈسٹرکٹ کا ایم پی اے Nominate نہ کیا جائے اور کوئی پرائیویٹ سیکٹر سے بھی بندہ Nominate ہو جائے، یہ اس وجہ سے ہے-----

جناب ڈپٹی سپیکر: تیمور جھگڑا صاحب، تیمور جھگڑا صاحب، تیمور جھگڑا صاحب، تیمور جھگڑا صاحب، آپ بیٹھ جائیں۔

معاون خصوصی برائے بلدیات: آپ کی بات بالکل ٹھیک ہے لیکن گورنمنٹ یا چیف منسٹر اتنی اتھارٹی اپنے پاس بھی رکھ لیں کہ اگر کوئی انٹرسٹ نہیں لے رہا یا کوئی ادھر آ نہیں رہا یا کوئی پرائیویٹ ممبر ہم لینا چاہتے ہیں اس جگہ سے تو یہ کلاز اس کے لئے ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عنایت اللہ خان صاحب۔

جناب عنایت اللہ: دیکھیں، میں تو صرف صوبائی اسمبلی کے ممبر کی بات کر رہا ہوں باقی تو آپ کی گنجائش موجود ہے لاء کے اندر، باقی Nomination کی تو آپ کے لاء کے اندر گنجائش موجود ہے۔ پرائیویٹ سیکٹر کی تو Nomination باقی ممبران کی ہے، اس کو تو میں نہیں چھیڑ رہا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کامران صاحب، آپ Agree کرتے ہیں یا نہیں کرتے؟

معاون خصوصی برائے بلدیات: سر، یہ ایک Open level playing field ہے کہ اس ایریا سے اگر کوئی ایکسپرٹ آتا ہے، یہ اگر پورا عنایت اللہ صاحب پڑھ لیں تو اگر ایم پی اے کی سیٹ ویکنٹ ہوتی ہے یا کوئی اور Reason ہے تو اس وجہ سے ہم پرائیویٹ ممبر کو Nominate کر سکتے ہیں، تو یہ Basically اس کلاز کا مطلب یہ ہے تو میری ریکویسٹ ہے کہ وہ Withdraw کر لیں اپنی امنڈمنٹ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عنایت اللہ خان صاحب۔

جناب عنایت اللہ: یہ کلاز، میں اس کو پڑھ لیتا ہوں، یہ پوری Constitution دی ہوئی ہے جناب سپیکر صاحب۔ Constitution of the Board: The department shall, by notification, constitute a board to be called the Urban Development Authorities Board, to perform such function as may be assigned to it under this Act. ٹھیک ہے، اس میں منسٹر لوکل گورنمنٹ کو چیئرمین ڈکلیئر کیا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں وہ تو، اس امنڈمنٹ کی جی آپ بات کریں جو امنڈمنٹ آپ نے۔

جناب عنایت اللہ: میں آ رہا ہوں نا اس پہ۔ One Member Provincial Assembly from concerned district, to be nominated by the Chief Minister, Secretary to Local Government, Secretary to the Housing Department, Secretary to Planning, Secretary to Finance, Directors of the Urban Areas Development, two members from Private Sector. اس لئے میں ان کو کہہ رہا ہوں کہ آپ نے لاء نہیں پڑھا ہے، مجھے افسوس سے یہ کہنا پڑھتا ہے کہ خود آپ نے لاء نہیں پڑھا ہے، میں آپ کو یہ کہہ رہا ہوں کہ پرائیویٹ سیکٹر کی الگ نمائندگی موجود ہے، جہاں آپ نے صوبائی اسمبلی کا کہا ہے تو Fall Vacant کے پھر (4) پہ جب آ جاتے ہیں تو آپ یہ کہتے ہیں کہ Where Member Provincial Assembly is not nominated or his seat falls vacant, due to any reason, a private member may be nominated، یہاں میں کہہ رہا ہوں کہ پرائیویٹ ممبر کا تو الگ آپ کا (h) کے اندر ذکر موجود ہے، دو

پرائیویٹ ممبرز ہیں، جہاں آپ کا (c) کے اندر صوبائی اسمبلی کے ممبران کا ذکر ہے، میں کہتا ہوں کہ آپ اس میں Dissolution کا لفظ لکھیں کہ آپ صرف Dissolution کی صورت میں ویکنسی جو ہے Show کر سکتے ہیں، میں یہ بات کر رہا ہوں، میں نے I hope, this time I have tried to make understand what I-----

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جی کامران بنگش صاحب۔

<u>معاون خصوصی برائے بلدیات</u>: مسٹر سپیکر، عنایت اللہ صاحب میرے سینیئر ہیں، یہ کہہ رہے ہیں کہ پڑھا نہیں، یہ لیجسلیشن میں نے خود بنائی ہے، چار دن میں مسلسل رات کو بیٹھا رہا ہوں، یہ ڈرافٹ تھا اور ایک ایک چیز میں پڑھ چکا ہوں، آپ کو میں تھوڑا سا Clarify کر لیتا ہوں کہ بورڈ کی Constitution کیسی ہے؟ جو Concerned, For example کوہاٹ ڈویلپمنٹ اتھارٹی کی اگر میٹنگ ہم کال کریں گے تو جو دو پرائیویٹ سیکٹر کے ممبرز ہیں وہ تو ہونگے، اس میں ایک جو کنسرنڈ ڈسٹرکٹ کا ایم پی اے ہے، اس میں آپ دیکھ لیں کلاز 4 سب کلاز (2) سیکشن (b) آپ دیکھیں One Member Provincial Assembly from concerned district جس ڈسٹرکٹ میں وہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی ہے ادھر کا ممبر، ہم اب یہ تقریباً گیارہ ڈویلپمنٹ اتھارٹیز، دس ڈویلپمنٹ اتھارٹیز بنیں گی جو آج کی آٹھ Already ہیں دو اور بنے گیں تو اس میں کنسرنڈ ڈسٹرکٹ سے اگر وہ ایم پی اے Nominate نہیں ہوتا تو ہم پرائیویٹ ممبر بھی اسی ڈسٹرکٹ سے کر سکتے ہیں، اگر اس ڈسٹرکٹ میں کوئی اسی PUDB کا ایمپلائی ہے جو ریٹائرڈ ہے یا کوئی اور ایکسپرٹ ہے یا Architect ہے یا کوئی سول انجینئر ہے، ہم اس کو بھی، ہم یہ صرف اس کے لئے Open level playing field رکھ رہے ہیں، تو وہ جو دو ممبرز ہیں وہ ہر اتھارٹی کے ممبر ہونگے اور اس میں کنسرنڈ ڈسٹرکٹ کا ایم پی اے یا اس کنسرنڈ ڈسٹرکٹ کا پرائیویٹ سیکٹر کا ممبر بھی ہو سکتا ہے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جی عنایت اللہ خان صاحب۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: دیکھیں، میرا بڑا کلیئر پوائنٹ ہے کہ آپ کا جو (h) ہے (h) کے اندر ہے Two members from private sector nominated by the Chief Minister، تو Two members کے لئے آپ کی گنجائش موجود ہے پرائیویٹ سیکٹر سے، جو آپ نے Reserved رکھا ہے اس ایریا کے، ممبر کے لئے Reserved رکھا ہے، اس کے لئے میں صرف یہ چاہتا ہوں وہ تو آپ نے By law، آپ اس کو ہٹا نہیں سکتے ہیں، میں صرف آپ کو یہ کہہ رہا ہوں کہ سب کلاز (4) کے اندر

جب آپ نے یہ لکھا ہے کہ Is not nominated or his seat falls vacant due to any reason, or a private, a private member may be nominated، میں نے صرف ادھر یہ کہا کہ آپ یہ کام صرف Dissolution of the Assembly کی صورت میں کر سکتے ہیں Otherwise نہیں کر سکتے ہیں، Assembly dissolve نہ ہو تو اسی ایریا کے بندے کو آپ کو Nominate کرنا پڑے گا، میں یہ بات کہتا ہوں۔ Hope, you now understand

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: کامران بنگش صاحب، آپ سپورٹ کرتے ہیں کہ میں Put کروں؟

<u>معاون خصوصی برائے بلدیات</u>: سر، ہم نے اس کو لاء ڈیپارٹمنٹ سے، وہ بالکل لیگل ایک بات کر رہے ہیں، اس پہ میں کوئی وہ نہیں کرنا چاہتا لیکن لاء ڈیپارٹمنٹ سے یہ Vet ہو چکا ہے، اس کے اوپر Deliberation ہو چکی ہے، میرے خیال سے اس طرح کا کوئی Legal lacuna نہیں ہے کہ ہم پرائیویٹ ممبر کو Nominate نہیں کر سکتے، ہم اس ڈسٹرکٹ سے کسی بھی پرائیویٹ ممبر کو بھی Nominate کر سکتے ہیں، اس کلاز میں ہم صرف وہ گنجائش رکھ رہے ہیں Although کہ پہلی Priority جو ہم (b) میں بتا رہے ہیں (b) (2) Sub clause میں، سیکشن 4 کا کلاز (b)2 میں ہم وہ جو کہہ رہے ہیں کہ ایم پی اے ہونا چاہیئے In case ایم پی اے نہیں ہے، کوئی بھی Reason ہو سکتی ہے، ہم پھر پرائیویٹ ممبر بھی Nominate کر سکتے ہیں تو میرے خیال سے یہ کوئی لیگل ایشو نہیں ہے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: آپ سپورٹ کرتے ہیں یا نہیں کرتے؟ میں Put کرتا ہوں۔

<u>Special Assistant (Local Government):</u> No, Sir.

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: Thank you. The motion before the House is that the amendment, moved by the honorable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was defeated)

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> The ‘Noes’ have it; the amendment is dropped and the original sub clause (4) of Clause 4 stands part of the Bill. Fourth Amendment in sub clause (6) of Clause 4 of the Bill: Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please move his amendment in sub clause (6) of Clause 4 of the Bill, Ahmad Kundi Sahib.

<u>جناب احمد کنڈی</u>: سر، کلاز 4 والی رہ گئی، Sixth پہ آپ چلے گئے ہیں، کلاز 4 پہ Fourth بڑی Important ہے، یہ (4) of Clause 4

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: In sub clause (6) of Clause 4.

جناب احمد کنڈی: ہاں، In sub clause (6) of Clause 4 صحیح کہہ رہے ہیں آپ، I beg to move that in Clause 4, in sub clause (6), after the word "adequate" the words "minimum fifteen years" may be inserted. سر، اس میں یہ ہے، یہ جس طرح کامران بنگش صاحب نے ماشاء اللہ خود ڈرافٹ کیا ہے، بڑی خوشی ہوتی ہے جب Legislator خود چیزیں ڈرافٹ کریں تو ہم فخر محسوس کرتے ہیں، میری تجویز اس میں یہی ہے جو دو پرائیویٹ ممبرز ہیں، باقی سارے By positions ہیں، تو یہ جو پرائیویٹ ممبرز ہیں، ان کو ہم کیوں، اس میں ہمیشہ جب بھی لاء ڈرافٹ ہوتا ہے تو اس میں ہم بہت سارے ایسے Vacuum چھوڑ دیتے ہیں جس کو Discretionary طور پر استعمال کیا جاتا ہے، میرے کہنے کا مقصد یہ ہے اس Discretion کو بھی ختم کریں، اپنے ہاتھ میں رکھیں چیزوں کو Fifteen years کا Experience اگر آپ دیکھیں، یہ ٹیکنیکل لوگ ہیں، یہ اگر آپ اجازت دیں تو میں The member from the private sector may include persons having adequate experience, skills and knowledge in relation to the field of environment, town and urban planning, traffic engineering, forestry, business, community development, marketing, tourism, law, finance or civil کہنے کا مقصد یہ ہے ساری ٹیکنیکل پوزیشنز ہیں اور پرائیویٹ سیکٹر میں ہمیں کم از کم اس کے لئے یہ بار رکھنی چاہیئے یہ بہت ہی Important ہے اور مجھے یہ پورا یقین ہے، کامران صاحب اس امنڈمنٹ کو Agree کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی کامران بنگش صاحب۔

معاون خصوصی برائے بلدیات: سر، کنڈی صاحب دوست بھی ہیں میرے، میری صرف اتنی Humble submission ہے کہ کوئی بھی، یوتھ بھی ہو سکتا ہے، جس کے پاس نالج ہوگا، کوئی Innovation learning اس کی ہوگی Up to date learned ہوگا، Well Knowledgeable ہوگا تو ہم یہ Experience کا Quotient رکھ کے یوتھ کے اوپر اور ان کے اوپر ایک قدغن نہیں رکھ سکتے، میں خود یوتھ کا Representative ہوں، وہ بھی ہیں، اگر ہم For instance اسمبلی کے لئے ہم رکھ لیں گے اتنا Experience ہوگا، تو یہ ڈیموکریٹک رویہ نہیں ہے کہ ہم ایک Certain، ہم کسی کو On pay نہیں رکھ رہے ہیں، ہم چاہتے ہیں کہ اگر Youth میں بھی اتنی Capability ہے یا اس کو ہم اتنا Exposure یا وہ دے دیں، دے سکتے ہیں تو میرے خیال سے وہ Fifteen year کا پھر ہم اس کو اس

Quotient سے آگے لے کر جاتے ہیں تو میری پھر سے یہ ریکویسٹ ہے کہ وہ اس امنڈمنٹ کو بھی واپس لے لیں گے۔

جناب سپیکر: احمد کنڈی صاحب۔

جناب احمد کنڈی: سر، دیکھیں اس کی اگر آپ Composition دیکھیں تو سارے بڑے سینیئر اور بڑے مطلب ہے Aged قسم کے لوگ ہیں، یہ جو پوزیشن ہے، ٹھیک ہے میں ان کی بات سے Agree کرتا ہوں جو ان کے ذہن میں ہے جس کی وجہ سے شاید انہوں نے نہیں رکھا لیکن یہ جتنے بھی یہ جو انہوں نے فیلڈز رکھے ہیں، انوائرونمنٹ، سول انجینئرنگ، تو سول انجینئرنگ تو ایف ایس سی کے بعد چار پانچ سال اس کی مطلب ہے ایجوکیشن ہوتی ہے، پھر اس کے بعد کچھ نہ کچھ اس کو، دیکھیں Experience کا کوئی بھی متبادل نہیں ہو سکتا اور یہ بڑا Important Board ہے اور اس میں اگر آپ دیکھیں دو ہی پرائیویٹ ممبرز ہیں، باقی Totally سارے جو ہیں آپ کے ساتھ سینیئر لوگ بیوروکریسی، بیوروکریسی کے لوگ شامل ہیں، تو میری گزارش یہی ہوگی یہ ایکسپرٹ کو ہمیں ہمیشہ، پہلے ایری گیشن کا ایک بل آیا تھا، اس پر بھی انہوں نے ایکسپرٹ کو، سلطان صاحب سے میں نے ریکویسٹ کی تھی کہ بھئی دیکھیں ایکسپرٹس جو ہیں، وہ آپ کہیں سے بھی اگر اٹھالیں، لاء میں تو اس کا Bench mark دیا ہوا ہوتا ہے، بڑا Categorically دیا ہوا ہوتا ہے کہ اس کو اس فیلڈ میں اتنا Experience، یہ ڈگری، یہ Specialty یہ اس کے پاس کم از کم چیزیں ہونی چاہئیں، تو میں کہتا ہوں اس Vacuum نہ چھوڑیں، اس پر میرا بڑا Stress ہے، باقیوں پہ Stress میں نے نہیں کیا، اس پہ میرا Stress ہے Kindly اس کو اگر یہ آنر کر لیں تو میرے لئے بڑی عزت کے باعث ہوگی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب کامران بنگش صاحب۔

معاون خصوصی برائے بلدیات: سر، میری پھر سے ریکویسٹ ہے کہ اتنی Flexibility ہونی چاہیئے پرائیویٹ سیکٹر میں، دیکھیں میں خود، چونکہ میں ST and IT Portfolio کو بھی دیکھ چکا ہوں تو پرائیویٹ سیکٹر میں اتنی Dynamism ہوتی ہے کہ پرائیویٹ سیکٹر سے ایک Urban planner یا Town planner جو ہے وہ دو سال کا Experience لے کے میں یہ گارنٹی سے کہتا ہوں کہ پرائیویٹ سیکٹر میں اتنی Dynamism ہے کہ دو سال کے Experience کو ہم Match کر سکتے ہیں دس یا پندرہ سال سے، تو وہ Adequate ہم کوشش کریں گے کہ Maximum experience

والے Consider کر لیں But وہ ایک Certain number mention کرنا میرے خیال سے وہ ایک Age کو بنیاد بنا کر یا Number of years کو بنیاد بنا کر ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ بندہ اتنا ایکسپرٹ ہو گا یا اتنا Experienced ہو گا، تو میری یہ ریکویسٹ ہے کہ وہ Withdraw کر لیں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: احمد کنڈی صاحب۔

<u>جناب احمد کنڈی</u>: سر، مجھے پروین شاکر کا ایک شعر یاد آ رہا ہے وہ کہتی ہے:

میں سچ کہوں گی مگر پھر بھی ہار جاؤں گی
میں سچ کہوں گی مگر پھر بھی ہار جاؤں گی
وہ جھوٹ بولے گا اور لاجواب کر دے گا

(تالیاں)

تو میں Withdraw کرتا ہوں سر۔

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: Withdrawn. Clause 4 of the Bill: The motion before the House is that the original Clause 4 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: The 'Ayes' have it; the original Clause 4 stands part of the Bill. Clause 5 of the Bill: Since no amendment has been proposed by any honorable Member in Clause 5 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 5 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: The 'Ayes' have it; Clause 5 stands part of the Bill. Amendment in Clause 6 of the Bill: Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please move his amendment is sub clause (5) of Clause 6 of the Bill: Ahmad Kundi Sahib.

<u>Mr. Ahmad Kundi</u>: Thank you Sir, I beg to move that in Clause 6, in sub clause (5), the phrase "or in his absence the person presiding over the meeting, as the case may be," may be deleted.

سر، اس پہ میں تھوڑی سی وضاحت کر دوں جو اس میں غالباً، چونکہ کافی عرصہ پہلے پیش ہوا تھا اس کو جس طرح کامران صاحب خود ڈرافٹ کرتے ہیں تو میری بھی کوشش ہوتی ہے کہ میں خود اس کو پڑھوں، تو یہ

جو تھا سر، یہ اس میں انہوں نے لکھا ہوا ہے۔ Clause 6, sub clause (3) میں جائیں آپ تو All the meetings of the Board shall be presided over by the Chairperson، انہوں نے اس پہ Shall کا لفظ استعمال کر کے وہ بات ہی ختم کر دی جو اس کے بغیر، چیئر پرسن کے بغیر یہاں پہ کوئی میٹنگ ہو سکتی ہے، تو جب چیئر پرسن کے بغیر میٹنگ ہو نہیں سکتی تو آپ اس کی Absence کا ذکر کیسے کرتے ہیں تو یہ Contradiction ہے، تو Kindly میری تجویز یہی ہو گی اور گزارش یہی ہو گی کہ مجھے Withdraw کرنے پہ یہ مجبور نہیں کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب کامران بنگش صاحب۔

معاون خصوصی برائے بلدیات: سر، میں پھر سے ریکویسٹ کروں گا ان کو کہ Withdraw کریں کیونکہ وہ جو اوپر ہم نے ایک بڑا Strict وہ رکھا ہوا ہے کہ چیئر پرسن کریں لیکن اگر اس کی Absence ہو تو پھر اس کے ساتھ ہم کیا کریں گے؟ یعنی اگر For instance چونکہ At the present میں چیئر کروں گا اس کو، اگر میں نے کل کی میٹنگ کال کی ہوئی ہے اور اچانک خدانخواستہ کوئی ایشو آ جائے اور میں کل نہ جا سکوں اور ایجنڈا ہے بڑا Important، کیونکہ یہ آٹھ یا نو ڈیویلپمنٹ اتھارٹیز Exist کرتی ہیں اور دو نئی ہم بنا رہے ہیں، تو اس کا ایجنڈا بھی بڑا Extensive ہو گا، تو اس کے لئے ہم نے یہ پروویژن رکھی ہے کہ اگر کوئی اور چیئر کرتا ہے On notification تو اس کے پاس بھی ووٹنگ اور ووٹ کاسٹ کرنے کا اختیار ہونا چاہیئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: احمد کنڈی صاحب۔

جناب احمد کنڈی: میری اس پہ صرف گزارش یہ ہے، یہ بڑی ٹیکنیکل سی بات ہے، میں تو اتنا قابل، نالائق سا سٹوڈنٹ ہوں، دیکھیں یہ بڑے Categorically یہ لاء والے اس کو جو ڈرافٹ کر رہے ہیں، دیکھیں اس میں میں نے میٹنگ کا ذکر کیا ہوا ہے جبکہ جب یہ ووٹ کاسٹنگ کا ٹائم آتا ہے، یہ اس وقت کی بات کر رہے ہیں، ووٹ کاسٹنگ کے ٹائم کی بات کر رہے ہیں، اگر یہ چاہتے ہیں جو چیئر پرسن مصروف ہے، نہیں جا سکتا تو پھر ان کو یہ چاہیئے تھا، ادھر All meetings کی جگہ پہ اس کا ذکر آنا چاہیئے تھا، تو یہ لاء کے لوگوں کو تھوڑا سا کامران صاحب ذرا، مجھے Withdraw کرنے میں کوئی وہ نہیں ہے، ریکویسٹ کر رہے ہیں، میں کر لوں گا لیکن ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے پولیٹکل لوگ بیٹھ کے ان چیزوں کو دیکھیں، لاء کے لوگ یہ چیزیں بناتے ہیں، وہ ہمیں بڑا Light لیتے ہیں جناب سپیکر، اور اس سے ایوانوں کی بے توقیری ہوتی ہے جو ہم سے برداشت نہیں ہوتی، ہم چاہتے ہیں، ان ایوانوں کی توقیر بڑھے اور جس طرح کامران صاحب

Young ہیں، مجھے خود بھی صحیح بات ہے ان سے کافی عقیدت ہے، جو یہ چیزوں کو دیکھتے ہیں لیکن یہ تو مجھ جیسا نالائق بندہ اگر اس ڈرافٹ کو پکڑ لیتا ہے تو کس طرح ان ایوان کی توقیر بڑھے گی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> کامران بنگش صاحب۔

<u>جناب احمد کنڈی:</u> یہ ٹیکنیکل سر یہ جو ہے، یہ چیز ٹیکنیکل ہے، بڑی بیسک سی چیز ہے سر، اس میں کوئی راکٹ سائنس بھی نہیں ہے، اگر یہ لاء ڈیپارٹمنٹ کے لوگ اس طرح کی ڈرافٹنگ کر رہے ہیں تو خدا کی قسم پھر تو مجھے بٹھادیں ان کی جگہ پہ۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> کامران بنگش صاحب۔

<u>معاون خصوصی برائے بلدیات:</u> سر، یہ کسر نفسی سے کام لے رہے ہیں کہ یہ نالائق ہیں، ان کا پوائنٹ میرے پاس آگیا، آج یہ Withdraw کرلیں، اگر ہمیں بعد میں سیچویشن ایسی آتی ہے رولز کے تحت تو ہم ان کی Suggestions کو Under consideration لے آئیں گے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> جی کنڈی صاحب۔

<u>جناب احمد کنڈی:</u> کامران صاحب جو ہیں بڑے عقیدت رکھتے ہیں، Withdraw کریں گے سر، کیا کریں سر، مجبوری ہے، بس وہ Withdrawn سر۔

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Withdrawn. Clause 6 of the Bill: The motion before the House is that the original Clause 6 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against of it may say' No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> The 'Ayes' have it the original Clause 6 stands part of the Bill. Amendment in Clause 7 of the Bill: Mr. Inayatullah, MPA, to please move his amendment, to insert paragraph (jj) after existing paragraph (j), in sub clause 1 of Clause 7 of the Bill.

<u>Mr. Inayatullah</u>: Sir, I beg to move that in Clause 7, in sub clause (1), after the existing paragraph (j), the following paragraph (jj) may be inserted namely: "create a new authority where and when needed". I have read out the original. جو (j) ہے۔ It is recommended, establishment the new authority and extending jurisdiction of the existing authority to government for approval.

میں چاہتا ہوں کہ Clarity کے ساتھ حکومت کو یہ سپورٹ اور اختیار ملے، یہ جو بورڈ انہوں نے بنایا ہے، Powers and functions of the Board اس کی Constitution پہ بڑی ان کے ساتھ ڈیبیٹ ہوئی، میں نے کہا کہ یہ صوبائی اسمبلی کے ممبر کا جو حق ہے یہ کسی اور کو مت دیں، اس نے کہا میں دے رہا ہوں، تو اس بورڈ کے اندر میں اختیار دینا چاہتا ہوں کہ Create where and when needed یہ دوبارہ بار بار اسمبلی کے پاس آپ کو نہ آنا پڑے، اگر آپ کے یہ الفاظ جو ہیں، میرا خیال ہے کہ آپ کے جو (j) کے اندر الفاظ ہیں وہ آپ کا مقصد پورا نہیں کرتے ہیں کیونکہ آپ اس کو وزیر اعلیٰ کو Recommend کریں گے، وزیر اعلیٰ کی Approval کے بعد اس میں نئی لیجسلیشن یا اس لاء کے اندر امنڈمنٹ کر کے دوبارہ آپ اسمبلی کے اندر لے آئیں گے، اس لئے Once and for all یہ اختیار اپنے ساتھ لے لیں اور حکومت کو دے دیں کہ حکومت Where and when needed وہ اتھارٹی کو Create کر سکتی ہے اور اسمبلی کے اندر دوبارہ آپ کو آنا نہ پڑے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: کامران بنگش صاحب۔

<u>معاون خصوصی برائے بلدیات</u>: سر، عنایت اللہ صاحب جو بات کر رہے ہیں (j) کے بعد، یہ ہم نے اس لئے گورنمنٹ کے پاس رکھا ہوا ہے اور بورڈ کو ہم نے اس لئے نہیں دیا ہوا ہے کہ مختلف ڈیپارٹمنٹ اس میں Involved ہو سکتے ہیں، جیسے کہ ریونیو ڈیپارٹمنٹ ہے، ایس ایم بی آر کا آفس ہے یا کالام یا کمراٹ کے بارے میں جو بات ہوئی کہ ٹورازم ڈیپارٹمنٹ اگر اس کو دیکھنا چاہتا ہے ادھر میونسپل سروسز کو یا باقی چیزوں کو، تو یہ اس لئے ہم چاہتے ہیں کیونکہ کیبنیٹ میں سب ڈیپارٹمنٹس کی Representation ہوتی ہے تو اس وجہ سے ہم نے اس کو کہا، یا تو اگر ایک اتھارٹی دوسری اتھارٹی کے ساتھ ہم Merge کرنا چاہتے ہیں تو کیبنیٹ کے پاس آئے گورنمنٹ کے پاس یا اگر نئی اتھارٹی بنانے کی ضرورت پڑے تو تب بھی کیبنیٹ کے پاس آئے، چونکہ جو وہ Collective wisdom کی بات ابھی یہاں پہ ہوئی تو وہ اس میں ہو اور سب ڈیپارٹمنٹس کی Representation کے ساتھ اس کے اوپر Decision ہو۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: عنایت اللہ خان صاحب۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: میرا خیال ہے کہ میری اور ان کی بات کے اندر بہت زیادہ فرق نہیں ہے، یعنی میں کہہ رہا ہوں کہ کیبنیٹ کے پاس بھیجنے کے بعد آپ اس کو اسمبلی میں بھیجیں گے، آپ اپنے الفاظ کی

تھوڑی اور Clarify کر دیں کہ کیا کیبنیٹ کی Approval final ہو گی اور آپ کو اس کو اسمبلی میں بھیجنے کی اس لاء کے اندر دوبارہ امنڈمنٹ کرنے کی ضرورت نہیں پڑے گی؟ اس کی مجھے وضاحت کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی کامران صاحب۔

معاون خصوصی برائے بلدیات: سر، جیسا کہ ابھی تھوڑی دیر پہلے انہوں نے بات کی کہ لوئر دیر ڈیویلپمنٹ اتھارٹی کے ساتھ اپر دیر ڈیویلپمنٹ اتھارٹی بھی بن جائے، تو وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ اس میں چونکہ ہم اگر کوئی نئی اتھارٹی بناتے ہیں یا دو وار تھارٹیز کو Amalgam کرتے ہیں تو اس کے لئے اسمبلی آ جائیں، ہماری یہ Submission ہے، ہم رولز میں اس کو Cover کر لیں گے، وہ صرف چیف منسٹر کے حد تک ہو، ہم اس میں اس کو Cover up کر دیں گے، اگر دو اتھارٹیز کو Merge کرنا ہے یا Amalgamate کرنا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی عنایت اللہ خان صاحب۔

جناب عنایت اللہ: میرا یہ خیال ہے، یہ الفاظ یہ اس بات کی ضرورت پورا نہیں کر رہے ہیں، میں جو الفاظ کو زیادہ، یعنی آپ اس کو بھی رکھیں اور اس کے ساتھ اس کو بڑھائیں کہ اگر آپ کو نئی اتھارٹیز Create کرنے کی ضرورت پڑے تو بے شک آپ اس کو وزیراعلیٰ کے پاس بھیجیں، کیبنیٹ کے پاس بھیجیں لیکن آپ کو ایک نئی اتھارٹی کی Creation کی Approval کی اجازت ہونی چاہیئے اور وہ آپ اسمبلی میں دوبارہ نہ آئیں اس کے لئے، میں صرف اتنی بات کر رہا ہوں کہ آپ کی Collective wisdom کی بات ہے تو Collective wisdom تو کیبنیٹ کے اندر آ جائے گی، اس میں آپ بے شک اس کو Approval کے لئے ادھر بھیجیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کامران بنگش صاحب۔

Special Assistant for Local Government: Sir, agreed.

Mr. Deputy Speaker: Ji. The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Clause 7 of the Bill: The motion before the House is that the Clause 7, as amended, may stand part

of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> The ‘Ayes’ have it. Clause 7, as amended, stands part of the Bill. Amendment in Clause 8 of the Bill: Mr. Inayatullah, MPA, to please move his amendment in sub clause (1) of Clause 8 of the Bill.

<u>Mr. Inayatullah:</u> Sir, I beg to move that in Clause 8, in sub clause (1), for the words “specified by the department”, the words “prescribed by regulations” may be substituted.

یہ جوایم ڈی کی اپوائنٹمنٹ والی کلاز ہے، اس میں میں نے امنڈمنٹ لائی ہے، “specified by the department” زیادہ Transparent نہیں ہے، یعنی یہ آپ کو Fix کر دے، By regulations ایم ڈی کی اپوائنٹمنٹ کا جو Criteria ہے، اس کا جو پروسیجر اور طریقہ کار ہے، یہ زیادہ Transparent ہے کہ آپ By regulations جو ہے وہ Define کریں، اس لئے میں یہ امنڈمنٹ لے آیا ہوں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> کامران بنگش صاحب۔

<u>معاون خصوصی برائے بلدیات:</u> سر، اس میں ہم نے آگے یہ بھی رکھا ہوا ہے کہ پرائیویٹ ممبرز بھی اس میں آسکتے ہیں لیکن جب ہم گورنمنٹ پبلک سیکٹر سے جس ایم ڈی کی Nomination کی بات کرتے ہیں تو اس میں ہم کوئی Certain اس کے لئے نہیں رکھ سکتے، For example ایک Experience آپ رکھ لیں یا ایجوکیشن رکھ لیں، ہم نے اس میں پرائیویٹ ممبر کے لئے رکھا ہوا ہے اور اس میں Regulations mentioned ہیں کہ رولز یا ریگولیشنز ہم اس کو Cover کریں گے، تو پبلک سیکٹر کا جو ممبر ہے اس کو ہم اگر Open handed رکھ لیں تو کوئی Public official کو ہم ایم ڈی Nominate کر سکتے ہیں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> عنایت اللہ خان صاحب۔

<u>جناب عنایت اللہ:</u> میرا پوائنٹ بڑا کلیئر ہے، کیا آپ جب By regulations ایم ڈی کی اپوائنٹمنٹ کو، یعنی میں Let me readout the original جس میں آپ کو زیادہ Under stand پھر زیادہ Properly اس کو Understand کر پائیں گے، یہ ہے۔

Chapter 3, Appointment in terms of office of the Managing Director: The Managing Director General shall be posted or

appointed by the Chief Minister from public or private sector on such terms and conditions, as may be specified by the department.

تو اس میں پرائیویٹ کا لفظ نکال نہیں رہا، منسٹر صاحب کا جو کنسرن ہے کہ پرائیویٹ سیکٹر سے بھی اچھے لوگ آ سکتے ہیں، میں پرائیویٹ سیکٹر کا نام نکال نہیں رہا میں صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ Specified by the department کی جگہ آپ By regulations لکھ لیں کیونکہ وہ زیادہ Transparent ہے، آپ ڈیپارٹمنٹ کو Open handed اختیارات نہیں دے سکتے ہیں، ڈیپارٹمنٹ کو By regulations مینجنگ ڈائریکٹر کے لئے Criteria جو ہے وہ Develop کرنا پڑے گا اور تب وہ اگر پرائیویٹ سیکٹر سے چاہیئے تو پرائیویٹ سیکٹر سے، گورنمنٹ سیکٹر سے چاہیئے تو گورنمنٹ سیکٹر سے لے آئیں، میرا نکتہ یہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کامران بنگش صاحب۔

معاون خصوصی برائے بلدیات: سر، عنایت اللہ صاحب کو میں دوبارہ سے کہتا ہوں کہ وہ چونکہ اس ڈیپارٹمنٹ میں رہ بھی چکے ہیں، ہمیں اپنے ڈیپارٹمنٹ اپنے اداروں کے اوپر ٹرسٹ بھی Develop کرنا چاہیئے، یہاں پہ یہ Mentioned ہے کہ وہ جو Specify کریں گے وہ چیف منسٹر کے پاس جائے گی چیز، تو وہ بھی پورا ایک پراسیس سے گزر کے جائے گی لیکن اگر ابھی ہم بات کریں، جو ریگولیشنز کی یا رولز کی اگر ہم ابھی بات کریں، یہ چونکہ کوئی خود چھ سات مہینے، آٹھ مہینے ہو چکے ہیں، میں اس ڈیپارٹمنٹ کو دیکھ رہا ہوں، ڈیویلپمنٹ اتھارٹیز میں ان کو بھی چیلنجز آ چکے ہونگے، ڈیویلپمنٹ اتھارٹیز میں بہت زیادہ ایشوز ہیں اور اگر ہم اس ہر ایک چیز کے لئے ریگولیشنز اور اس پورے پراسیس سے گزر کر جائیں یا رولز سے، تو بڑا Cumbersome ایک Exercise ہو جائے گی۔ میری ریکویسٹ ہے کہ وہ چونکہ Already چیف منسٹر کے پاس جائے گا اور Specified by the department means کہ جو ڈیپارٹمنٹ کو چلا رہا ہو گا Politically اس کو Input بھی اس میں شامل ہو گا تو میری یہ ریکویسٹ ہے اگر وہ اس کو Withdraw کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عنایت اللہ صاحب۔

جناب عنایت اللہ: میں اس کو Explain کرتا ہوں دوبارہ لاء منسٹر صاحب سے بھی اس پہ Comments، وہ بھی اس کو پڑھ لیں، میں یہ بات کہہ رہا ہوں کہ بے شک آپ اس کو چیف منسٹر کے پاس بھیجیں اپوائنٹمنٹ کے لئے، میں یہ کہہ رہا ہوں کہ آپ بے شک پرائیویٹ سیکٹر سے لوگ لے لیں،

میں یہ کہہ رہا ہوں لیکن جو آپ Specified by the department لکھیں گے یا اس کو Open handed چھوڑ لیتے ہیں اور ڈیپارٹمنٹ اپنی مرضی کی کوئی چیز طے کرکے کسی بھی وقت، میں کہتا ہوں کہ اس کو Fix کریں، ایم ڈی کی کیا کوالیفکیشن ہوگی Through regulations اس کو Fix کریں، اس کا پروسیجر کیا ہوگا، اپوائنٹمنٹ کیسے ہوگی؟ یہ اس چیز کو Through regulations آپ Once for all fix کریں، باقی پراسیس چلائیں باقی ڈیپارٹمنٹ آپ، اس میں ڈیپارٹمنٹ کو اختیار حاصل ہو، میں یہ بات کہنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کامران بنگش صاحب۔

معاون خصوصی برائے بلدیات: سر، عنایت اللہ جو بات کر رہے ہیں، ریگولیشنز بھی جو بنے گی، وہ بھی ڈیپارٹمنٹ اور بورڈ ہی بنائے گا Obliviously تو میرے خیال سے وہ جو بات کر رہے ہیں، ہم اس کو تھوڑا Dynamic رکھتے ہیں، ٹھیک ہے ہم جو Specification ہے ایک تو پبلک سیکٹر کی تو کلیئر ہے کہ وہ Nineteen کا یا Twenty جو ہے آفیسر ہوگا، اگر پرائیویٹ سیکٹر ہے تو اس کو ہم Dynamic رکھ لیتے ہیں کہ اگر تو Requirements change ہو جاتی ہیں یا Over the period چونکہ یہ نئی ایک پوری نئی لیجسلیشن آرہی ہے، Over the period ہماری Requirements change ہو جاتی ہیں، تو ہم اس کو اتنا Specific نہیں رکھتے، ریگولیشنز بھی Obliviously ڈیپارٹمنٹ ہی ڈرافٹ کرے گا اور بورڈ اس کو Approve کرے گا اور یہ بھی اسی کے پاس آئے گا تو میرے خیال سے یہ اس Sense میں یہ جو امنڈمنٹ ہے اگر یہ اس کو Withdraw کر دیں۔ I will be thankful

جناب ڈپٹی سپیکر: عنایت اللہ خان صاحب۔

جناب عنایت اللہ: دیکھیں میں تو Transparency کے لئے کر رہا ہوں، میں تو Transparency کے لئے کر رہا ہوں اور میں سچی بات یہ ہے کہ Abuse of power کو رکھوانے کے لئے کر رہا ہوں، تو میں تو اس کو آگے وہ کروں گا، میں سمجھتا ہوں کہ میں جو کام کر رہا ہوں وہ ان کی پارٹی پالیسی کے ساتھ Match کرتا ہے، انہوں نے جو Transparency کا نعرہ لگایا ہے کہ ہم اپوائنٹمنٹ کے اندر بڑی پوزیشن کے لئے Recommendation کے اندر Transparency کو Ensure کرائیں گے تو میں تو سچی بات یہ ہے کہ اپنی امنڈمنٹ پر قائم ہوں، پیش کرنا، اس کو اسمبلی کے اندر Approval کے لئے پیش کریں، آپ ان سے لے لیں دوبارہ، اگر وہ Agree نہیں کرنا چاہتے تو آپ Put کریں اسمبلی میں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کامران بنگش صاحب، آپ سپورٹ کرتے ہیں کہ میں Put کروں۔

معاون خصوصی برائے بلدیات: سر، میں تھوڑا سا یہ عنایت اللہ صاحب چونکہ سینئر ہیں On such terms and conditions جو Terms اور Conditions ہو نگی وہ بھی Publish ہو نگی، اگر ہم پرائیویٹ سیکٹر، اور Specified بھی ہو نگی، وہ Specified بھی ہو نگی تو وہ Transparency کا تو اس میں کوئی وہ نہیں ہے اور ریگولیشنز بھی یہی ڈیپارٹمنٹ بنائے گا یہی بورڈ بنائے گا، تو میری یہ وہ ہے۔ I humbly disagree.

جناب ڈپٹی سپیکر: میں Put کرتا ہوں۔ The motion before is that the amendment, moved by honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was defeated)

Mr. Deputy Speaker: The "Noes" have it, the amendment is dropped and the original sub clause (1) of Clause 8 stands part of the Bill. The motion before the House is that the original Clause 8 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are in against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: the 'Ayes' have it. The original Clause 8 stands part of the Bill. Clauses 9 to 50 of the Bill: Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 9 to 50 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 9 to 50 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are in against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 9 to 50 stand part of the Bill. Preamble, long title and schedule also stand part of the Bill. Passage Stage: Mr. Kamran Bangash, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa Waqf Property (Amendment) Bill, 2020 may be passed. Mr. Kamran Bangash.

Mr. Kamran Khan Bangash (Special Assistant to Chief Minister for Local Government): Thank you, Mr. Speaker. I, on behalf of honourable Chief Minister, request to move that the Khyber Pakhtunkhwa..

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا اربن ایریاز ڈیویلپمنٹ اتھارٹی مجریہ 2020 کا پاس کیا جانا

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ کامران صاحب، ایک منٹ جی۔

Mr. Kamran Bangash, to please move the Khyber Pakhtunkhwa, Urban Areas Development Authority Bill, 2020 may be passed.

Special Assistant for Local Government: Thank you, Mr. Speaker. I, on behalf of honourable Chief Minister, request to move that the Khybar Pakhtunkhwa, Urban Areas Development Authority Bill, 2020 may be passed.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Urban Areas Development Authority Bill, 2020 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed with amendments. Item No. 11: Please, start discussion on current price hike and unemployment in the province. Mr. Lutf-ur-Rehman Sahib, Lutf-ur-Rehman Sahib.

رسمی کارروائی

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب، مجھے پوائنٹ آف آرڈر پر دو منٹ کے لئے وقت دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ ایجنڈا بھی آپ کا ہے، آپ کی ہی بات ہے۔ لطف الرحمان صاحب۔

جناب لطف الرحمان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر، آپ میری بات تو سن لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ، خوشدل خان صاحب، یہ ایجنڈا میرا نہیں ہے، اپوزیشن کا ایجنڈا ہے، اپوزیشن نے اجلاس کال کیا ہے، ایک منٹ جی۔

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ جی، میں اپنی بات مکمل کرلوں اور یہاں پر میڈم۔۔۔۔۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر، ہم یہاں پر اسمبلی میں آتے ہیں اور اگر ہمیں اپنی بات کرنے کا موقع بھی نہیں دیا جائے تو پھر یہاں آنے اور بیٹھنے کا ہمارا کیا فائدہ ہے؟ اس سے تو کوئی فائدہ نہیں ہے، ہم یہاں ضروری چیزوں پر بات کرنے آتے ہیں اور اگر آپ موقع نہیں دیتے تو پھر۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اچھا، خوشدل خان صاحب، آپ ایک Lawyer ہیں اور میں شاید Lawyer نہیں ہوں، آپ بھی اس کرسی پر بیٹھ چکے ہیں اور مجھ سے پہلے بیٹھ چکے ہیں لیکن پوائنٹ آف آرڈر کا مطلب آپ رولز میں دیکھیں کہ پوائنٹ آف آرڈر ہے کیا چیز؟ پھر میں آپ سے بات کروں گا۔ اس سے پہلے آپ رولز کو دیکھ لیں، آپ رولز میں دیکھ لیں جی۔ جناب لطف الرحمان صاحب، لطف الرحمان صاحب، لطف الرحمان صاحب۔

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: لطف الرحمان صاحب

جناب لطف الرحمان: میں کیسے، وہ بات کر رہے ہیں تو۔۔۔۔۔

(شور)

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر، دیکھیں رولز میں پڑھ کر آپ کو سنا دیتا ہوں کہ رولز کیا کہتا ہے؟ اور اگر میری بات اس رولز کے مطابق نہ ہو تو پھر میں بیٹھ جاؤں گا کیونکہ یہاں پر واضح لکھا ہے کہ اگر کوئی آنریبل ممبر پوائنٹ آف آرڈر پر اٹھتا ہے اور کوئی ایشو Raise کرتا ہے تو آپ کو یہ دیکھنا ہے کہ Whether, Point of Order is according to the law، کس چیز کے بارے میں ہے، کس کمیٹی کے بارے میں ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: خوشدل خان صاحب، آپ پڑھ رہے ہیں لیکن ایک منٹ، خوشدل خان صاحب، وہ جس نوعیت پر بات ہو رہی ہے، اس میں رولز میں کوئی غلطی ہو رہی ہے تو اس پر آپ پوائنٹ آف آرڈر Raise کر سکتے ہیں کہ آپ اس رول کے (شور) ایک منٹ، میں بتا رہا ہوں نا، میں نے پہلے بتا دیا، دیکھیں میڈم نے جو مجھے لکھ کر دیا ہے کہ وہ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر رہی تھی، وہ اس سے Relevant نہیں ہے، وہ Relevant نہیں ہے۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: وہ Relevant ہے، جب آپ پوچھتے نہیں ہیں، آپ جب پوائنٹ آف آرڈر کی اجازت نہیں دیتے ہیں۔ (شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی جی لطف الرحمان، ایک منٹ خوشدل خان صاحب! ایک منٹ، آپ نے میڈم کی بات کی کہ موقع نہیں دیتے تو میڈم نے جو مجھے لکھ کر دیا ہے وہ Relevant نہیں ہے میں اسلئے بتا رہا ہوں۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جب آپ ہماری بات ہی نہیں سن رہے ہیں، ہمارے پوائنٹ آف آرڈر کو نہیں لیتے ہیں تو پھر یہاں بیٹھنے کا کیا فائدہ؟ ہم یہاں سے واک آؤٹ کرتے ہیں، عجیب بات ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کی نہیں، آپ نے میڈم نگہت اور کزئی، آپ نے نگہت اور کزئی صاحبہ کی بات کی، آپ نے میڈم نگہت اور کزئی صاحبہ کی بات کی، آپ نے میڈم نگہت اور کزئی کی بات کی، انہوں نے مجھے لکھ کر جو دیا ہے وہ Relevant نہیں ہے۔ جناب لطف الرحمان صاحب، آپ Continue کریں، لطف الرحمان صاحب، آپ Continue کریں۔ (شور) لطف الرحمان صاحب، آپ Continue کریں۔ (شور) لطف الرحمان صاحب، آپ Continue کریں۔ لطف الرحمان صاحب، آپ Continue کریں، (شور) میڈم، یہ اس طرح ہاؤس نہیں چلتا جس طرح آپ کہہ رہی ہیں کہ آپ روزانہ اٹھ کھڑی ہوں گی، آپ روزانہ کھڑی ہوں اور آپ ہی بولیں گی، آپ نہیں بول سکتیں ہر وقت۔ لطف الرحمان صاحب۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میں کیوں نہیں بولوں گی؟ میں ضرور بولوں گی کیونکہ یہ میرا حق ہے، (شور) آپ لوگوں نے تو عجیب کام شروع کر رکھا ہے، نہ کسی کی بات سننے کو تیار ہیں، نہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر پر بولے گا، کیا ہم اپنی بات بھی آپ کی مرضی اور خواہش پر کریں گے؟ آپ ہم لوگوں کو تو کچھ سمجھتے ہی نہیں ہیں، ہمارے سپیکر صاحب بھی بالکل * + بن کر بیٹھ جاتے ہیں اور کسی کو کچھ سمجھتے ہی نہیں ہیں۔ (شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ * + کے الفاظ جو مشتاق غنی صاحب کے بارے میں جو ان کو بولے ہیں، میں Expunge کرتا ہوں اور Kindly آپ اپنی لینگویج صحیح کریں، آپ ایک آنریبل ممبر ہیں، آپ لینگویج صحیح کریں۔ جی جی، لطف الرحمان صاحب۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: یہ لینگویج ہماری نہیں یہ لینگویج پی ٹی آئی کی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لطف الرحمان صاحب، لطف الرحمان صاحب، آپ Continue کریں، آپ نہیں بول رہے ہیں تو میں کسی اور کو موقع دے دیتا ہوں۔

جناب لطف الرحمان: کس کو موقع دیں گے جناب سپیکر، بات تو ہماری اپوزیشن کی ہو رہی ہے۔

---

* بحکم جناب سپیکر حذف کیا گیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جو نہیں ہوگا تو میرے پاس نام لکھے ہوئے ہیں، میرے پاس اور بھی نام لکھے ہوئے ہیں،

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: اگر آپ نہیں بولنا چاہ رہے ہیں تو میں کسی اور کو موقع دے دیتا ہوں۔

جناب لطف الرحمان: دیکھیں، ڈسکشن اپوزیشن کی طرف سے ہونی تھی، آپ مہربانی کریں۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تو میں نے آپ کو موقع، میں نے آپ کو موقع دیا ہے، آپ سٹارٹ کریں پلیز۔

جناب لطف الرحمان: ایک منٹ جناب، میری گزارش سن لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

جناب لطف الرحمان: وہ یہ ہے کہ ادھر سے کسی کو بھیجیں، آپ ان کو راضی کر کے لے آئیں، میں بات کر لوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تو آپ سٹارٹ کریں میں، میں۔۔۔۔

جناب لطف الرحمان: میں سٹارٹ کرتا ہوں، آپ ان کو بھیجیں تو سہی، میں کس کے سامنے بات کروں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ سٹارٹ کریں، آپ سٹارٹ کریں۔

جناب لطف الرحمان: آپ مہربانی کریں، ہم ادھر بات کرتے ہیں، ان کو لے آتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں ان کو لے آتا ہوں، آپ سٹارٹ کریں، میں بولتا ہوں نا، آپ سٹارٹ کریں جی، میں بولتا ہوں ابھی، آپ سٹارٹ کریں جی، آپ سٹارٹ کریں جی۔

جناب لطف الرحمان: آپ ان کے پیچھے بھیجیں تو سہی، بندے کو بھیجیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: خدایا بھیج دیتا ہوں، آپ سٹارٹ کر لیں، میں بول دیتا ہوں، بول دیتا ہوں، آپ سٹارٹ تو کریں، آپ سٹارٹ کریں میں بول دیتا ہوں۔

جناب لطف الرحمان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ بہت بہت شکریہ جناب سپیکر، جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: عاقب اللہ خان صاحب اور محب اللہ خان صاحب، آپ ذرا جائیں اور ان کو ذرا منا کر لے آئیں جی۔ جی۔

جناب لطف الرحمان: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: محب اللہ صاحب اور شاہ فیصل صاحب، شاہ فیصل صاحب، جی۔

صوبے میں حالیہ مہنگائی اور بے روزگاری پر بحث

جناب لطف الرحمان: جناب سپیکر، انتہائی اہم موضوع ہے جو ہم اسمبلی میں اس وقت اس پر بحث کرنے کی کوشش کر رہے ہیں جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، اس وقت جو مہنگائی کا طوفان برپا ہے جناب سپیکر، آپ اس کا اااندازہ نہیں کر سکتے ہیں۔ جناب سپیکر، کسی بھی حکومت کا جب عوام پر حق ہوتا ہے اور عوام کے لئے وہ قانون سازی کرتی ہے اور اس کی عملداری عوام پر کی جاتی ہے جناب سپیکر، تو یہ ایک حق ہوتا ہے اس کے اوپر، حکومت کا عوام کے اوپر اور عوام کا حکومت کے اوپر حق ہوتا ہے اور حکومت کی ذمہ داری ہوتی ہے جناب سپیکر کہ اپنے عوام کو وہ چاہیئے عام ضروریات زندگی کے حوالے سے ہو، اس کے امن کے حوالے سے ہو، اس کے تحفظ کے حوالے سے ہو جناب سپیکر، تو یہ حکومت کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ آج کی صورتحال جناب سپیکر، یہ ہے کہ لوگ روٹی کو ترستے ہیں جناب سپیکر، روٹی کو، جو بنیادی اشیاء ہیں، بنیادی ضرورت ہے جناب سپیکر، اس کے لئے لوگ ترستے ہیں۔ اگر اس کو آٹا نہ ملے، آٹا اتنا مہنگا ہو کہ وہ اس کو خرید نہ سکے جناب سپیکر، چینی سو روپے سے اوپر قیمت جا رہی ہے جناب سپیکر، اور عام بندے کو جب چینی نہیں ملے گی، آٹا نہیں ملے گا، دال نہیں ملے گی، چاول نہیں ملیں گے ان کو، تو آخر آپ مجھے بتائیں کہ حکومت کیونکر یہ دعویٰ کرے گی کہ ہمارا عوام پر حق ہے اور ہم ان پر اپنا قانون لاگو کر سکتے ہیں۔ جب آپ اس کے بنیادی حقوق میں سے اگر آپ اس کو پیٹ بھر کر آپ پورے سال کا اس کو بجٹ بنا کر نہیں دے سکتے جناب سپیکر، تو آپ کیونکر یہ حق جتائیں گے جناب سپیکر کہ آپ، حکومت کا حق ہے عوام کے اوپر، عوام کا جو حق ہے وہ آپ پورا نہیں کر رہے تو آپ کیسے حق جتلا سکتے ہیں کہ ہم عوام پر اپنی قانون کی عملداری رکھ سکتے ہیں؟ تو وہ عملداری کبھی بھی کامیاب نہیں ہو گی اور بہت دور کا عرصہ شاید نہ ہو کہ لوگ سڑکوں پر آجائیں آپ کے خلاف، اس حکومت کے خلاف آجائیں جناب سپیکر، اگر ہم اس کے بنیادی حقوق میں سے پیٹ بھر کر ایک ٹائم کا کھانا جناب سپیکر نہ دے سکیں۔ جب پچھلے سال ہم نے یہاں پر کھڑے ہو کر بجٹ کے حوالے سے تقریر کی تھی، اس وقت تقریباً 13 فیصد مہنگائی کی شرح تھی، آج مہنگائی کی شرح، اس سال کے بجٹ میں ہم نے تقریر کی تھی، 16 فیصد تھی اور اب اگر آپ حقیقی معنوں میں اپنے فیلڈ میں چلے جائیں اور آپ چیک کریں اس کو تو 20 سے 25 فیصد تک آپ کی مہنگائی کی شرح جو ہے تو وہ جا چکی ہے۔ آپ کا ڈالر کہاں پر کھڑا ہے جناب سپیکر، مہنگائی عروج پر جا رہی ہے، اگر آپ کے پاکستان میں امپورٹ ہو رہی ہے چیزیں اور آپ ایکسپورٹ نہیں کر رہے، ایکسپورٹ کا آپ کے پاس کوئی ہے نہیں،

کوئی فیکٹری نہیں ہے کہ آپ اس کو سہولت دے سکیں اور وہ فیکٹری اپنا سامان ایکسپورٹ کر سکے جی، آپ چیزیں امپورٹ کرتے ہیں اور جب امپورٹ ہو گی تو ظاہر ہے کہ ڈالر کی صورت میں ہو گی اور ڈالر جتنا مہنگا ہوتا چلا جا رہا ہے، خرید کی قوت جو عام آدمی کی ہے، وہ ختم ہو چکی ہے جناب سپیکر، تو عام آدمی کیا کرے گا؟ اہم موضوع ہے اس وقت، لیکن بد قسمتی سے بڑے افسوس سے مجھے کہنا پڑتا ہے کہ ہم اس اہم موضوع کو ایسے ٹائم پر کرتے ہیں کہ اس میں ہمارے ممبران بھی دلچسپی نہیں لیتے ہیں، وہ بیٹھتے نہیں ہیں اس حوالے سے، تو جناب سپیکر، میری یہ ریکویسٹ ہے اپنی حکومت سے کہ اگر آپ اس مہنگائی کو کنٹرول نہیں کر سکتے تو آپ کیسے حق رکھتے ہیں کہ آپ حکمرانی کریں اس عوام کے اوپر، کس بنیاد پر آپ حکمرانی کریں گے جناب سپیکر؟ آپ مجھے بتائیں کہ آپ کا وزیر اعظم کہتا ہے کہ اگر مہنگائی ہو گی تو پھر اس کا مطلب یہ ہے کہ ملک کا وزیر اعظم کرپٹ ہے، اگر تیل مہنگا ہوتا ہے تو سمجھ لو کہ وزیر اعظم جو ہے وہ کرپٹ ہے، عام اشیاء کی مہنگائی ہوتی ہے تو اس کا مطلب ہے کہ وزیر اعظم کرپشن کرتا ہے جناب سپیکر، آج آپ مجھے بتائیں کہ جب آپ یہ دعویٰ کر رہے تھے اور آپ کا منشور تھا، آپ کے اعلانات تھے کہ جب آپ جلسہ کرتے تھے، تقریر میں کہتے تھے، میں دو سو ملین ڈالر جو ہے نا، لا کر اور باہر آئی ایم ایف کے منہ پر قرضہ ماروں گا، اور ہم پاکستان کو معاشی لحاظ سے اس لیول پر لے جائیں گے کہ ہم دنیا میں اپنی پاسپورٹ کی قدر کرائیں گے جناب سپیکر، آپ کس بنیاد پر قدر کرائیں گے؟ آج آپ کی خارجہ پالیسی اگر ناکام ہے جناب سپیکر تو بنیادی وجہ اس کی معیشت جو ہے وہ زمین بوس ہو چکی ہے۔ آج آپ سعودی عرب کے ساتھ آپ کے تعلقات خراب ہوئے جناب سپیکر، اس کی بنیادی وجہ کیا ہے؟ اگر آج آپ وہ تعلقات آپ اپنے برابر نہیں رکھ سکتے، بیلنس نہیں رکھ سکتے جناب سپیکر، تو اس کی بنیادی وجہ جو ہے وہ آپ کی معیشت تباہ حال ہے، معیشت کہاں پر جناب سپیکر پہنچی ہوئی ہے؟ وہ زمین بوس ہو چکی ہے جناب سپیکر، آپ کی خارجی پالیسی معیشت کی وجہ سے ناکام ہے، آپ کا جو اندرونی، آپ کا جو امن و امان کا سلسلہ ہے، اگر اس میں ناکامی ہوتی ہے تو معیشت کی وجہ سے ہو رہی ہے جناب سپیکر، آپ دنیا کے ساتھ دوستی اور تعلق جو ہے، اس میں آپ معاشی لحاظ سے کمزور ہیں جناب سپیکر، تو آپ اس کے ساتھ دوستی نہیں رکھ سکتے، آپ ان کے مفادات اپنے ساتھ جوڑ نہیں سکتے، اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ آپ کی معیشت زمین بوس ہو چکی ہے، آپ نے اس پر کام کیا کیا ہے آج تک؟ ہمیں کوئی حکومت اس حوالے سے بتا سکے گی کہ ہم نے کس طرح مفادات ملکوں کے جوڑے ہیں اور جس بنیاد پر ہماری معیشت آج یہاں پر پہنچ گئی ہے؟ آج حالات یہ ہیں کہ سعودی عرب آپ سے سو ملین ڈالر کا

مطالبہ کرتا ہے کہ ہمیں واپس کرو اور پھر آپ کو مجبوراً چائنا سے ریکویسٹ کرنا پڑتی ہے کہ وہ ہماری جگہ پر آپ پاکستان کا یہ جو قرضہ ہے، سعودی عرب کو آپ Pay کریں اور پھر چائنا کے تھرو آپ اس کو سو ملین ڈالر دیتے ہیں، یہ تو آپ کی حالت پہنچ چکی ہے جناب، یہ ہے وہ آپ کی مہنگائی کی صورتحال جناب سپیکر اور آگے جب بجٹ آئے گا تو ہم بجٹ میں کیا پیش کریں گے؟ کیا حالات ہمارے ہوں گے جناب سپیکر، اور سی پیک کا منصوبہ ہو تو Delay کا شکار ہے، روز بروز تعطل کا شکار ہوتا جا رہا ہے، چائنا ہمارا دوست ہے، قریبی دوست ہے، آپ کے ساتھ اگر وہ تعاون کر رہے ہیں تو آپ کو تو چاہیئے کہ ضرورت سے زیادہ آپ اس کو اعتماد میں لے لیں اور آپ اپنے لئے منصوبے ان سے مکمل کروائیں۔ مجھے تو حیرانگی ہوتی ہے کہ اگر ہم اکنامک زون نہیں بنائیں گے، اس صوبے میں Proposed ہیں جناب سپیکر ہمارے اکنامک زون، اگر وہاں پر کارخانے نہیں بنیں گے تو ہم چیزیں امپورٹ کیا کریں گے، نوکری ہم کیا دیں گے لوگوں کو؟ جہاں آپ جناب سپیکر، جہاں آپ کے نعرے ہی یہ ہوں گے تو میں سمجھتا ہوں کہ آج تک آپ نے جتنے بھی نعرے لگائے ہیں، آپ پورے سوشل میڈیا کو دیکھ لیجیئے اور وہ لوگ آپ سے سوال کرتے ہیں کہ یہ نعرہ آپ کا تھا کہ ہم بیروزگاری ختم کریں گے، یہ آپ کا نعرہ تھا کہ ہم معیشت مضبوط کریں گے، یہ آپ کا نعرہ تھا کہ ہم مہنگائی ختم کریں گے، یہ آپ کا نعرہ تھا کہ عالمی مارکیٹ میں تیل کا ریٹ یہ ہے اور پاکستان میں آپ سے یہ ریٹ لیا جاتا ہے اور اتنا آپ سے ٹیکس لیا جاتا ہے جناب سپیکر، تو ہم اس ٹیکس کے Ratio کو جو حق نہیں بنتا، عوام پر بوجھ ہے، اس کو ہم نیچے لائیں گے ریٹ، دنیا کی جو منڈی ہے اس کے مطابق ہم نیچے لے کر آئیں گے جناب سپیکر، لیکن آج آپ کے وہ وعدے کہاں گئے؟ جناب سپیکر، ایک وعدہ بھی آپ بتا دیں جس کو آپ پورا کر سکے ہیں، دو سال ہو گئے ہیں، الزام لگاتے ہیں پچھلی حکومتوں کے اوپر، پچھلی حکومتوں کے اوپر الزامات لگاتے ہیں سارے کہ ان کی وجہ سے یہ ہوا، ان کی وجہ سے یہ ہوا، آپ یہ بتائیں کہ کب آپ یہ کہیں گے کہ جب آپ نے حکومت سنبھالی تھی، جب آپ کے پاس ایک مضبوط ٹیم تھی، معاشی لحاظ سے آپ نے اس ٹیم کو استعمال کرنا تھا، آپ نے دو سالوں میں ملک کو کہاں سے کہاں پہنچانا تھا؟ پچھلے لوگوں نے غلطی کی لیکن آپ نے تو اس غلطی کو سدھارنا تھا نا، تو آپ مجھے بتائیں کہ قرضے آپ کے کہاں پہ چلے گئے، کیا پچھلی حکومتوں نے قرضے لئے، اس پہ آپ الزام لگاتے ہیں، ٹھیک ہے قرضے لئے ہیں لیکن آپ نے دو سالوں کے اندر کتنا قرضہ لیا ہے؟ جب آپ اس کا کوئی جواب دے سکیں گے۔ کیا قوم آپ سے یہ سوال کر سکتی ہے کہ نہیں کر سکتی کہ آپ نے قرضہ کہاں سے کہاں پہ پہنچایا ہے؟ تو آج ہماری بنیاد

کہاں تک پہنچی جناب سپیکر کہ آج آٹا خریدنے کی قوت ہم میں نہیں ہیں؟ جناب سپیکر، اس کا کوئی جواب دے گا، کوئی حالات سدھریں گے بھی سہی اور اس طرف کیا ہم کام کر بھی رہے ہیں جناب سپیکر؟ ہم جناب سپیکر، کوئی کام اس حوالے سے نہیں کر رہے ہیں سوائے اس کے اور مجھے تو نہیں معلوم کہ کتنا اختیار حکومت کے پاس ہے اور اس میں سوائے اس کے کہ ہر حکومت کا نمائندہ اپنے حلقے تک محدود ہے اور اپنے حلقے کو بچانے کی کوشش میں ہے، اس کے علاوہ کچھ بھی نہیں، کوئی عوام کی خیر خواہی نہیں ہے، کوئی وہ فلاحی ریاست کی بات نہیں ہے، کوئی غربت کو ختم نہیں کرنا، کوئی بے روزگاری ختم نہیں کرنی جناب سپیکر، ہمارے حالات کہاں پہ پہنچے ہیں؟ آپ کہتے ہیں کہ جی ہم نے، آپ نے نعرہ لگایا بے روزگاری کے حوالے سے کہ بے روزگاری ختم کریں گے، کروڑ لوگوں کو نوکری دیں گے، پچاس لاکھ گھر بنائیں گے جناب سپیکر، آج ہمیں بتا دیں کہ کیا آج تک آپ نے تقریباً ایک کروڑ لوگوں کو بے روزگار کیا کہ نہیں کیا، ایک کروڑ لوگوں کو بے روزگار کیا کہ نہیں کیا؟ کہاں گیا وہ آپ کا وعدہ، لوگ آپ سے سوال کریں گے کہ کروڑ نوکریاں کہاں پر ہیں؟ جب آپ کے کارخانے نہیں بنیں گے، آپ کے اکنامک زون نہیں بنیں گے، آپ کہاں سے نوکریاں اور روزگار Create کریں گے؟ اور بے روزگاری آپ بڑھا رہے ہیں، مسلسل بڑھا رہے ہیں، مسلسل بڑھتی چلی جا رہی ہے تو ملک کہاں جائے گا؟ آپ جب نوجوانوں کو تعلیم دیتے ہیں۔ ان کی ڈگری ان کے ہاتھ میں دیتے ہیں، وہ ڈگری کہاں پہ لے کر جائے گا سر، اور آپ کے پاس جو Skills ہونگی، ان Skills کو آپ استعمال کیسے کریں گے؟ جناب سپیکر، یہ تو ایک ہجوم کی بات ہو گی، آپ اس کو کوئی کام کے حوالے سے ملک کی بہتری کے لئے اس کو استعمال نہیں کر سکتے جناب سپیکر، ہم جب سی پیک کے کوریڈور کی بات کرتے ہیں تو اس سے معیشت جو ہے، وہ ایک چینجر ہو گا اور ایک انقلاب ہو گا جناب سپیکر، ہم دو سالوں سے انتظار کر رہے ہیں کہ جس نے دو سال پہلے جس روٹ کو مکمل ہونا تھا، آج دو سال کے بعد بھی وہ روٹ مکمل نہیں ہونے جا رہا ہے، اس کو فنڈ نہیں دیئے جا رہے، مل نہیں رہے، جس لائن کو گوادر تک تھرو ہونا تھا، اس کے دائیں بائیں اکنامک زون بننے تھے جناب سپیکر، ایک بہت بڑی ٹرانسمیشن لائن جا رہی تھی جناب سپیکر، ایک گیس پائپ لائن جانی تھی اس کے اوپر لیکن اس پہ روزگار پیدا کرنا تھا، اس میں معیشت کو اوپر اٹھانا تھا جس سے پاکستان گیم چینجر کی حیثیت سے کہ سی پیک سے ملک میں ایک انقلاب، معیشت کا ایک انقلاب آئے گا، ہم نے اس کا کیا کیا؟ آج جب ہم آٹے اور اس کے لئے ترستے ہیں لیکن جب ہم بات کرتے ہیں کہ لیفٹ کینال بننا چاہیئے تو لیفٹ کینال تو بننا ہی نہیں ہے، اس کی طرف کسی کی

توجہ ہی نہیں ہے کہ لیفٹ کینال کو ہم نے بنانا ہے، تو آخر ہم جائیں تو کہاں جائیں؟ یہ اسمبلی اس وقت تین کروڑ لوگوں کی نمائندگی کر رہی ہے اور اگر ہم ان لوگوں کو پبلک کو کچھ دے نہ سکیں، لیتے تو ہم ہیں، ٹیکس کی صورت میں ہر چیز میں ہم ان سے لیتے ہیں لیکن جب دینے کی باری آتی ہے تو وہ ہم پینے کا پانی بھی نہیں دے سکتے، یہ ہماری صورت حال ہے۔ جناب سپیکر، یہ سنجیدہ مسئلہ ہے، میں یہ نہیں کہہ رہا، اس وقت گراؤنڈ پہ جو Reality ہے، گراؤنڈ کی جو صورت حال ہے غریب لوگوں کی، تیس پرسنٹ لوگ جو ہیں غربت کی لکیر کے نیچے تو اگر ہم نے اس کا کوئی مداوا نہ کیا، اس کا کوئی حل نہ نکالا تو ہم صرف نعروں پہ جائینگے کہ جی آج وزیر اعظم ایک بات کر لیتا ہے اور اس کے بعد اس کا جواب جب ملتا ہے تو کہتا ہے جی صبر کرو، برداشت کرو، گھبرانا نہیں ہے، قبر میں سکون ملے گا، اگر اس پہ گزارہ کرنا ہے جناب سپیکر، آپ نے لوگوں کو قبر میں لے جا کے ان کو سکون دینا ہے جناب سپیکر، تو جب آپ ان کو کھانا پینا نہیں دیں گے تو وہ خود بہ خود قبر میں چلا جائے گا، اس کو جب روٹی نہیں ملے گی تو ظاہر ہے کہ ایک دوسرے کے ساتھ لڑیں گے اور آخری جگہ وہی قبر ہو گی، تو اگر وزیر اعظم یہ نصیحت کرتا ہے کہ سکون قبر میں ہو گا اور نیند جو آئے گی سکون سے وہ آپ کو قبر میں آئے گی تو انتہائی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہم اس ملک کو کہاں لے کے جا رہے ہیں؟ کیا اس ملک کے جو ہم سٹارٹ سے کہتے ہیں کہ ایک ناجائز حکومت کی نااہلیوں کی وجہ سے ملک یہاں تک پہنچا ہے جناب سپیکر، تو یہ کوئی غلط بات نہیں ہے، ہماری ذمہ داری بنتی ہے کہ ہم ان مسائل کو حل کریں جناب سپیکر، تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے، انتہائی اہم مسئلہ، اگر ہم اس کو صرف باتوں کی حد تک اور ہم صرف جواب کی حد تک کہ ہمیں جواب دینا ہے اور جواب دے کر ہم تسلی کر لیں گے کہ میڈیا کے سامنے آ جائے کہ ہم نے جواب دے دیا اور ہمارا پوائنٹ آف ویو اس انداز میں آیا تو اس سے مسئلہ حل نہیں ہونا، اس سے کوئی ملک نہیں چلے گا، ٹھیک ہے آپ اسمبلی میں ہمیں جواب دے دیں گے، بہت کچھ دے دیں گے لیکن اس سے آپ کا صوبہ نہیں چلے گا جناب سپیکر، اس سے غربت ختم نہیں ہو گی، بے روزگاری ختم نہیں ہوئی جناب سپیکر، لہذا یہ ہماری ذمہ داری ہے، اس کو ہم نے ذمہ داری سے پوری کرنی چاہیئے، ہم جو باتیں کر رہے ہیں، سنجیدگی کے ساتھ کر رہے ہیں، اس کو سنجیدگی سے ہی اٹھانا چاہیئے، حکومت کی یہ ذمہ داری ہوتی ہے، ہم سے کبھی الفاظ اوپر نیچے ہو سکتے ہیں لیکن یہ ہے کہ اس مسئلے کو دیکھنا چاہیئے کہ اس کو آپ ذمہ داری سے لے رہے ہیں کہ نہیں؟ اگر آپ ان مسائل کو حل کرتے ہیں تو کریڈٹ

توآپ کو جائے گا، مجھے تو نہیں جائے گا اس کا کریڈٹ لیکن اگر آپ کی نااہلی ہے اور حل نہیں کر سکتے تو پھر حق آپ کا ہے بھی نہیں کہ آپ اس ملک پہ حکومت کریں۔ بہت بہت شکریہ، جناب سپیکر۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: سردار حسین بابک صاحب۔

<u>جناب سردار حسین</u>: شکریه جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر، زه خو د خپلې خبرې نه مخکښې تاسو ته ریکویسټ کوم چې دلته نگهت بی بی پاڅیدله او خوشدل صاحب هم پاڅیدو، تاسو ته به زما صرف لږ ریکویسټ وی چې یو ممبر دلته د خپلې حلقې خبره کوی یا د صوبې خبره کوی نو هغه دومره ټائم نه لگی، زیات نه زیات دې دوه منټه اولگی یا زیات نه زیات د ې درې منټه اولگی او ما مخکښې هم دا ریکویسټ کړے وو چې مونږ نه غواړو، مونږ به ډیر مختصر خبره کوؤ ټول ممبران، مدعا اصل کښې عنایت الله خان هم اووئیله او بیا د ډاکټر صاحب شکریه ادا کوم، د محب الله خان هم شکریه ادا کوم چې هغوی هلته راغلل، مونږ دا ریکویسټ کوؤ چې کوم ممبر دلته پاڅی نو مدعا صرف دا وی چې ایشوز چې دی هغه به راپورته کوی، په هغې به مونږ اضافی ټائم نه اخلو، هغې کښې زمونږ خپله هم نقصان دے، که زه سیوا ټائم اخلمه نو بیا به بل ممبر ته موقع نه ملاویږی، بیا به بل موقع، دغه به زمونږ تاسو ته ریکویسټ وی چې-----

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: تاسو خبره ټهیک اوکړه جی، دا چې کومه موقع زه ورکومه نو دا اجلاس تاسو راغوښتے دے جی، تاسو پارلیمانی لیډرز خو ټهیک ده وایئ جی خو دا نور ممبرز ستاسو د پارټو ماله راشی او دا خبره کوی چې ټول عمر پارلیمانی لیډرز خبرې اوکړی او مونږه پاتې شو، نو زما څه دغه نشته چې زه نورو له موقع نه ورکومه خو اکثر هم تاسو بیا خبرې کوئ جی او ټائم ختم شی نو نور ممبران پاتې شی جی، نو په پوائنټ آف آرډر چې یو پاڅی، بل پاڅی، بل پاڅی نو دغه حال وی، یعنی زه که اوس دغه، نو خو هغه خبره چې تاسو وایئ چې د انصاف حکومت دے، انصاف خبره ده نو پکار دے چې ماله څوک نامه وړومبے راکړی پکار ده چې زه هغه له وړومبے نمبر ورکړم ځکه چې انصاف خبره دا ده جی، نو تاسو پارلیمانی لیډرز چې کوم دی هغه هم په خپلو ممبرانو کښې ځان یو Superior حساب کوی او دا نور انسان او ایم پی اے گان ځان سره Equal نه حسابوی جی، نومهربانی تاسو هم اوکړئ جی۔

جناب سردار حسین: صحیح جی، مهربانی، مهربانی جی، مونږ گزارش کول غوښتل او تاسو ته مونږ گزارش اوکړو، مهربانی ستاسو د جواب۔ جناب سپیکر، گرانی ده، بې روزگاری ده زمونږ په صوبه کښې جناب سپیکر، او ظاهره خبره ده چې د دې گرانئ نه تاسو هم خبر یئ، د دې گرانئ نه مونږه هم خبر یو چې څومره بې روزگاری ده، هغه ستاسو هم په نظر کښې ده او هغه زمونږ هم په نظر کښې ده۔ جناب سپیکر، چې کله مونږ خپلې صوبې ته گورو نو اوبه دلته دی، معدنیات دلته دی، جنگلات دلته دی، افرادی قوت دلته دے او بیا ډیره د خوشحالئ خبره دا ده چې خام مال دلته دے Raw material دلته دے او د اوبو نه ډیر ارزانه بجلی، شپږ زره میگا واټ بجلی جی مونږه پیدا کوؤ، دا زمونږ صوبه پیدا کوی او د هغې نه بیا د الله کرم ته چې مونږه اوگورو چې زه گنړم داسې په دنیا کښې به ډیر کمې خطې داسې وی یا ځایونه به داسې وی چې هلته به داسې بهترین موسمونه وی جناب سپیکر، خو که بیا مونږ خپل غربت ته اوگورو او بیا مونږه خپل بې روزگارئ ته اوگورو جناب سپیکر، او بیا مونږ انسانی ضرورت ته اوگورو چې مونږه انسانان یو او کوم ضرورت دا که هسپتال دے، دا که تعلیم دے، دا که هنر دے، دا که روزگار دے او دا که انفراسٹرکچر دے، نو داسې لگی چې بس د درې اویا کالو نه په دې صوبې باندې سیلئ الوتې ده سیلئ او خانه جنگی شوې ده، چې کوم طرف ته انسان گوری نو ماحول داسې دے چې وران پروت دے، ویجاړ پروت دے جناب سپیکر او ظاهره خبره ده چې کله مونږ دا ریکویزیشن کوؤ نو زمونږ غرض دا وی چې مونږ ټول هاؤس دا بیا بدقسمتی ده چې زه د حکومت ممبران شمارم نو دوه څلور شپږ او شپږ او درې، نهه، یعنی په هنډرډ ممبرانو کښې ماته نهه کسان ناست دی، نو د دې نه دا اندازه لگول گرانه نه ده چې څومره سنجیده دے حکومت او څومره ذمه دار دے حکومت یا څومره ادراک لری؟ دا د کومو مشکلاتو مسئلو مونږه ذکر کوؤ په دې فورم کوؤ جناب سپیکر، او دا هغه ورځ په لوډ شیډنگ کښې هم دا کار اوشو او نن مهنگائی ده او بې روزگاری ده، نن هم دا حال دے، نو دا پیغام چې د صوبې خلقو ته ځی چې حکومت د اولس په دې ستونځو کښې په دې مشکل کښې یا په دې مسائلو کښې څومره سنجیده دے جناب سپیکر، نن که د دوائیانو د قیمت

تپوس که مونږه اوکړو نو هغه د آسمان سره خبرې کوی، که د ایئر ټکټ مونږه خبره اوکړو نو هغه د آسمان سره خبرې کوی۔ نن د انسان خوراکی مواد جناب سپیکر، د که چائې ده، دا که ګوړه ده، دا که غوړی دی، یعنی زمونږ د خوارکی مواد دا که اوړه دی، مولانا لطف الرحمان د هغې ذکر اوکړو جناب سپیکر، هغه آسمان سره خبرې کوی، دا چې کوم Non food items دی جناب سپیکر، نن که مونږ د هغې تپوس اوکړو نو هغه د آسمان ښره خبرې کوی جناب سپیکر صاحب، دا دومره ګرانی آیا د دې وجوهات څه دی، آیا د دې سوال جواب د پاره دا خبره کافی ده چې حکومت به یا د حکومت نمائندګان به صرف دا خبره کوی چې د دې هر څیز د پاره تیر حکومتونه ذمه وار دی یا قصور وار دی جناب سپیکر، نه جناب سپیکر، مونږ که خپلې صوبې ته اوګورو، زه به د خپلې صوبې خبره کوؤ چې اوړه دلته ګران شی نو پنجاب په مونږ باندې غنم هم بند کړی او اوړه هم بند کړی جناب سپیکر، خو که بیا دلته مونږ د چشمه رائټ بنک کینال خبره کوؤ جناب سپیکر، نو مونږ ته وئیلې کیږی، دا څو کاله اوشو جی، دیرش کاله به ئې کیږی پنځلس کاله به کیږی چې د چشمه رائټ بنک کینال خبره مونږ ته کیږی چې په دې باندې ډیر زیات Expense کیږی، هغه خبره راتله راتله ایک سو نوے ارب روپئ ته د هغې ټوټل لګښت اورسیدو جناب سپیکر، خو که مونږ نن خپلې صوبې ته اوګورو، دا خبره ما مخکښې هم کړې وه چې نن په غنمو باندې زما صوبه سالانه سبسډی څومره ورکوی، نن یو عام کنزیومر به ورته زه اووایم چې هغه اوړه په کوم قیمت اخلی جناب سپیکر، که زه خپلې صوبې ته اوګورم په جغرافیائی توګه باندې زیات تر برخه زما غریزه ده Hilly areas دی جناب سپیکر، میدانی علاقه چې زمونږه کومه ده، د هغې د پاره چې د کالونو نه مونږ د ریاست پاکستان نه دا غوښتنه کوؤ چې دا چشمه رائټ بنک کینال پکار دے، تر اوسه پورې دا که په پی ایس ډی پی کښې Reflect کیږی هم خو جناب سپیکر، دا منلې کیږی نه هم د دې صوبې خلق چې دا په تیلو فیډرل ایکسائز ډیوټی ده چې دا نن 185 ارب روپې ته رسیدلې ده خو که مونږه ئې Claim کوؤ، آئین ئې دې صوبې له اختیار ورکړے دے، خو هغه 185 ارب روپئ ما ته نه ملاویږی جناب سپیکر، ګنی په هغې زما په One go کښې هغه چشمه رائټ بنک کینال په One go کښې Fully funded

scheme جوړیدے شی او زما دا خیبر پختونخوا د دې جوګه کیدې شی چې مونږ خپل ضرورت پخپله برابر کړو، بلکه مونږ به د خپل ضرورت نه سیوا غنم چې دی دا به جناب سپیکر، مونږه ایکسپورټ کړو۔ جناب سپیکر، ما هغه ورځ دآئین حواله ورکړه چې د بجلئ د قیمت تعین به د پاکستان دآئین د لاندې فیډریټنګ یونټس صوبه د هغې تعین کوی، نن زه په یوه روپئ باندې، یو روپئ باندې بجلی یو یونټ پیدا کومه، ماله ئې په اتهاره روپئ یونټ راکوی او په بل کښې ئې راته لیکلی دی چې سلو یونټو نه سیوا خرچې کومه نو بیا به چوبیس روپئ زه د کنزیومر نه هغه به ترې نه زه کټ کومه، چې بیازه دوه سوه دوه نیمه سوته یونټو ته اورسمه نو بیا به مانه انتیس روپې اخلی جناب سپیکر، هم په هغه بل کښې د بجلئ اته اضافی ټیکسونه دا زما د صوبې خلق جناب سپیکر، ورکوی۔ نن مونږ تپوس کوؤ چې زما د صوبې ځلورنیم زره کارخانې بندې دی، آئین ماله اختیار راکړے دے چې د بجلئ قیمت به دا صوبه تعین کوی، آیا سوچ پکار دے جناب سپیکر، دا د اے این پی خبره نه ده، نه جناب سپیکر دا د پی ټی آئی خبره ده، نه دا د جماعت اسلامی خبره ده، جناب سپیکر، دا خو د دې صوبې د آئینی حق خبره ده، دا خو د دې ملک د آئین د ضمانت خبره ده چې ماله ئې هم، تاله ئې او د دې صوبې خلقو له ئې جناب سپیکر راکړے دے، نن چې د اے جی این قاضی فارمولې دلاندې د دې صوبې مرکز ته پنځنیم سوه اربه روپئ کیږی، سوچ پکار دے چې دا پیسه مونږ ته ولې نه ملاویږی جناب سپیکر؟ جناب سپیکر، آیا مونږ د دې د پاره هغه سنجیده کوشش کوؤ؟ مونږ خو مهذبه خلق یو، د پارلیمان په جنګ یقین لرو، په مهذبه جمهوری باشعوره لار مزل تګ تګ لاره یقین لرو، آیا زمونږ په دې غوښتنه کښې، آیا زمونږ په دې مطالبه کښې جناب سپیکر، د پاکستان خلاف کوم سازش دې او کومه خبره ده چې ددې صوبې نه به ددې صوبې اولس، ممبران، سیاسیان که د هرې طبقې او شعبې سره تعلق ساتی هغه به ده خپل قام او د خپل قام د بچو دا تپوس هم نه کوی خبره به هم جناب سپیکر نه کوی دا خو ډیره زیاته واضحه ده جناب سپیکر چې نن ما ته پنځنیم سوه اربه روپې ملاو شی، زه دا په دعوې سره خبره کولے شم چې زما په خیبرپختونخوا چې ده دا به د تجارت، دا به د کاروبار، دا به د کارخانې، دا به د سرمایه کارئ بین الاقوامی

مرکز جوړیږی، وجه ئې جناب سپیکر، دا ده چې نن صرف د سعودی ریکارډ را واخله په لکهونو ځوانان زما ددې صوبې چې د هغوی عمر اتلس کاله شی جناب سپیکر، شناختی کارډ ئې جوړ شی، دوئ سعودی ته ځی، دوئ دوبئ ته ځی، دوئ قطر ته ځی، دوئ ملائشیا ته ځی او جناب سپیکر، په ملک کښې دننه تاسو کراچئ ته لاړ شئ جناب سپیکر، په دې ملک کښې دننه نن ته پینډئ او اسلام آباد ته لاړ شه، دا نن یو ښکاره خبره ده چې پینډئ او اسلام آباد دا د پښتنو اکثریتی ښارونه جوړ شول جناب سپیکر، مونږ Migrate شو، مائیګریشن اوشو مونږ جناب سپیکر، نیم کوره شو، تاسو خپلې علاقې ته جناب سپیکر، اوګورئ، ټول ممبران به خپلې خپلې علاقې ته اوګورو، دا د تنګدستئ په وجه، داد بدامنئ په وجه، دا د بې روزګارئ په وجه، دا ددې ظلم او زیاتی په وجه جناب سپیکر، جناب سپیکر، زه تپوس کولے شم چې د هندوستان سره زما تعلق نشته، ماته زما هر حکومت هم دا خبره کوی، ماته زما ریاست هم دا خبره کوی چې دا هندوستان زما دشمن دے، زه دپاکستان شهری یمه، زه به دریاست او دحکومت دا خبره منم خو دا زه منلے نشم جناب سپیکر، چې د چا خلاف ما ایټم بم جوړ کړو، د چا خلاف چې زه هر کال ټینکونه اخلمه، د چا خلاف چې زه هر کال ایف-16 اخلم جناب سپیکر، هغه سره خو زما تجارت بند نشو، هغه سره خو زما تګ راتګ بند نشو جناب سپیکر، زه په ګارنټئ سره دا خبره کولې شم چې زمایو دا د طورخم لار زه د هغه نوا پاک نه ئې راوخلې او د بلوچستان تر هغه بارډره پورې چې د افغانستان سره نورلس لارې دی چې دا پله وسطی ایشیا ده، بیار یورپ ته به ددې خاورې ځوانان پیاده رسی جناب سپیکر، نو زمونږ نه ئې خو حصار تاؤ کړے دے حصار، آیا چې ته ماتجارت نه پریږدې، ته ماته تجارتی لارې نه خلاصوې، ته ماله آئینی حق هم نه راکوې جناب سپیکر، ته ماله مرکزی بجټ کښې خپله برخه هم نه راکوې، زما د صوبې د آمدن چې خپلې کومې ذریعې دی او آئین ئې ماله ضمانت راکړے دے جناب سپیکر، ته ماله په هغې هم اختیار نه راکوې، بې روزګاری به سیوا کیږی نه، ګرانی به سیوا کیږی نه، جرائم به سیوا کیږی نه؟ جناب سپیکر، دا کار چې څوک هم کوی جناب سپیکر، د یوې زمانې نه چې دا ظلم او دا زیاتے روان دے جناب سپیکر، زه تاسو ته بله خبره کوم جناب

سپیکر، هغه روغ هغلته امیر کلام ناست دے، په ده ذاتی توګه باندې حمله اوشوه خو پرون په میدان کښې دا دے دا عنایت الله خان ناست دے، دے خو د اپر دیر دے، په میدان کښې پرون بیا په یو وین باندې حمله اوشوه جناب سپیکر، دلته خو مونږ د بهته خورئ نه خلاص نشو، دلته خو مونږ د بدامنئ نه خلاص نشو، دلته خو مونږ د دهشتګردئ نه خلاص نشو، نو ددې یرې نه جناب سپیکر چې خلقو ددې ویرې او ددې بدامنئ او ددې بې روګارئ نه خپل کورونه پریښودل او Migrate شو نو د دوئ ددې محرومو د پاره به څوک آواز اوچتوی؟ وزیر خزانه صاحب سره د بجلئ وزیر صاحب سره د تجارت وزیر صاحب سره دوئ دا مسئلې څومره حده پورې را پورته کړې دی او آیا په دیکښې مشکل څه دے؟ زه چې نن د طورخم خبره کومه نو زما حکومت خو پخپله دا خبره کوی چې د تجارت حجم چې دے دا راغونډ شی، برآمدات زما کم شی، نو برآمدات به څنګ سیوا کیږی جناب سپیکر؟ ما سره خو Sea port نشته، ما سره خو هغه ایئر پورټ هم نشته او نه په ایئر پورټ باندې هغه تجارت کیدې شی جناب سپیکر، تجارت خو چې کیدې شی دا د زمکې په لاره کیږی، دا د روډ په لاره جناب سپیکر، کیږی، پکار دا ده چې دا چې صوبائی حکومت د مرکز سره دا چې کوم آئینی حق مونږ ته ملاؤ دے، مونږ د دې نه دوئ هم انکار نشی کولې چې دلته خو به د روزګار موقعې وې، هر کال به څلور پینځه سوه اربه روپئ په سرکل کښې وې، سکول به جوړیدو، هسپتال به جوړیدو، روډ به جوړیدو، دترقئ عمل به روان وو، په پرائیویټ سیکټر کښې به دومره روزګار خلقوته جناب سپیکر، ملاویدو چې کم از کم د بې روزګارئ دومره بوجهـ به نه وو جناب سپیکر، چې څومره اوس د بې روزګارئ بوجهـ جوړ شوے دے۔ جناب سپیکر، زمونږ د صوبې نه به بې روزګاری څنګه ختمیږی؟ دا په لکهونو پښتانه ځوانان چې دهغوی ځوانئ مسافرو اوخوړې، زه نن دا وئیلې شم جناب سپیکر چې په دې جی سی کښې هغه کفیلان په دې پښتونو ځوانانو په پینځلس سوه درهمه په پینځلس سوه ریاله ویزه خرڅه کړی، درې میاشتې پس ئې ورله کینسل کړی، په بل چا ئې خرڅه کړی او هغه غریب بیا لګیا وی هغلته په کالونو کالونو جناب سپیکر، مسافری کوی، مونږ په ګارنټئ سره دا خبره کولې شو جناب سپیکر، چې داد طورخم لاره چوبیس ګهنټې داسې

ما ته کهلاؤ کړه د بې عزتۍ نه چې د هغه تر کابل نه د جلال آباد نه جناب سپیکر زه
بله خبره کول غواړم، ددې طورخم نه ئې واخلې تر هغه کابله پورې، په دیکښې
مینځ کښې ننګرهار هم راغلو، دلته پیښور ته خلق هسپتال ته راتلل غواړی جناب
سپیکر، دا په دې چیک پوسټ باندې یا په دې بارډر باندې جناب سپیکر چې کوم
تذلیل آمیز رویه د هغې غاړې او ددې غاړې پښتنو سره جناب سپیکر، ګوره
جناب سپیکر، دCommon sense خبره ده، که د جلال آباد نه یو مریض راځی
پیښور کښې آر ایم آئی ته، لیډی ریډنګ ته، خیبر ته، هغه به دلته هوټل
استعمالوی، هغه به ټیکسی استعمالوی، هغه به دوایانې استعمالوی، آیا په
دیکښې زمونږ کوم تاوان دے جناب سپیکر، نن وخت راغلے دے که دا د پی ټی
آئی ممبران دی که دا د هرې پارټئ ممبران دی جناب سپیکر، که زمونږه او د
دوئ په لاس کښې هره جهنډا ده جناب سپیکر، نن به د دې خپلې خاورې د حق
خبره جناب سپیکر، په جهر کول غواړی، په یو آواز به کول غواړی، په اتحاد به
کول غواړی، بیا بیا به کول غواړی، تر هغه وخته به کول غواړی تر کوم وخته
پورې چې مونږ په دیکښې کامیاب شوی نه یو چې خپل قام او د خپل قام بچوله
مونږ خو جناب سپیکر، د چابرخه نه غواړو جناب سپیکر، مونږ خو ګیس زما
پیداوار دے، آیا نن دلته د فرټیلائزر کارخانه نشی جوړیدې چې زما د کرک نه
ګیس روان شی میانوالی ته خو به ځی جناب سپیکر، خو دلته به کارخانه نه
جوړیږی جناب سپیکر، زما بجلی په شانګله کښې به ئې درال خوړ کښې زه
جوړومه، دا به فیصل آباد مین ګرډ ته ځی نو بیا به د هغې ګرډ نه شانګلې ته
جناب سپیکر، واپس راځی نو دا ظلم نه دے جناب سپیکر، دا زیاتے نه دے؟
جناب سپیکر، نن په توربیله کښې زه څلور زره میګاواټه بجلی پیدا کومه نو دا
به هغه مین ګرډ ته ځی د فیصل آباد نو بیا به ماله راځی نو بیا ئې وولټیج ته هم
وینې جناب سپیکر او زه ئې هم وینم، قیمت ئې ته هم وینې او زه ئې هم وینم جناب
سپیکر، د ټرانسفرمر خلق په چندو سموی، فیډرې او ګرډ سټیشنې زما اوورلوډ،
زما د دې صوبې ټول ټرانمشن لائنز بوسیده جناب سپیکر، دا چې کوم ظلم روان
دے په جهر ئې وایو چې دا پښتنو سره دشمنی ده، بلکه په جهر ئې وایو چې دا
پاکستان سره دشمنی ده جناب سپیکر، پکار ده دا نن فنانس منسټر صاحب

ناست دے، زه ورته هم منت کومه، عنایت الله خان هم ورته کوی، ټول ورته کوؤ، هغې غریب سره هم بله لار نشته، خزانه کښې یوه آنه نشته، د 2014 د 2015 واړه واړه سکیمونه پراته دی، فنانس کښې دومره فنډ نشته چې د تیرو شپږو کالو یا د تیروپینځو کالو د یو یو کروړ او دوه دوه کروړو روپو سکیمونه روان دی جناب سپیکر، چې مونږه ډیر سوال او منت اوکړو، لس لکهه ملاؤ شی، په کلو کښې خلق ممبرانو ته کنځل کوی، په کلو کښې خلق د ممبرانو خلاف جلوسونه اوباسی جناب سپیکر، د دې صوبې چې کوم حالت دے، دا خدائې نه دے جوړ کړے جناب سپیکر، دا هغه صوبه ده چې دا الله تعالیٰ د قدرتی وسائلونه د آمدن د ذرائع دا ډکه ده، دا مالامال ده جناب سپیکر، دا غربت دابې روزګاری دا کسمپریسی، دا پسماندګی، دامشکلات او دا مسائل، دا انسانی مسائل دی، لهذا په دې باندې به ډیره کهلاؤ خبره کول غواړی څنګ چې لطف الرحمان خبره اوکړه، دا خو کهلاؤ خبره ده۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: بابک صاحب، لږئې شارټ کړئ ځکه چې نور ممبران هم ډیر دی او ټائم هم تقریباً برابریدونکے دے۔

<u>جناب سردار حسین</u>: ښه جی، ښه جی، زه بس مختصر کوم، دا خو د دې Claim به پی ټی آئی ته ځی، مونږه هغه خلق یو چې اولنې Claim به ورله زه ورکوم چې د بجلئ خالص منافع راوړئ، مونږه هغه خلق یو چې د کرک ګیس دې ملتان ته لاړ شی خو اول دې صوابئ ته هم راشی، بونیر ته دې هم راشی، شانګلې ته دې هم راشی، د پختونخوا هرې ضلعې ته دې راشی۔ مونږ چې په بلین ټری سونامی باندې په اربونو روپې لګوؤ جناب سپیکر، تاسو پخپله سوچ اوکړئ چې په کوم ځائې کښې ګیس وی او خلق ګیس استعمالوی خو هغلته خو به لرګی نه استعمالوی، نو چې ګیس یو ځائې ته راغے نو ځنګل به پخپله جوړیږی، نو په کوم څیز چې مونږه له پیسه لګول نه دی پکار په هغې مونږ په اربونو روپې لګوؤ، چې کوم حق زمونږ دے هغه په هغه طریقه غواړو نه حق جناب سپیکر، دا څوک په سوال نه ورکوی، سترګې به د حکومت سرې کوی، دوئ سره جواز هم شته په دې ټول ملک کښې که پی ټی آئی د ټولو نه سیوا سپورټ کړې ده نو هغه پښتنو ځوانانو سپورټ کړې ده، نن پکار دا ده چې دا د پی ټی آئی منتخب ممبران دی

جناب سپیکر، او دا د حکومت واکداران دی، پکار دا ده چې دوئ نن د هغه پی
ټی آئی د ځوانانو چې دوئ به ورته جنون وئیل، چې دوئ به ورته په جذباتی توګه
باندې په هغه 126 ورځې دهرنا کښی خو جناب سپیکر، د ټولونه سیوا تعداد د
پښتنو ځوانانو وو، هغه ځوانانو دې ورځې له چغې وهلې وې، ورځې شپې ئې
جدوجهد کړې وو، کوشش ئې کړې وو چې په دې ملک کښې به دومره لویه
ناانصافی وی چې آئین پختونخوا له کوم حق ورکړے دے هغه به ورته نه
ملاویږی؟ بهرحال جناب سپیکر، زه به بیا ستاسو نه دا ریکویسټ کومه چې دا
زمونږ کوم بنیادی مسئلې دی چې د هغې په وجه بې روزګاری جوړه ده، د هغې
په وجه ګرانی جوړه ده، د هغې په وجه زمونږ دټولو پښتنو ژوندون ګران شوے
دے جناب سپیکر، تاسو به د سپیکر په ځائې باندې په دیکښې ذاتی دلچسپی هم
اخلئ او زما امید دے ان شاءالله که خیر وی که نن وزیر خزانه صاحب خبره کوی
چې په هغې کښې دا پارلیمانی قومی جرګه مونږه جوړه کړو او مونږه لاړ شو او
مونږه هغه صورتحال راوړو او بیا د خپلې صوبې خلقو ته اوو‌ایو چې دا دا
مشکل دے او دا دا حقونه چې دی دازمونږ د دې صوبې راوړل دی سپیکر
صاحب، ستاسو ډیره شکریه چې ماله موقع تاسو را کړو۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> مسٹر احمد کنڈی صاحب، احمد کنڈی۔

<u>جناب احمد کنڈی:</u> شکریہ سپیکر صاحب۔ تفصیلی باتیں ہو رہی تھیں، بابک صاحب نے کیں، میں بھی کوشش کرونگا، ایک تو فنانس منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں تو ہم کوشش کرتے ہیں کہ ایک Constructive بات کریں اور اپنی Proposals دیں، نہیں تو اگر ہم تنقید پہ، By God میں ہمیشہ یہ کہتا ہوں کہ اگر ہم تنقید پہ شروع ہو جائیں تو انداز بیاں بھی ہے اور ڈیٹا بھی اتنا زیادہ ہے جو خدا کی قسم یہ لا جواب ہوں گے لیکن ہم چاہتے ہیں، جو ہم ان کو موقع دیں۔ (مائیک خراب ہو گیا) مائیک سر۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> مائیک آن کر دیں ان کا۔

<u>جناب احمد کنڈی:</u> چلیں اس پہ چلے جاتے ہیں سر، یہ مسئلہ رہتا ہے سر، تو کہنے کا مقصد یہ ہے سر، اگر جی ڈی پی گروتھ کو دیکھ لیں، نیگٹیو ہے، Inflation کو دیکھ لیں تو Double digit ہے، Food inflation کو دیکھ لیں جس میں گندم چینی اس کے اگر ریٹس دیکھ لیں تو Seventy percent above ہو گئے ہیں، Eighty percent above ہو گئے ہیں جس کا ایک عام لوگوں کے ساتھ واسطہ

ہے سر، خدارا یہ سمجھتے ہیں، Technically میں بار بار کہتا ہوں، ان میں اہلیت ہے لیکن بد قسمتی یہی ہے جو Politically ان کو آواز اٹھانی چاہیئے، یہ Presentation ٹھیک نہیں ہے، یہ ہمارا مقدمہ لڑ نہیں رہے ہیں اور جناب سپیکر، یہ ایک پارٹی کا مسئلہ نہیں ہے، میں بار بار کہتا ہوں اور اس کے پیچھے ایک بنیاد ہے، مجھے نیٹ ہائیڈل چالیس سالوں سے نہیں مل رہا، میرا تربیلا 80 کی دہائی میں بنا تھا، میرا پانی کا شئیر 1991 میں Accord ہوا تھا، تیس سالوں سے مجھے پانی کا شئیر Un-utilized میرا جارہا ہے جناب سپیکر، بیس سالوں سے مجھے لیفٹ کینال نہیں مل رہی جو 2000 میں فیصلہ ہوا تھا کچھی کینال کمپلیٹ ہو چکی ہے، تھل کینال کمپلیٹ ہو چکی ہے، رینی کینال کمپلیٹ ہو چکی ہے، میری لیفٹ کینال آج بھی پی سی ون کے Revision میں گئی ہوئی ہے، ہم سمجھتے ہیں ان چیزوں پہ، میرے ٹریڈ روٹس چالیس سالوں سے بند ہیں، میری فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی آن آئل دس سالوں سے مجھے نہیں مل رہی ہے جس کی قیمت 180 ارب ڈیپارٹمنٹ نے بنائی ہے، کہنے کا مقصد یہ ہے، میرا سی پیک میں اگر آپ شئیر دیکھ لیں، وہ سی پیک جو 46 ارب ڈالر کا تھا 60 ارب ڈالر پہ پہنچا ہے، مجھے کیا ملا؟ انرجی میں، اس میں 36 ارب ڈالر لگے تھے، مجھے ایک سکی کیناری ملا، وہ بھی پرائیویٹ پارٹنر شپ پہ 1.8 بلین ڈالر پہ جناب سپیکر، 36 ارب ڈالر سے مجھے کیا ملا، 1.8 بلین ڈالر، وہ بھی پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ پہ، کہنے کا مقصد سر، کیا ہے؟ ٹرانسپورٹیشن میں اس طرح دیکھ لیں، سی پیک میں دس بلین ڈالر تھے، مجھے کیا ملا، حویلیاں تھا کوٹ، ڈی آئی خان کا چھوٹا سا پورشن، اگر آپ اس کی Calculation نکالیں تو یہ پرسنٹیج اگر میری آبادی کے حساب سے مجھے دیتے تو 17 پرسنٹ مجھے ملنا چاہیئے تھا، اگر مجھے رقبے کے حساب سے دیتے تو 11 پرسنٹ مجھے ملنا چاہیئے تھا، اگر انرجی کے حساب سے مجھے دیتے تو مجھے 35 پرسنٹ ملنا چاہیئے تھا، ملا مجھے کتنا؟ ون پرسنٹ، جناب سپیکر، Un employment اور یہ جو Price hike ہے یہ، یہ End result ہے، ایکشنز ہوں گے تو تب جاکے یہ چیزیں Produce ہونگی، جب میرے ٹریڈ روٹس بند ہوں گے، جب میرا غلام خان بند ہوگا، میرا انگور اڈا بند ہوگا، میرا گورسل بارڈر بند ہوگا، میرا ارندو جندول یہ سارے بارڈر جب بند ہوں گے تو میں ٹریڈ نہیں کر سکوں گا اور میرا اوالیم نہیں بڑھے گا بزنس کا، جب میرا اوالیم نہیں بڑھے گا جناب سپیکر، میں لوگوں کو کس طرح Employment دے سکوں گا؟ اور کہنے کا مقصد یہ ہے جناب سپیکر، وہ صوبہ میں بار بار کہتا ہوں، کل بھی اس بات کو یہ Miss manage کرتے ہیں، شوکت صاحب ہمارے بھائی ہیں، بہت ساری چیزوں کو شاید سمجھتے ہوں گے لیکن جو Terms وہ Use کرتے ہیں، مجھے حیرت ہوتی ہے خدا کی قسم، وہ کل کہہ

رہے تھے، پیپلز پارٹی جو ہے وہ تو صوبے کی جماعت نہیں ہے وفاق کی جماعت ہے، خدا کے بندے پیپلز پارٹی نے تو چھوٹے صوبوں کو جتنے اختیارات 18^{th} amendment میں دیئے ہیں، میرے خیال میں 73 کے بعد کا اگر سب سے Historical document ہے تو وہ Eighteenth amendment ہے، اس نے فانشل جتنی بھی امنڈ منٹس تھیں، صوبوں کو اختیار دینے کی، وسائل دینے کی، فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی کس نے دی؟ Eighteenth amendment نے دی۔ ہم نے کونسل آف دی کامن انٹرسٹ کو مضبوط کیا، ہم نے نیشنل فنانس کمیشن کو مضبوط کیا، کہنے کا مقصد یہ ہے تاکہ ہمارے ریسورسز پہ ہمارا اختیار رہے۔ جناب سپیکر، جب ہم اپنے اختیار مانگتے ہیں آئین کے نیچے مانگتے ہیں، ہم اگر گیس کی بات کرتے ہیں تو آرٹیکل 158 کے نیچے کرتے ہیں، ہم اگر نیٹ ہائیڈل کی بات کرتے ہیں تو آرٹیکل 161 کے نیچے کرتے ہیں جناب سپیکر، اگر فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی کی بات کرتے ہیں تو آرٹیکل 161 کے نیچے کرتے ہیں، جب ہم آئینی حقوق مانگتے ہیں تو یہ جب بات کرتے ہیں تو یہ کہتے ہیں، یہ آپ فیڈریشن کے خلاف بات کر رہے ہیں، کہنے کا مقصد یہ ہے جناب سپیکر، یہ کس طرح بہتر ہو گی اکانومی ہماری؟ ہماری Price hike کس طرح کم ہو گی، ہماری Employment کس طرح بڑھے گی؟ جناب سپیکر، وہ صوبہ جو پچاس ہزار بیرل Per day بناتا ہو جناب سپیکر، پچاس ہزار بیرل Per day، پورا پاکستان نوے ہزار بیرل بناتا ہو اور یہ وہ واحد صوبہ ہے جس کے پاس آئل ریفائنری نہیں ہے، بلوچستان میں آئل ریفائنری ہے، پنجاب میں آئل ریفائنری ہے، سندھ میں بھی آئل ریفائنری، دو آئل ریفائنریز ہیں، پارکو ہے، پاکستان نیشنل ریفارئنری، بائیکو موجود ہے، اٹک ریفائنری موجود ہے، صرف میرے پاس ریفائنری نہیں ہے، اس صوبے کے پاس نہیں ہے جناب سپیکر، جو سب سے زیادہ تیل اس ریاست کو دیتا ہے، 57 فیصد تیل میں اس ریاست کو دیتا ہوں جناب سپیکر، سب سے بڑا امپورٹ بل میرا میرے ملک کا ہو گیا، کہنے کا مقصد ہے میرے پاس جب ریفائنری ہو گی، میرے لوگ باہر کی ریفائنریوں میں کام کر رہے ہیں، مزدوریاں کر رہے ہیں، دھیاڑیاں کر رہے ہیں، ڈیلی ویجز پہ کام کر رہے ہیں جناب سپیکر، افسوس اس بات پہ ہوتا ہے اور مانگتا کیا ہوں؟ اپنے آئینی حقوق مانگتا ہوں، اگر ان آئینی حقوق پہ لوگ ہمیں غدار کہیں یا چاہیئے ہمیں چھوٹے صوبے کے لوگ کہیں، چاہیئے ہمیں معیوب سمجھیں جناب سپیکر، یہ حقوق ہم مانگتے رہیں گے اور ہم ان سے کیا کہتے ہیں؟ ہم ان کو بار بار کہتے ہیں، ہمیں نتائج سے بھی سروکار نہیں ہے، ہمیں پتہ ہے جو چالیس سال سے جو ریاست ہمیں اپنے حقوق نہیں دے رہی، آپ کم از کم کوشش کریں، یہی تو بابک صاحب کہہ

رہے تھے، یہ وہ واحد پارٹی ہے جس کی وفاق میں بھی حکومت ہے اور صوبے میں بھی، میں کہتا ہوں یہ وہ واحد خوش قسمت پارٹی ہے جس کی وفاق میں بھی حکومت ہے جس کی صوبے میں بھی حکومت ہے، جس کو تمام اس ریاست کے ادارے سپورٹ کر رہے ہیں، جس کو تمام اس ایوان کی اپوزیشن سپورٹ کر رہی ہے، تمام جماعتیں سپورٹ کر رہی ہیں، اس کے باوجود بھی اگر پرفارم نہیں کر سکیں گے جناب سپیکر، تو سیاستدان ناکام ہوگا اور سیاستدان جب ناکام ہوگا تو اس کی بے توقیری ہوگی، تو ہمیں افسوس ہوگا جناب سپیکر، میں آخر میں صرف Proposal دیتا ہوں، تین چار ہیں، ان کی اچھی باتیں کیا ہیں؟ وہ بھی میں ڈسکس کرتا چلوں، ہمیں اس چیز میں کنجوسی نہیں کرنی چاہیئے، ہم ان کو Appreciate کرتے ہیں، اب جب یہ لوگ جناب سپیکر، انہوں نے Interest rate جو Double digit میں تھا، چودہ پرسنٹ تھا، وہ سات پرسنٹ پہ لائے، مزید کم کریں، یہ بہتر چیز ہے، ہمارا بزنس مین اس پہ آئے گا، انویسٹ کرے گا، چودہ پرسنٹ پہ کون آئے گا جناب سپیکر، انویسٹمنٹ کرنا، یہ فنانس منسٹر صاحب ان چیزوں کو سمجھتے ہیں، جناب سپیکر، ہم ہائیڈرو پاور کی طرف جارہے ہیں، مہمند ڈیم کا افتتاح ہو چکا ہے، اچھی چیز ہے، پوٹینشل ہے لیکن جب میں ڈیم بناتا ہوں تو میں نیٹ ہائیڈل بھی مانگتا ہوں، وہ مجھے کون دے گا؟ جناب سپیکر، جو چالیس سال وہ ڈیم جو میرا سب سے زیادہ دنیا کا بڑا ڈیم ہے، ہائیڈرو سٹیشن ساؤتھ ایشیا کا، 17 ارب یونٹس اس نے اس سال بنایا جناب سپیکر، تاریخی یونٹس اور کتنے پہ بنائے؟ 0.87 پہ، پندرہ ارب پہ، وہی بجلی اگر آپ وہاں پہ بنائیں تو دو ڈھائی سو ارب پہ وہ بجلی بنے گی۔ میں کہتا ہوں، مجھے صرف اپنے آئینی حقوق دو، میں زیادہ نہیں مانگتا ہوں جناب سپیکر، جناب سپیکر، لیکن پھر جب گندم کی بات آتی ہے تو ہم بار بار چیختے ہیں، آرٹیکل 151 کہتا ہے آپ بارڈر بند نہیں کر سکتے جناب سپیکر، بدقسمتی سے اس صوبے کے پاس صرف گندم نہیں ہے، گیس وافر ہے، پانی وافر ہے، بجلی وافر ہے، تیل وافر ہے، ہم پانچ فیصد Wheat بناتے ہیں جناب سپیکر، اس پورے ملک میں، پچیس فیصد جو ہماری اپنی جو Consumption ہے، اس کا پچیس فیصد، Four million something ہماری Consumption، ہے 1.3 ملین ہماری پروڈکشن ہے اور اس سال وہ پروڈکشن کم ہوگی اور آگے یہ بحران آرہا ہے جناب سپیکر، ہم ابھی سے ان کو بتا رہے ہیں، یہ گندم وہ گندم ہے، اس کو غریب لوگ استعمال کرتے ہیں جناب سپیکر، 125 KG percent جو ہے ہمارے لوگ استعمال کرتے ہیں، اگر پورے پاکستان کے نکالیں تو 27 ملین ٹن بنتی ہے اور میرے صوبے کے اگر آپ نکالیں تو 35 ملین ٹن بنتی ہے جناب سپیکر، چالیس، چار ملین ٹن بنتی ہے، 33.5 ملین اور 4 ملین بنتی ہے،

ہماری اپنی پروڈکشن 1.3 ہے، اس کے لئے ہمیں چاہیئے ہم ایسے پراجیکٹ کریں، انہوں نے جو اپنا Space use کیا جناب سپیکر، جب انہوں نے 70 ارب پر بی آر ٹی بنایا تو ہم ان کو کہتے تھے کہ صوبے کو ضرورت نہیں تھی جناب سپیکر، اس پراجیکٹ کی، انہوں نے اچھا بنایا ہوگا، انہوں نے اچھا ڈیزائن کیا ہوگا لیکن میں بار بار کہتا ہوں، آپ تھرڈ پارٹی آڈٹ کردیں، شاید میں غلط ہوں، وہ صوبہ جو اپنی گندم پیدا نہیں کر سکتا، وہ صوبہ جس کا پانی Un utilized چلا جاتا ہے، وہ صوبہ جس کو نیٹ ہائیڈل کے پیسے نہیں ملتے، وہ صوبہ جس کے پاس ریفائنری نہیں ہے، وہ صوبہ جس کے پاس پانی کا شئیر موجود ہے لیکن انفراسٹرکچر نہیں ہے جناب سپیکر، وہ کیسے بی آر ٹی بنا سکتا ہے ستر ارب روپے کا؟ جناب سپیکر، خدا کی قسم میں آپ کو آج چیلنج کر کے کہتا ہوں، آپ تھرڈ پارٹی آڈٹ کریں، ہو سکتا ہے میں غلط ہوں، اگر میں غلط ہوا جناب سپیکر، اس آڈٹ رپورٹ میں، میں جرمانہ دوں گا ان کو جناب سپیکر، یہ صوبہ اس چیز کا متحمل نہیں تھا جناب سپیکر۔ آخر میں میں یہی Proposal دیتا ہوں، دو چیزوں پہ کام ہو جناب سپیکر، مجھے پیسے بھی نہیں چاہیئے، میری صرف اگر کوئی ایک چیز ماننے کو تیار ہیں یہ لوگ، صرف ایک چیز، میرے ٹریڈ روٹس کھول دیں، صرف ٹریڈ روٹس میرے کھول دیں، میرا بزنس چل جائے گا، میرے لوگ بھی کھپ جائیں گے، میری Price hike بھی کم ہو جائیں گی۔ دوسری چیز، میرا ہائیڈرو ہے جناب سپیکر، اور تیسری چیز جناب سپیکر، میری بنجر زمینیں جب آباد ہوں گی، میری اکانومی بہتر ہوگی، لوگ Employment کی طرف جائیں گے جناب سپیکر، اور اس کے لئے لیفٹ کینال جو ہے اس صوبے کا اہم پراجیکٹ ہے جناب سپیکر، پانی کا شئیر موجود ہے لیکن اس کے باوجود بھی میرے زمیندار بوند بوند کو ترس رہے ہیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> شارٹ کردیں۔

<u>جناب احمد کنڈی:</u> جناب سپیکر، بس ختم کر رہا ہوں، وائنڈ اپ تاکہ میں بھی چاہتا ہوں جو غیر ضروری، کیونکہ یہ منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے تھے، میری Proposal یہ ہے، انہوں نے کمیٹی اناؤنس کی، اس کو اناؤنس کریں، ہم بیٹھے ہیں، ورکنگ پیپرز ہمارے پاس موجود ہیں، ہم اپنی Proposal دیں گے۔ آخر میں میں بس یہی اس شعر پہ End کرتا ہوں:

ے وہ کل کے غم و عیش پہ کچھ حق نہیں رکھتا
وہ کل کے غم و عیش پہ کچھ حق نہیں رکھتا
جو آج خود افروز و جگر سوز نہیں ہے

وہ قوم نہیں لائق ہنگامہ فردا
جس قوم کی تقدیر میں امروز نہیں ہے

جناب ڈپٹی سپیکر: غلام میر کلام صاحب۔

جناب میر کلام: تھینک یو مسټر سپیکر۔ جناب سپیکر، نن چې دا کومه موضوع باندې خبره روانه ده، په دیکښې ماته وخت را کول یقیناً چې دا ستاسو ډیره لویه شکریه ادا کومه۔ سپیکر صاحب، بنیادی طور باندې په دې موضوع باندې دلته ډیرې خبرې بابک صاحب هم اوکړې تفصیلی، کنډی صاحب هم اوکړې، زه نه غواړمه چې Repetition اوشی خو چې کوم Suggestions دی یا کوم داسې خبرې دی چې هغه ضروری دی، زه به هغه کول غواړمه۔ د ټولو نه اول خو که مونږ اوګورو په دې صوبه کښې دلته چې مونږ څومره ناست کسان یو، د هغې غاړې نه واخله ددې غاړې پورې، زه په دعویٰ سره وئیلے شمه چې چاته هم دا پته نشته دے چې په بازار کښې د روزانه شیونو د اغستلو قیمتونه څه دی؟ سره زمونږ د ډیر قدر من منسټر صاحب، زه په دعویٰ سره سپیکر صاحب، دا وئیلے شمه چې مونږ ته دا پته نشته چې د روزانه د انسانانو چه کوم ضرورت دے د هغې ریټونه څه دی؟ او اوس په دې وخت کښې زیات شوی څومره دی؟ سپیکر صاحب، زه څلور پینځ شیونه صرف تاته زه اوښایمه چې په څومره تیزئ سره په هغې کښې اضافه راغلې ده او د خلقو چې کوم د کورونو نه او د کاروبارونو د نیشتوالی د وجې نه چې د خلقو استعداد ختم شوے دے او بل طرف ته سپیکر صاحب، آٹا ایک کلو پینتالیس روپے سے ساٹھ روپے، چینی ایک کلو 75/76 سے 110 روپے، چاول ایک کلو 90 سے 150 روپے، دال ایک کلو 80 سے 150 روپے، چائے ایک کلو چھ سو سے ہزار روپے۔ صرف یہ دو یہ چیزیں۔ جناب سپیکر، اس میں اس میں 70، 75 پرسنٹ، 80 پرسنٹ اضافہ ہوا ہے ان چیزوں میں، تو اس میں جناب سپیکر، صرف یہاں پہ ہم نے کھڑے ہو کے میں بالکل یہ سمجھتا ہوں کہ ہم نے صرف تنقید نہیں کرنی ہے، ہم نے آپ کو Suggestion دینی ہے۔ باقی جناب سپیکر، حکومت کی مرضی ہے وہ مانے یا نہ مانے لیکن جناب سپیکر، ہماری یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ ہم ان باتوں کو یہاں پہ لائیں اور ان کو ایوان کے اس ریکارڈ پہ لایا جائے۔ جناب سپیکر، یہاں پہ جو بربادی ہوئی ہے یا یہ جو ہماری اکانومی تباہ ہوئی ہے تو سب سے پہلے میں یہ کہتا ہوں جناب سپیکر کہ یہ جنگی پالیسیوں کی وجہ سے یہاں تک جو ہم آئے

ہیں جناب سپیکر، آپ کے دوست، آپ کا سب کچھ، سعودی عرب اس مقام پہ کھڑا ہے کہ آپ کے ساتھ وہ میٹنگ کرنے کے لئے تیار نہیں ہے جناب سپیکر، یہ ہمیں کیا میسج دے رہا ہے؟ Internationally ہم اتنے Isolate ہو گئے ہیں جناب سپیکر، ہم نے سوچا نہیں ہے آج کے دن تک، کسی کے ساتھ ہم سنجیدہ بات نہیں کرتے لیکن ایک بات ہم کرتے ہیں تو جناب سپیکر، میں پشتو کے ایک شعر سے اس کو تشبیہ دیتا ہوں کہ:

د پښتنو وطن کښې بیا د نوی جنګ
د پښتنو وطن کښې بیا د جنګ امکان وینمه
د پښتنو وطن کښې بیا د جنګ امکان وینمه
څو ورځې کیږی اسلام آباد کښې طالبان وینمه

نو سپیکر صاحب، هغې سره مونږ د ټولې دنیا نه سنجیده یو، خبرې کوؤ خو چې هغه دچا سره زمونږ مسئلې پهنساؤ دی چې په کومو قیصو باندې زمونږ معاشره جوړیدلې شی، زمونږ اکانومی برابریدلې شی سپیکر صاحب، دلته ناست خلق کیدې شی چې یو هم په دې پوزیشن کښې نه وی چې هغه دې ته مجبور وی چې که په درې زره روپئ باندې شے اخلی، که په پینځه زره اخلی خو سپیکر صاحب، زمونږ صوبه ډیره لویه غریبه صوبه ده، دلته خلق خودکشئ ته تیار دی، زمونږ سره سپیکر صاحب، بلها شیونه شته دی خو که په هغې باندې مونږ کار اوکړو، د هر څه نه هم چې کنډی صاحب کومه خبره اوکړه چې د غلام خان بارډر، د طورخم بارډر د هرلاچک، چې څومره هم زمونږ لارې دی، په کرتار پور باندې د نن ورځې پورې لار نه بندیږی چې زمونږ بچیانو ته مونږ وئیلې دی چې دا زمونږ دشمن دے، که نه وه دا په مونږ راروان دے زمونږ بچیان وژنی خو هغې سره مونږ خیرسګالی کوؤ سپیکر صاحب، خو په غلام خان باندې مونږ کاروبار نه پریږدو، په چمن باندې مونږ کاروبار نه پریږدو، دلته څومره څومره ټرکونه په دې لار کښې ولاړ دی، آیا دا مناسبه ده چې درې درې څلور څلور شپې دلته کوی هغه خلق، پکار ده چې لاړ شی په طورخم باندې، سپیکر صاحب، زمونږ د شمالی وزیرستان کډوال متاثرین شپږ کاله اوشول ضرب عضب آپریشن نه پس اوس هم په کیمپونو کښې اوسیږی، په باټاخیل آئی ډی پیز کیمپ کښې اوسیږی، په افغانستان کښې په کیمپونو کښې اوسیږی، سپیکر صاحب، زمونږ د ټولو د پاره

ډیره د شرم خبره ده چې په ګلان کیمپ کښې د درې زره نه زیات خاندانونه اوسیږی، په هغې کښې سپیکر صاحب، درې کسانو صرف د اختر قربانی کړې ده، هغه دریو نه نور څوک ددې استطاعت ئې نه لرلو چې قربانی اوکړی، په داسې حالاتو کښې زمونږ خلق ژوند کوی سپیکر صاحب، خو مونږ بیا هم هډو دې خبرې ته توجه نه کوؤ، پکار خو دا ده چې هغې خلقو د پاره مونږ یو داسې پروګرام جوړ کړو چې هغه خلق خپل وطن ته هم راشی او یو روزګار هم ورته ملاؤ شی۔ سپیکر صاحب، په شمالی وزیرستان کښې څو کالونه انډسټریل زون اعلان شویے دے خو تر نن ورځې په هغې باندې کار شروع نه شو، سپیکر صاحب، هلته مقامی۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی تھینک یو۔

جناب میر کلام: سپیکر صاحب، دوه منټه صرف سپیکر صاحب، بس ختمومه، هلته مقامی لانجې جوړې کړیدی په هغه باندې هغه شے سټاپ دے، پکار دا ده چې حکومت وی چې راشی هلته د خلقو مسئله هم حل کړی او په هغې باندې کار هم شروع کړی، د وزیرستان خلق به په روزګار شی سپیکر صاحب۔ بل سپیکر صاحب، دې ضم اضلاع د سابقه فاټا 3541 ملازمین چې د بجټ سپیچ کښې هم فنانس منسټر صاحب مونږ سره وعده کړې وه، اوس هم څه کار پرې روان هم دے نو مونږ چې په مهنګائی خبره کوؤ نو دا خبره به مونږ خا مخا کوؤ چې مونږ دا صرف 3541 کسان نه دی دا درینیم زره خاندانونه بیروزګاره کوؤ نو پکار دے چې هغه خلق ریګولر کړی۔ د هغې سره سره سپیکر صاحب، زمونږ په دې مرجډ ډسټرکټس کښې لس ګورنر ماډل سکول دی چې هغه سیمی ګورنمنټ دی، پولیټیکل ایجنټ به پیسې ورکولې، هغه سکولونو کښې سپیکر صاحب، دوه سکولونه ګورنر ماډل 2014 کښې په باجوړ او په کرم کښې هغه ریګولر شول او په دا نورو ضلعو کښې چې دی دغسې پراته دی جناب سپیکر، چې د هغې هر څه سینکشن شوے دے خو تر اوسه پورې هغه نه دی فائنل شوی۔ بل سپیکر صاحب، په شمالی وزیرستان کښې چې مونږ د میر علی، د میران شاه او د دته خیل دا درې غټ غټ بازارونه دی، د میران شاه او میر علی بازارونو په Compensation باندې خو څه کار لګیا دے چې خلق به څه نه څه Compensate

شی خو د تحصیل د ته خیل چې کوم مین بازار دے هغه تر ننه پورې بیخی په ډیټا کښې هم نه دے راغلے سپیکر صاحب، نو زما به ډیره په کلکه سره دا مطالبه وی چې هغه زمونږ په دې کیسونو کښې راشی چې هغه هم په Compensation کښې راشی۔ سپیکر صاحب، په اسلامی مدرسو کښې ټیچران تاسو اغستی دی د یو کال نه زیات وخت کیږی چې د هغوی هم تنخوا بند دی، نو که دا خبرې مونږ ټولې دلته په دې ځائې کښې راغونډې کړو چې مهنگائی ده دلته په دې صوبه کښې نو په دې مهنگائی کښې که بیا مونږ د چا نه تنخوا بند وؤ یا څوک د نوکرئ نه اوباسو یا څوک په داسې حالاتو کښې په داسې حالاتو کښې مجبور ساتو لکه زمونږ کډوال چې دی نو سپیکر صاحب، پکار دا ده زمونږ مرکزی حکومت، زمونږ خارجه او داخله پالیسیانې مونږ سمې کړو۔ سپیکر صاحب، دا څومره هم مسئلې جوړې شوی دی د دې شی نه جوړې شوی دی چې مونږ صرف دا سوچ کوؤ چې دلته چې مونږ ته د بهر نه یو کروړ روپۍ راځی هغه مونږ ته گټه ښکاری خو ملک کښې چې لس اربه نقصان کیږی هغه مونږ ته تاوان نه ښکاری سپیکر صاحب، نو پکار دا ده چې په دې باندې مونږ سنجیدگۍ سره کار اوکړو او پکار دا چې مونږ په دې صوبه کښې خلقو له روزگار او د سر تحفظ ورکړو۔ مهربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو جی۔ مسٹر صلاح الدین خان، تمام ممبران سے گزارش ہے کہ اور بھی ممبرز اور شارٹ میں بات کریں، اس لئے تفصیل سے میرے خیال میں لطف الرحمان نے اور بابک صاحب نے اور باقی ممبران نے بات کی، تو شارٹ بات کریں تاکہ سب کو موقع مل سکے۔

جناب صلاح الدین: تھینک یو مسٹر سپیکر سر۔ یہ ایک عجیب اتفاق ہے کہ سارے ممبران بات کر لیتے ہیں، کل بھی لوڈ شیڈ نگ پہ بات ہو رہی تھی، جب میری باری آئی تو سپیکر کی چیئر سے کہا گیا کہ آپ کے پاس دو منٹ ہیں، تو پتہ نہیں وہاں سے کوئی انسٹرکشن ہے یا یہاں سے کیا کوئی چیز ہے؟ جیسے ہی میں آتا ہوں صرف دو منٹ ہو جاتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: صلاح الدین صاحب، اگر آپ کو یاد ہو تو میں نے کچھ دیر پہلے بھی یہی کہا تھا، پارلیمانی لیڈرز سے میں نے ریکویسٹ کی تھی کہ آپ اگر ایسا کریں تو آپ اپنے پارلیمانی لیڈر کے ساتھ بات کریں کہ وہ آپ کو موقع دیا کریں۔

جناب صلاح الدین: چلیں سر ٹھیک ہے، میں کوشش کروں گا، میں کوشش کروں گا۔ Sir, very important topic under discussion، بڑا Important issue ہے، مہنگائی اور بیروزگاری اور یہ دونوں ایک دوسرے کے لئے لازم اور ملزوم ہیں۔ مہنگائی کے لئے کئی فکٹرز ہیں، کئی عوامل ہیں، اب اس میں Inflation ہے، کرپشن ہے، mismanagement ہے، Incompetency ہے، On the part of government, wrong economic policies ہیں اور سر، صرف Inflation یہ ایک گھنٹے تک بات ہو سکتی ہے لیکن میں وقت کی کمی کی وجہ سے صرف In count کر لیتا ہوں۔ سر، آج میں اس ایکٹ پر، اکنامک ایکٹ پر کسی کی رائے سن رہا تھا اسی خاطر تو انہوں نے کہا تھا کہ جو Mismanagement and incompetency ہے، یہ کرپشن سے زیادہ خطرناک ہے اور اس کی مثال یہ ہے کہ حکومت کی اجازت سے چینی ایکسپورٹ، شوگر ایکسپورٹ کر دی گئی، کس طرح سے ایکسپورٹ کر دی گئی، سبسڈی دی گئی، فیڈرل گورنمنٹ کی طرف 10.9 پرسنٹ، پھر سندھ گورنمنٹ کی طرف سے 9.00 پرسنٹ سبسڈی دی گئی فارن انویسٹرز کو، باہر کے خریدار کو خوش کرنے کے لئے 20 پرسنٹ سبسڈی دی گئی اور جناب سپیکر، پھر حکومت کو خیال آیا کہ ان کے پاس تو اپنے استعمال کے لئے چینی نہیں ہے، تو پھر وہی چینی ان کو امپورٹ کرنا پڑی، کس طرح سے پھر سبسڈی دی گئی اور سر، اگر اس طرح کی اگر ان کی یہ پالیسی ہو تو پھر بقول شاعر مجھے کہنا پڑے گا کہ:

جی تو چاہا کہ تیرے عقل پہ ماتم کر لوں
پھر خیال آیا ناداں ہے پریشاں ہو گا

جناب سپیکر، Wrong economic policy, foreign and internal debt اندرونی اور بیرونی قرضے اور آئی ایم ایف سے Stern conditions پہ لون اور اگر ہر ایک کو یاد ہو تو پرائم منسٹر جب اپوزیشن میں تھے تو انہوں نے کہا تھا کہ وہ خودکشی کر لیں گے لیکن قرض نہیں لیں گے اور انہوں نے کہا تھا، کس کو یاد نہیں ہے کہ میں ان کو یاد دلا سکوں کہ انہوں نے تو کبھی اپنے باپ سے بھی قرض نہیں لیا تھا اور پھر کیا ہوا؟ دو سال کے دوران، دو سال کے عرصے میں ہمیں گورنمنٹ کو 11.35 ٹریلین اور یہ میں نہیں کہہ رہا یہ بی بی سی کی ویب سائٹ پہ موجود فگرز ہیں، ہمیں 11.3 ٹریلین یہ قرضہ لینا پڑا جو کہ گیارہ ہزار ارب سے زیادہ ہے۔ ہمارا قرض جو کہ پچیس ہزار ارب تھا اب چھتیس ہزار ارب پہ پہنچ گیا ہے جناب سپیکر سر، سر، ہمارا یہ قرض یہ ہماری جی ڈی پی، Gross Domestic Product کا یہ 78 پرسنٹ ہے

اور جناب سپیکر سر، As a result of high inflation یہ کون کرتا ہے؟ گورنمنٹ کرتا ہے نا As a result of high interest rate دو سال میں ہمارا قرضہ ساڑھے چار ہزار ارب روپے بڑھا اور یہ بی بی سی کی ویب سائٹ سے لیا گیا ہے، اسی طرح پاکستانی روپیہ Inflation کی وجہ سے، روپے کے قدر میں کمی کی وجہ سے ہمارے قرض میں ساڑھے تین ارب روپے کا اضافہ ہوا۔ جناب سپیکر، اس خسارے کو پورا کرنے کے لئے ان کو قیمتیں بڑھانا پڑیں، قیمتیں بڑھیں اور جناب سپیکر، پرائم منسٹر صاحب نے میرا خیال ہے ہر ایک کو، پی ٹی آئی کے فرینڈز کو تو یہ معلوم ہوگا، عمران خان کی ہر بات انہیں یاد ہوتی ہے، پرائم منسٹر نے کہا تھا کہ اگر قیمتیں بڑھتی ہیں Commodities کی، اگر پٹرول کی پرائس بڑھتی ہے تو سمجھ لو حکمران چور ہیں، اب میں کسی کو چور نہیں کہہ رہا لیکن حکومت سے پوچھتا ہوں کہ حکمران اور چور کے درمیان اب کیا رشتہ ہے؟ (تالیاں) جناب سپیکر، آٹے کی قیمت، غریب کی بات کرتے ہیں، ہم غریب کی سیاست کرتے ہیں، غریب کی بات کرتے ہیں کہ آٹے کی قیمت جب یہ حکومت آرہی تھی اس وقت آٹے کی Per Kilo قیمت 32 روپے تھی اور وہ اب 75 روپے ہے، یہ اتنا 71 Increase percent ہے۔ جناب سپیکر سر، شوگر کی بات کریں تو یہ 55 روپے پہ تھا اور اب 85 پہ پہنچ گیا ہے 45 percent increase ہے اور دواؤں کی بات کی جائے تو اس میں تو بس Five hundred percent increase پیناڈول کی ایک Strip لیتے تھے دس روپے میں اب وہ پینتیس روپے میں ہو گئی ہے۔ اس طرح یہ چیزیں غریب کی دسترس سے دور کر دی جاتی ہیں اور مسٹر سپیکر سر، اب اگر ہم سوچیں Common, lay man, person کی، عام آدمی کی، تنخواہ دار طبقے کی یا مزدور کی جو تین سو سے چار سو روپے Per day کی مزدوری سے کام کرتا ہے، یہ وہ کیسے Five hundred percent increase کو Afford کر سکے گا؟ یہ ان کی دسترس سے کم نہیں ہے اور اس پہ ایک شعر یاد آ گیا کہ:

ے

تو قادر و عادل ہے مگر تیرے جہاں میں
ہے تلخ بہت بندہ مزدور کے اوقات

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: تھینک یو، جی۔

<u>جناب صلاح الدین</u>: Mr. Speaker, just a couple of minutes, just a couple of more minutes and that's there would be it…..

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: دو منٹ سے زیادہ ہو گئے اور آپ شعر ہی پڑھ رہے ہیں، ایک منٹ کا ٹائم اور لیں۔

جناب صلاح الدین: منسٹر صاحب ان کو Appreciate کر رہے ہیں۔ تو سر، مہنگائی، مہنگائی بیروزگاری کو جنم دیتی ہے اور وہ کیسے؟ اب وہ ایسے کہ اب پرائیویٹ سیکٹر میں، اب ہم یہ جو مڈل کلاس یا اپر مڈل کلاس لوگ پہلے ایک گھر میں نوکر رکھ سکتے تھے لیکن اگر مہنگائی کا یہ حال رہا تو اب وہ Afford نہیں کر سکتے، بیروزگاری بڑھے گی، پہلے لوگ کچھ پیسے جمع کر کے کار خرید سکتے تھے لیکن اب وہ نہیں کر سکتے، کاریں نئی کاریں نہیں بک رہیں اور اس طرح صرف کار مینوفیکچر انڈسٹری سے انہوں نے پچیس ہزار لوگوں کو جاب سے نکال دیا ہے، پچیس ہزار لوگوں کو اور یہ اس حکومت کا دعویٰ تھا کہ اب دو سال کی بات ہے، اب انہوں نے پچاس لاکھ نوکریاں دینی تھیں، دو سال میں پچیس ہزار صرف کار مینوفیکچرنگ انڈسٹری سے انہوں نے نکال دیئے ہیں، اب یہ تین سال مزید دیکھتے ہیں کہ یہ کتنے لاکھ لوگوں کو بیرزگار کر دیں گے؟ جناب سپیکر، یہ میں نہیں یہ سالانہ 21-2020 کی رپورٹ ہے، بی بی سی کی ویب سائٹ پہ موجود ہے اور اس پہ بیروزگاری، بیروزگاری یہ کہہ رہے ہیں رپورٹ کے مطابق کہ چالیس لاکھ سے ساٹھ لاکھ بیروزگار افراد پہنچ گئے ہیں اور یہ ہے Increase، 35 percent increase ہے اور ابھی دو سال ہوئے ہیں، اب آگے آگے دیکھیئے ہوتا ہے کیا؟ تھینک یو، مسٹر سپیکر سر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب حافظ عصام الدین صاحب۔

حافظ عصام الدین: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَـٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَـٰنِ الرَّحِيمِ۔
وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ و قال رسول الله □تبارک علیہ وآلہ وسلم، قال كَادَ الْفَقْرُ أَنْ يَكُونَ كفرا صدق اللہ العظیم۔ جناب سپیکر، شکریہ کہ آپ نے اس اہم موضوع پر بحث میں شرکت کا موقع دیا۔ آپ کے سامنے قرآن پاک کی ایک آیت کریمہ تلاوت کی، اس میں اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے نبی ﷺ سے فرما رہے ہیں_ وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ _سائل کو مت جھڑکیئے، مانگنے والے کو مت ڈانٹیئے۔ علماء فرماتے ہیں، سورۃ الضحیٰ کی آیت ہے، اللہ کے نبی ﷺ پر اللہ پاک نے تین قسم کے انعامات فرمائے تھے، اس سورۃ میں اس کا ذکر ہے، ایک یہ ہے کہ وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَىٰ آپ ناواقف تھے تو اللہ پاک نے آپ کو راہ دکھائی، یعنی پیغمبری سے، نبوت سے پہلے آپ کو احکامات شریعہ نہیں ملے تھے، چونکہ اس کے بعد نبوت ملی اور اللہ پاک دوسری آیت میں فرماتے ہیں کہ آپ نادار تھے تو اللہ پاک نے آپ کو مالدار کر دیا، تو اسی طرح چونکہ آپ نادار تھے تو اللہ پاک نے آپ کو مالدار کر دیا، اس انعام کے بدلے میں اللہ پاک اپنے نبی سے کیا چاہتے ہیں، وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ ابھی آپ سائل کو مت ڈانٹیئے، سائل کو مت جھڑکیئے،

غربت ایک ایسی بیماری ہے کہ باقی جرائم پر تو چھوڑ دیں کہ انسان کو اس تک پہنچاتا ہے، کفر تک انسان کو پہنچاتا ہے، یہ میں نہیں کہتا ہوں، یہ ہمارے سرکار دو جہاں فرماتے ہیں" كَادَ الْفَقْرُ أَنْ يَكُونَ كفرا "قریب ہے کہ یہ غربت انسان کو کفر تک پہنچائے۔ ہم ترقی یافتہ ممالک کا ذکر کرتے ہیں، وہاں ہم میں سے بعض لوگ چلے جاتے ہیں، پھر یہاں پاکستان میں لوگوں کو بتاتے ہیں کہ وہاں یہ ہے وہاں یہ ہے اور یہاں پر ایسا ہے، ہم ان ترقی یافتہ ممالک میں دیکھیں اگر وہاں اتنی بیروزگاری ہو، جیسے یہاں ہے ہمارے اسلامی جمہوریہ پاکستان میں، وہاں اتنے لوگ بیروزگار ہو جائیں جیسے یہاں پر، پھر وہاں دیکھیں وہاں کیسے بدامنی پھیلتی ہے، وہاں تو ایک منٹ کے لئے، پانچ منٹ کے لئے بجلی جاتی ہے تو کیا ہوتا ہے، کتنے قتل ہوتے ہیں، کتنی لوٹ مار ہوتی ہے، کتنے ڈاکے پڑتے ہیں؟ یہاں شکر ہے کہ یہ یہاں اسلامی جمہوریہ پاکستان ہے، یہاں قرآن و حدیث کی محنتیں ہیں، لوگوں کو آگاہ کیا گیا ہے کہ دوسرے کے حق پر ڈاکا ڈالنا یہ کتنا بڑا جرم ہے، اس کی برکت یہی ہے۔ غربت کے خاتمے میں بنیادی طور پر دو چیزیں ہیں، صرف یہ نہیں ہے کہ انسانوں کا مالی خیال رکھا جائے، اس سے پہلے جان کا تحفظ دیں، جان کے تحفظ کے ساتھ ساتھ تحفظ مال ہے، تحفظ مال سے پہلے تحفظ جان دیں، اس دن میں نے ذکر کیا تھا Land mines کا، پھر آخر میں میں کچھ جذباتی ہو گیا تھا لیکن وہ جو بنیادی ایک اہم مسئلہ ایک ایشو میں نے اٹھایا تھا، بہت افسوس کی بات ہے، ٹھیک ہے میرے جو الفاظ تھے جن کی مذمت لوگ اگر کوئی ضروری سمجھتے تھے، اس کی مذمت وہ کر دیتے لیکن ساتھ جو ایشو تھا اس پر بھی تو کوئی بات کرتا، مجھے افسوس ہے کہ وہاں تین سو جوان میرے ساؤتھ وزیرستان میں بے پاؤں ہو چکے ہیں، ان کے پاؤں ضائع ہو چکے ہیں، میری تقریر کے دوسرے دن وہاں Land mine کا دھماکہ ہوا، چار بچے تھے اس میں، دو کے ہاتھ کچل گئے، ایک بچی تھی جس کے دونوں ہاتھ کٹ گئے، ایک معصوم بچہ تھا اس کی دونوں آنکھیں ضائع ہو گئیں، باقی دو بھی مکمل طور پر زخمی یہاں سی ایم ایچ میں پڑے ہیں، وہ بچی ہوش میں آتی ہے، اس کے بعد اپنی ماں سے پوچھتی ہے میرے ہاتھ کدھر ہیں، مجھے افسوس ہے کہ نہ تو کوئی منسٹر وہاں گیا ہو گا، کسی کو پتہ بھی نہیں ہے اور جب ہم یہاں اس ذمہ دار فورم پر اپنی درد بھری داستانیں سناتے ہیں، پھر اس سے ایک ایشو بنایا جاتا ہے، بہر حال ہم کہتے ہیں، اللہ کرے آگے ہوش آئے لوگوں کو، آگے ہماری غربت سے پہلے ہمارے تحفظ جان کا مسئلہ حل ہو۔ یہ غربت کا خاتمہ کیسے ہو گا، ریاست مدینہ کا نام لینا تو زبان سے بہت آسان ہے، ریاست مدینہ کی وہ آئیڈیل اور وہ مثالی شخصیات، جب تک ان کے نمونے کو اپنی عملی زندگی ہم نہیں لائیں گے اس وقت تک کام نہیں بنے گا۔ ریاست مدینہ کا

سر براہ تو چٹائی پر سوتا ہے، چٹائی کے نشانات پیٹھ میں پڑتے ہیں اور ہمارے حکمرانوں اور ہمارے منسٹر اور ہمارے غریب عوام کے نمائندوں کا حال کیا ہے؟ وہاں ہمارے طرز حکمرانی میں تو ابو بکرؓ بھی گزرے ہیں، حضرت عمرؓ بھی گزرے ہیں، حضرت علیؓ اور عثمانؓ جیسی شخصیات بھی گزری ہیں، ان کو کتنا پروٹوکول ملتا تھا، ایک سال کے ہمارے حکمرانوں کے پروٹوکول کا حساب اگر کیا جائے تو اربوں کے حساب سے بنتا ہے، وہ ہمارے اس ملک کے لاکھوں لوگوں کے لئے وہ سرمایہ کافی ہو سکتا ہے، مجھے افسوس ہے کہ اس بات کا احساس کسی کو نہیں ہے۔ وہ ترقی یافتہ ممالک اگر اپنے عروج تک پہنچے ہیں، افسوس ہے کہ اسلامی ممالک میں اپنی کھوئی ہوئی میراث کو ان کے حوالے کر دیا اور انہوں نے جب مسلمانوں کی کھوئی ہوئی میراث کو لیا تو وہ ترقی یافتہ۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مولانا صاحب، تاسو په Price hike باندې شروع کړئ، تاسو د خپل دغه نه۔۔۔۔

حافظ عصام الدین: غربت کے لئے بات کر رہا ہوں کہ ہم اگر اپنے پروٹوکول چھوڑیں گے، تھوڑی سی سادگی کو اپنائیں گے تو ہمارے غریب، عوام کی غربت خاتمہ ہوگا۔ جب نمائندے کا یہ حال ہوگا تو اربوں کھربوں کے حساب سے ان کے خرچے ہوں گے تو فنڈ وہ غریب عوام کو کیا ملے گا؟ آج میں افسوس کے ساتھ کہوں گا کہ ہمارے فاٹا کے جوز کواۃ کی مد میں کروڑوں کے حساب وہ پیسے تھے وہ آج ہمارے فاٹا کو نہیں مل رہے، جب دولت کی غیر منصفانہ تقسیم ہوتی ہے تو پھر لوگ جرائم پر اتر آئیں گے، اللہ کرے کہ ہم دولت کی منصفانہ تقسیم، اللہ ہمیں سمجھا دے، یہاں تو بی آر ٹی بنتی ہے اور ہمارے فاٹا میں ہمارے غریب عوام دس کلومیٹر اپنے بیماروں کو جنازے پر لے جاتے ہیں، خود عمران خان صاحب کے کیا فرمان تھے بی آر ٹی جیسے منصوبوں کے بارے میں کہ غریب عوام پیاس اور بھوک سے مر رہے ہیں اور آدھے آسمان میں روڈ بن رہے ہیں اور یہاں الیکٹرک سیڑھیاں چلائی جاتی ہیں اور فاٹا میں ہمارے غریب عوام ہمارے بچوں کو کھمبے اور لائٹ کا پتہ نہیں ہے، وہ کھمبے اور لائٹ کو نہیں پہنچانتے ہیں، یہ فاٹا ابھی اس اسمبلی کے رحم و کرم پر ہے، اس وقت تو گلے شکوے ہمیں باقی صوبوں سے بھی گلہ شکوہ ہے کہ ہمارے حقوق ہمیں نہیں دیئے جاتے ہیں لیکن اس کے بعد فاٹا کی ترقی کا دار و مدار، فاٹا کی پسماندگی، دوری کا ختم ہونے کا دار و مدار اس اسمبلی پر ہے کہ کتنے حقوق دیئے جاتے ہیں، الحمد للہ ہم ہر قسم کے وسائل سے مالا مال ہیں لیکن اس کے باوجود پسماندگی انتہا پر ہے، وہاں ہر قسم کے ذخائر، ہر قسم کی معدنیات سے وہاں ہمارے پہاڑ مالا مال ہیں، تو میری

گزارش ہوگی کہ ہم سادگی کو اپنائیں، ہم جس ریاست مدینہ کی بات کرتے ہیں اس ریاست مدینہ کی بات کرتے ہیں، اس ریاست مدینہ کی جو ہم بھی۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مولانا صاحب، آپ شارٹ کریں، شارٹ کریں، نماز کا ٹائم بھی ہو گیا، سب پہلے تو آپ کو بھی نماز پڑھ لینی چاہیئے۔

حافظ عصام الدین: اس ریاست مدینہ کے جو عملی نمونے ہیں ان عملی نمونوں کو ہم اپنائیں اور ان کے لئے آئیڈیل شخصیت قرار دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں ایک منٹ۔

حافظ عصام الدین: یہ ایک شعر ہے غربت کے حوالے سے:

برباد گلستاں کرنے کو صرف ایک ہی الو کافی تھا ہر شاخ پر الو بیٹھا ہے انجام گلستاں کیا ہو گا
حیران کن ترقی پر گامزن وطن ہے، الو بھی پل رہے ہیں آباد بھی چمن ہے
آزاد بھیڑیئے ہیں، خوراک آدمی ہیں، رشک ہیں جانور کے، ایسا عجب ذہن ہے
ہر سمت نوجواں کی، ضائع صلاحیت ہے، بے روزگار جیسے تاروں بھرا گگن ہے
اونچی عمارتوں سے، اونچے مجسمے ہیں، کمزور شہریوں کا اجڑا ہوا صحن ہے
محلوں میں ظالموں کے، کتے بھی ٹھاٹھ میں ہیں، بے گھر ہیں ان کی مائیں، بے آبرو بہن ہے
خون ریزیاں ہیں عام اور مظلوم جیل میں ہیں، مندر بنے یا مسجد حاکم یوں ہی مگن ہیں

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو، شارٹ شارٹ ٹائم لیں، نماز کا ٹائم ہو گیا ہے، سب کو نماز کے لئے جانا ہے تو میری ریکویسٹ ہے تمام ممبرز سے کہ دو دو منٹ میں اپنی بات کریں۔ جناب وقار احمد خان صاحب۔

جناب وقار احمد خان: شکریه جناب سپیکر صاحب، په مهنګائی او په بې روزګارئ باندې زمونږه مشرانو تفصیلی خبرې اوکړې خو زه به دا ستاسو په توسط حکومت ته دا خواست اوکړمه، کوم حقونو چې دی چې هغه حق مونږه تسلیم کړو او د هغې نه انکار اونکړو خو د بدقسمتئ نه مونږه خبره تنقید برائے تنقید دغه کوؤ خو تنقید برائے اصلاح د هغې نه نه اخلو۔ لکه دلته کښې مهنګائی ده، یوازې په ما نه ده په هغوی هم ده، په ټول عوامو ده نو حکومت له پکار ده چې داسې اقدامات اوکړی چې عوامو ته ریلیف ملاؤ شی، دا نه چې مونږه دلته خبرې اوکړې او هغوی جواب راکړو، زمونږه د خبرو جواب ئے راکړو اپوزیشن

له او خبره ختمه شوه۔ دا کوم حقیقت چې دے دا تسلیمول پکار دی او زمونږه حکومت چې کوم راغلے دے د پی ټی آئی په کومه نعره باندې، پکار ده چې هغې ته عملی جامه پهناؤ کړی۔ دوئ وائی د غریبانانو حکومت دے، دا غریب دوست حکومت دے نو ماته دې په دې دوه کاله کښې صرف یوه خبره اوکړی چې د غریب د پاره دوئ څه اوکړل، هغه خبره چې کوم یوڅیز ارزان شو؟ تر اوسه پورې هر څیز آسمان ته روان دے جی، بې روزګاری، زه خو به د ملاکنډ ډویژن خبره اوکړمه، ځه ټوله خبره اوشوه خو هلته کښې چې منرل ډیپارټمنټ چې کوم د خلقو سره کوم ظلم او زیاتے شروع کړے دے هلته کښې چې څوک باجری راوباسی د خوړونو نه او سیندونو نه، په هغوی باندې ټیکسونه لګوی، هغوی جیلونو ته بوځی، نو آیا دا کوم میسج ځی؟ قانون جوړیږی د قانون پته نشته نو زما ستاسو توسط باندې حکومت ته خواست دے چې مهربانی اوکړی دا کوم ایشو چې ده چې دا من و عن تسلیم کړی چې واقعی دا مهنګائی ده او بې روزګاری شته، مونږه د خلقو نه روزګار واخستو، غریبانان عاجزانان په ځان پورې حیران دی، د نوړئ پیدا کیدو پورې حیران دی، پکار دی چې روزګار ورکړی۔ د کنسټرکشن انډسټری وزیراعظم صاحب اعلان کړے دے هغې ته د ریلیف ورکولو، پکار ده چې هغه عملی کړے شی، د هغې سره ډیرې انډسټرئ وابسته دی، ډیر خلقو ته به روزګار ملاؤ شی خو صرف د خبرو د حده پورې نه، د زمینی حقائق د پاره په زمکه باندې هغه ثابتول پکار دی جناب سپیکر صاحب۔ ډیره مهربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مسٹر خوشدل خان صاحب، مس نعیمہ کشور صاحبہ۔

محترمہ نعیمہ کشور: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دې پسې به تاسو اوکړئ، ما ستاسو نامه واغستله تاسو نه وئ۔ جی نعیمه کشور صاحبه۔

محترمہ نعیمہ کشور: مہربانی سپیکر صاحب، ہماری حکومت کا یہ تیسرا سال ہے اور جو بھی حکومت آتی ہے وہ پلاننگ کرتی ہے، دو سال وہ پروگرام دیتی ہے اور تیسرے سال میں اس کے کچھ آثار نظر آجاتے ہیں کہ ہاں یہ ان کے کام ہیں، یہ ان کے ڈیویلپمنٹ کا کام ہے، یہ ان کے مطلب روزگار کے مواقع ہوں گے، مہنگائی

کا کیا کنٹرول ہوگا؟ تو چوتھے سال میں وہ زمین پر نظر آ جاتے ہیں، چونکہ پانچواں سال ہمارا پھر الیکشن کا سال ہوتا ہے، ہم نے پھر الیکشن میں جانا ہوتا ہے تو اگر چوتھے پانچویں سال میں گورنمنٹ کوئی اناؤنسمنٹ کرتی ہے کسی پراجیکٹ کا کسی کام کا، تو اس کا کوئی فائدہ نہیں کیونکہ عوام کو نظر آتا ہے کہ اب یہ الیکشن میں آ رہے ہیں تو یہ عوام کو سبز باغ دکھا رہے ہیں۔ عوام جو آج مایوس ہیں اور جو پی ٹی آئی کا اپنا کارکن مایوس ہے، اس کی وجہ کیا ہے؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ تیسرا سال ہمارا شروع ہو گیا ہے، زمین پہ ہمیں کچھ نظر نہیں آ رہا ہے، ہم سے وعدہ کیا گیا تھا، عوام سے وعدہ کیا گیا تھا کہ ایک کروڑ نوکریاں ہوں گی، کہاں سے ہوں گی؟ کوئی لائحہ عمل، کوئی طریقہ کار، کوئی پراجیکٹ جس سے ہمیں پتہ چلے کہ ہاں اس سے ہمیں نوکریاں ملیں گی۔ ہمارے ممبران نے بات کی، میں کسی کی بات کو دوبارہ نہیں دہراؤں گی جناب سپیکر صاحب، ہمارا ملک آبادی کے لحاظ سے چھٹا بڑا ملک ہے اور اس وقت اگر 13 ,2003 اور 18 ہم کہتے ہیں، ہم نے قرضے بہت لئے، ایک تو یہ میں بتا دوں کہ ہمارا Inflation، جی ڈی پی، ان چیزوں سے عوام کو کچھ فرق نہیں پڑتا، عوام کو آٹا سستا چاہیئے، گھی سستا چاہیئے، چائے سستی چاہیئے، چینی سستی چاہیئے، ایک عام Lay man سے اگر پوچھیں تو ان کو تبدیلی تب نظر آئے گی جب ان کے کچن میں، جب ان کے گھر کے خرچوں میں جب ان کی فیسز میں، جب ان کو ڈاکٹر کی فیس میں جب ادھر ریلیف ملے گا، ہم نے ان سے وعدہ کیا تھا ایک کروڑ نوکریوں کا، اگر میں آپ کو بتا دوں کہ ایشیائی ترقی بینک کی رپورٹ ہے کہ تین ماہ میں، تین ماہ میں پندرہ لاکھ لوگ بے روزگار ہو گئے ہیں اور چھ ماہ میں بائیس لاکھ لوگ بے روزگار ہوں گے، تو اگر ہم نے اور نوکریاں نہیں دیں اور مزید صرف یہ چھ ماہ میں بائیس لاکھ لوگ ہمارے بے روزگار ہو رہے ہیں تو ہمیں خود دیکھنا چاہیئے کہ ہم کس طرف جا رہے ہیں؟ ہم کہتے ہیں پچھلی حکومتوں قرضے لئے، جب بھی کوئی منسٹر یا کوئی حکومتی نمائندہ کھڑا ہوتا ہے تو ان کا یہی رونا ہوتا ہے، پیچھے دیکھو لیکن ہماری ریکویسٹ ہو گی کہ خدا کے لئے اب پیچھے دیکھو کی بجائے اب آگے بڑھنے کی بات کریں کیونکہ آپ نے آدھا ٹائم گزار دیا، اب پیچھے دیکھنے والی پالیسی نہیں چلے گی، اب تو آپ کو آگے بڑھنا ہوگا۔ اگر 2008 سے 13 تک ہم نے چودہ ارب ڈالر قرضہ لیا تھا اور نون لیگ نے 34 ارب لیا تھا تو تحریک انصاف کی حکومت نے 105 ارب ڈالر تک اس قرضہ کو بڑھایا ہے، تو انہوں نے صرف سات، جو شروع کے سات مہینے تھے انہوں نے دس ارب ڈالر اس میں قرضہ لیا، آخر یہ قرضہ کدھر گیا؟ اس قرضے سے عام آدمی کو کیا فائدہ ملا؟ ٹھیک ہے وہ پچھلی حکومتیں تو چور تھیں، ڈاکو تھیں تو اس گورنمنٹ نے ہمیں کیا دیا؟ مجھے یاد ہے، کل میں ایک وہ دیکھ رہی تھی، شاید کل نہیں بلکہ آج

میں دیکھ رہی تھی، یہ تو ہماری بد قسمتی ہے کہ ابھی شاید شہرام صاحب نہیں، شہرام صاحب نے عمران خان صاحب کو ایک جلسے میں ایک پرچی تھمادی اور وہ ریٹ بتارہے تھے اس میں کہ آٹے کی قیمت کیا ہے؟ انہوں نے کہا آٹے کی قیمت تیرہ سے پینتالیس روپے ہو گئی ہے، آج کیا ہے؟ آج ستر روپے ہے، دودھ کی قیمت پچپیس سے اٹھانوے روپے ہو گئی ہے، لوگو کچھ سوچو، آج ایک سو بیس روپے سے ایک سو تیس روپے ہے فی لیٹر، انہوں نے کہا جو شہرام صاحب نے ان کو پرچی تھمائی تھی، وہ ویڈیو ہے، آپ دیکھ لیں، اس لئے میں نے ریکویسٹ کی تھی کہ ہمیں سہولت دیں کہ ہم ادھر دکھادیں، تو اتنا زیادہ ٹائم ہم تقریروں میں نہیں لیں گے، انہوں نے کہا چینی کی قیمت اکیس روپے سے انچاس روپے ہو گئی، آج کیا ہے؟ ایک سو دس سے ایک سو بیس روپے آپ کو مارکیٹ میں ملتی ہے، یہی حال آٹے کا ہے، انہوں نے کہا ڈالر ایک سو چالیس روپے تک پہنچ گیا ہے، آج ڈالر کیا ہے؟ ایک سو پینسٹھ تک تقریباً پہنچ چکا ہے اور جب ڈالر بڑھتا ہے تو پھر اس کا کیا مطلب ہوتا ہے؟ میں نہیں دہراؤں گی کہ اس کا کیا مطلب ہوتا ہے؟۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم، شارٹ کریں۔

محترمہ نعیمہ کشور: تو میری ریکویسٹ ہوگی کہ بار بار ایک چیز Repeat بھی ہو رہی ہے کیونکہ وہ زمانہ ہے کہ آج کل تو، انہوں نے کہا میں Tax collection بڑھاؤں گا، اسی قوم سے میں قرضہ نہیں لوں گا، آٹھ ہزار ارب روپے میں Tax collect کروں گا۔ پچھلے سال آپ کا ٹارگٹ تقریباً پانچ ارب روپے تھا وہ بھی پورا نہ کر سکے، چار ارب تقریباً ہو گیا، تو میرے خیال میں اگر ہم نے وہ ٹارگٹ ہم نے جو رکھے تھے وہ Achieve نہ کر سکیں تو پھر ہم اپنے عوام کو کیا ترقی دیں گے؟ اور سب سے زیادہ بے روزگاری کا Ratio ہے، اس میں بھی اضافہ ہو رہا ہے اور میں یہ بھی کہتی چلوں کہ خواتین کے جو بے روزگاری کے Ratio میں اس میں بھی زیادہ اضافہ تقریباً آٹھ فیصد اس میں ہے، اضافہ ہو گیا ہے، تو میرے خیال میں گورنمنٹ کو اس طرف توجہ دینا ہو گی کہ ابھی انہوں نے Next year سے الیکشن کی تیاری میں جانا ہے، ابھی سینیٹ کا بھی الیکشن آنے والا ہے تو آپ لوگ عوام کے ساتھ کس چیز پہ جاؤ گے؟ جو وعدے جو۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو میڈم، تھینک یو، چلیں ایک منٹ لے لیں۔

محترمہ نعیمہ کشور: جو بے روزگاری میں سب سے بڑا جو اضافہ ہے، اس میں افسوس کی بات یہ ہے کہ ہمارے لیبر تو بے روزگار ہو گئے لیکن ہمارا Educated طبقہ بے روزگار ہو گیا اور اس کے لئے میں دو تین چیزوں پہ کروں گی کہ ہمارے صوبے میں ایک، جس طرح ایک یہاں سے بھی Suggestion آئی کہ

سال ڈیم پہ توجہ دیں، اس سے روزگار بھی بڑھے گا، ہمارے صوبے کا اس میں بھی وہ اضافہ ہو گا۔ دوسرا، ہمیں اپنی زراعت پہ توجہ دینا ہو گی، زراعت کے لئے ہمیں کام کرنا ہو گا، منسٹر صاحب کی میں تعریف کروں گی، اچھا ایک Energetic Minister ہے لیکن ہمیں جو ہمارا صوبہ ہے، اس میں ہمیں اپنی زراعت کی طرف توجہ دینا ہو گی تب ہم آگے بڑھیں گے اور دوسرا، ایجوکیشن میں ہمیں ٹیکنیکل ایجوکیشن پہ توجہ دینا ہو گی کیونکہ ہمارا Educated طبقہ زیادہ بے روزگار ہو رہا ہے اور اس کے لئے تو میں صرف یہ کہوں گی کہ یہ ایک شعر ہے کہ:

اسلم بڑے وقار سے ڈگری وصول کی
اور اس کے بعد شہر میں خوانچہ لگا لیا

تو ہم ایسے بچوں کو وہ دے رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو جی۔ جناب خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سپیکر صاحب، کہ ستا اجازت وی نو پہ دے ټاپک باندے ډیرے خبرے اوشوے او زہ بہ ھغہ پوائنټ آف آرډر باندے خبرے لږے اوکړم کہ ستا اجازت وی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی جی اوئے کړئ خو شارټ کښئ اوکړئ جی ځکہ چہ ټول ممبران بہ مونږ تہ ھم ځی، لږ شارټ کښئ اوکړئ جی۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: زہ مختصر غوندے خبرہ کومہ پہ دے پوائنټ آف آرډر باندے، دا یو لیگل خبرہ دہ۔ سپیکر صاحب! آپ کو معلوم ہے کہ ہماری یہ اسمبلی ایک رولز کے تحت چل رہی ہے اور اس رولز کا نام جو ہے۔ Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, and these rules have been framed under Article 67 of the Constitution، اس کا مطلب یہ ہے کہ ڈائریکٹ Constitution کے تحت بنائے گئے ہیں، حالانکہ طریقہ کار یہ ہوتا ہے کہ آئین پھر قانون اور پھر اس کے رولز ریگولیشن بنائے جاتے ہیں لیکن چونکہ یہ بہت Important ہے اور Supremacy اس کو یہ ہے کہ یہ عوامی اسمبلی یعنی اس اسمبلی کے ساتھ ہے تو اس لئے پھر سپیکر صاحب، آپ نے Under Article 53 read with Article 127 آپ نے او تھ بھی اٹھایا ہے، ہم نے بھی اپنے آرٹیکل Article 53 read with Article 25 related to administration of کیونکہ یہ

اس میں بہت کلیئر لکھا گیا ہے کہ میں ایمانداری oath your oath and Deputy Speaker کے ساتھ اپنی قابلیت کے ساتھ، وہ میرے پاس ہے لیکن پڑھنا نہیں چاہتا ہوں اور قانون کے اور آئین کے مطابق اور اس رولز کے مطابق میں کام کروں گا اینڈ اپنے آپ کو پابند کر دیا، یہاں پر بار بار ہم یہ بات کرتے ہیں یہ Red book یہ آپ کے رولز ہیں جناب عالی With due respect اور اس رولز میں یہ کہیں بھی نہیں لکھا ہے کہ یہ رولز کسی ایڈوائزر کو کسی کو سپیشل اسسٹنٹ کو Authorize نہیں کرتا ہے کہ وہ کسی ممبر کی قانون سازی کے بارے میں، کوئسچن کے بارے میں، کال اٹنشن کے بارے میں، تحریک التواء کے بارے میں وہ جواب نہیں دے سکتا۔ اب آپ نے اپنے آپ کو اپنے اوتھ کے مطابق آپ نے پابند کیا اپنے آپ کو کہ میں اس اسمبلی کو یا میں رولز کے مطابق کروں گا، یہ مجھے بتائیں، اگر کسی ممبر نے یا آپ نے مجھے بتا دیا کہ ہاں اس رولز میں ایڈوائزر کو اختیار دیا گیا ہے، ایک سپیشل اسسٹنٹ کے پاس یہ اختیار ہے کہ وہ جواب دے سکتا ہے، اگر وہ جواب نہیں دے سکتا ہے اور اس کے باوجود ہم یہ Raise کرتے ہیں، آپ نے فرمایا کہ میں نے رولنگ دی ہے یا کسی اور نے، پھر میرا یہ کوئسچن آپ سے ہے کہ آپ کے رولز Superior ہیں کہ آئین Superior ہے، قانون Superior ہے یا یہ رولز؟ جہاں تک میں ایک لاء سٹوڈنٹ ہوں، میرا یہ خیال ہے کہ رولنگ جو ہے Would not supersede the law, the rules and the Constitution because Constitution is the Supreme law of the land. اس کے بغیر قانون سازی ہوتی ہے تو پھر کس طرح، تو سر، اس پر یہ جتنی بھی پروسیڈنگز یہاں پر ہو رہی ہے، یہ Irregular ہے اور میں ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ کل بھی کوئی چلا جائے اور اس کو چیلنج کر لے کہ جتنے بھی یہاں بل پیش کرتے ہیں، جتنے یہاں پر مطلب ہے وہ جوابات دیتے ہیں، تو میں یہ وثوق سے کہتا ہوں ورنہ آپ لاء منسٹر سے بات کر لیں، آپ لاء سیکرٹری سے بات کر لیں، اپنے سیکرٹری سے بات کر لیں کہ وہ Irregular ہے، تو میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ Under article 53 read with article 25 آپ نے اپنے آپ کو پابند کیا ہے کہ ہم رولز کے مطابق کام کریں گے، تو رول یہ ہے سر، جو میرا پوائنٹ تھا وہ سر یہ تھا، وہ بھی دیکھیں سر، میں نے پہلے آپ سے کہا تھا کہ میں کبھی بھی آپ کا اس ایوان کا وقت ضائع نہیں کروں گا، یہ آپ کا سر ایجنڈا ہے، اب ایجنڈا میں جو ایک لسٹ ہے، لسٹ آف بزنس ہے، لسٹ آف بزنس میں آپ نے دیا ہے، کوئسچن ٹھیک ہے According to law ہے، پھر جو Leave Applications ہیں، پھر تحریک استحقاق، پریویلجز ہیں، پھر تحریک التواء ہے، اب سر آپ اپنے آفس سے پوچھیں، یہ اپوزیشن کی ریکوزیشن پر اس اجلاس کو بلایا گیا اور Sitting ہو رہی ہے، آپ

دیکھیں کہ اگر کسی ممبر کی ایڈ جر نمنٹ موشن نہیں ہے تو ٹھیک ہے پھر یہاں پر یہ ایجنڈا خالی ہونا چاہیئے اس لسٹ کا، اور اگر ہماری تحریک التواء ہے، بزنس پڑا ہوا ہے، ایڈمٹ بھی ہو چکا ہے، آپ نے پر اسیس بھی کیا ہے اور پھر جب آپ ایجنڈے پر نہیں لاتے ہیں تو پھر اس کا یہاں پر آنا، یہاں پر بیٹھنے کا کیا مقصد ہے ؟ اب میری بھی تحریک ہے، تمام ممبران کے، مطلب پانچ چھ، آج میں آپ کی ڈائری دیکھ چکا ہوں لیکن اس ایجنڈے پر نہیں ہے، اگر نہیں ہے تو کیوں نہیں ہے کیونکہ آپ جب لسٹ کرتے ہیں، اگر بزنس Available نہ ہو تو ٹھیک ہے آپ اس کو اوپن رکھیں اگر بزنس Available ہو تو سر پھر کیوں مطلب ہے، اس کو آپ جگہ نہیں دیتے، ایک منٹ سر، تو یہ میرا پوائنٹ آف آرڈر ہے جو میں بار بار یہ کہتا ہوں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: میں ریسپانڈ کراتا ہوں۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ</u>: سر، ایک آخری۔ سر آپ اس کرسی پر تشریف فرما ہیں، یہ بہت ایکسیلینٹ کرسی ہے، ہم آپ کی ہر قسم مطلب ہے Respect بھی کریں گے اور آپ کو ہم مطلب ہے آپ کو اپنے سے بہتر سمجھتے ہیں، سمجھنے میں بھی کارروائی کو چلانے میں کیونکہ آپ ڈپٹی سپیکر ہیں سر، آپ رول 25 آپ پڑھ لیں، میں نہیں پڑھتا ہوں Read with rule 120 ایک منٹ سر۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: خوشدل خان صاحب، آپ نے کہا تھا، میں ایک بات کروں، پہلے میں ان کے جوابات دے دوں پھر آپ دوسری سنیں سب سے پہلے بات۔۔۔۔۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ</u>: سر، یہ میں کمپلیٹ تو کر لوں نا، نہیں سر، میں کمپلیٹ کر لوں پھر آپ مجھے جواب دے دیں نا۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: نہیں، آپ نے بات کر لی، آپ کا پوائنٹ آگیا، نہیں برداشت نہیں جی، آپ ایک منٹ خوشدل خان صاحب، آپ پہلے اپنی بات پہ نہیں ٹکتے، آپ نے کہا تھا میں ایک بات کرتا ہوں، ایک پوائنٹ آف آرڈر، ایک جگہ آپ دس باتیں کرتے ہیں، ابھی سن لیں، آپ نے ایک بات کی، (قطع کلامیاں) ابھی سن لیں، اب سن لیں، (قطع کلامیاں) آپ چیخیں نہیں، آپ چیخیں نہیں، آپ جس طرح آپ بول رہے ہیں مجھے برداشت ہے، آپ اپنی بات پہ ٹکیں آپ کے پارلیمانی لیڈرز نے فیصلہ کیا تھا گورنمنٹ کے ساتھ کہ اس سیشن میں ہم ایڈ جر نمنٹ موشن نہیں لیں گے لیکن اگر آپ اپنے پارلیمانی لیڈرز کو نہیں مانتے ہیں تو پھر کہہ دیں کہ ہمارے پارلیمانی لیڈرز کی بات ہے، ہم نہیں مانتے ہیں، آپ کے پارلیمانی لیڈرز بیٹھے تھے، گورنمنٹ کے ساتھ انہوں نے بات کی، اس سیشن میں ہم

ایڈجرنمنٹ موشن نہیں لیں گے، سب سے پہلی بات یہ مجھے افسوس ہورہا ہے، میں یہاں پہ پہلے بھی بات کرچکا ہوں، پارلیمانی لیڈر آپ کے بیٹھے ہوئے تھے، بابک صاحب، میں نے ان کو کہا کہ آپ کے ممبرز ہمیں کہتے ہیں کہ ہمیں ٹائم نہیں ملتا پھر آپ اپنے پارلیمانی لیڈرز کے ساتھ بیٹھیں کہ آپ جو بات کرتے ہیں، ہم اس کو نہیں مانتے۔ دوسرا، آپ نے اس کی بات کی، رولنگ کی بات کی اس اسمبلی میں اس سیٹ پر آپ بیٹھے ہوئے تھے، اسی طرح آپ کے ٹائم میں بھی سپیشل اسسٹنٹ اور ایڈوائزر تھے، انہوں نے اسمبلی میں یہ بات کی، اس کے بعد سنٹر میں سینیٹ میں اس طرح پارلیمانی سوری سپیشل اسسٹنٹ اور ایڈوائزرز ہیں، اس پہ دو دفعہ رولنگ دی جاچکی ہے، ایک چیز پہ اگر رولنگ دی جاچکی ہے تو پھر اس پہ دوبارہ بات نہیں ہوسکتی لیکن آپ جس طرح ہاؤس کو یرغمال کررہے ہیں، آپ کو میں ہاؤس کو یرغمال کرنے نہیں دوں گا جی۔ میڈم نگہت یاسمین اورکزئی صاحبہ، مسٹر نثار مہمند صاحب، نثار مہمند صاحب، نثار مہمند صاحب، آپ سٹارٹ کریں نثار مہمند صاحب، آپ اگر نہیں کرتے تو میں فلور کسی اور کو دے دوں گا۔ مسٹر نثار مہمند صاحب، نثار مہمند صاحب، میں نے آپ کو موقع دیا، آپ کی بات سنی گئی ہے نثار مہمند صاحب، جواب یہ کراس ٹاک نہیں ہے جی نثار مہمند صاحب۔

جناب نثار احمد: شکریه سپیکر صاحب چې په دې اهمه موضوع باندې ماته هم د خبرو موقع راکړه۔ ډیرې خبرې شوې دی، بهرحال چې د هغې دهرائی اونشی نو بنه خبره به وی، زه به څه Suggestion هم درکړمه او څه زمونږ مسائل چې دی په هغې به هم لږه شان خبره کوؤ۔ زه د ټولو نه اول دا خبره کومه چې د خوش قسمتئ نه په صوبه کښې او په مرکز کښې او په پنجاب صوبه کښې او بلوچستان کښې کوئیلیشن دا زمونږ حکومتونه دی، دا د دې پی ټی آئی د تحریک انصاف حکومت دے خو بیا د دغې، لکه بله دا یو ډیره ذمه داری جوړیږی چې په پنجاب کښې د اوړو قیمت یو دے او دلته بدل دے، دغه بې روزګاره خلق چې دا مونږه روزګار هم نشته، کار هم نشته، زمونږه نوکرئ هم نشته او بیا مونږ ته قیمت کښې دومره فرق دے، دا هم ډیره د افسوس خبره ده، پکار ده چې په دې باندې مونږه سنجیدګئ سره سوچ اوکړو او بله دا چې هغوی د غنمو کومه پابندی لګوی په مونږ باندې چې هغه زمونږ صوبې ته راځی نو ډیره د افسوس سره دا خبره کومه، څومره معدنیات مونږ سره دی په سوونو ګاډی زما د ضلعې نه روان دی، هغه ځی پنجاب ته، په هغې پابندی نشته، پکار ده چې لږی شان سترګې بنودل

پکار دی چې دغې خلقو باندې دغه پابندئ اولګوی، زما سکریپ روان دے او هغه واهګه باډر باندې پاس کیږی، سکریپ د ماربل سکریپ روان دے په واهګه باډر پاس کیږی او هغه ئې په یو سل پنځوس ډالر باندې خرڅوی، هغه د پنجاب تاجر ئې په هغې کښې خرڅوی، هغې د پاره باډر نه دے بند، زه یو اینچې ګاډې په طورخم او په ګورسل یا ناواپاس یا غلام خان ځومره چې زما ټریډ دے، دغه مکمل بند دے نو بې روزګاری به نه راځی، ګرانی به نه راځی، دهشت ګردئ ته به دوام نه ملاویږی؟ چې کله یو دهشت ګرد ته پنځلس یا شل زره روپئی تنخواه ملاویږی او هغه باندې نور لیګل روزګار بند وی، ظاهره خبره ده زمونږ ځوانان به هغه طرف ته روان وی، دومره که مونږه دلته غربت ختمول غواړو او خاص کر دا خبره کوؤ چې مونږه کومه قربانی ایکس فاټا درکړه چې مونږ ته به ډیرو خلقو وئیل چې ځان له صوبه جوړه کړئ، مونږ ته به ډیرو خلقو وئیل چې انضمام ته مه ځئ، نو مونږ تاسو له دومره باډر درکړو چې ستاسو د صوبې ریونیو راشی، ستاسو صوبه مالداره شی، نن په هغې کښې ډیر د افسوس سره دا خبره کوم، تاسو دومره بې وسه ئې، دومره بې بسه ئې چې تاسو ته هغه چالو باډر طورخم هم بندوی، مونږ خو تاسو نه دا طمع لرله چې مونږ ته به دا ټولې باډرې کهلاؤ کړئ، نن زما د ټول قبائلی سیمې روزګار هغه په دې باډرو باندې وو، هغه نن بند دے، دغه صوبه تاسو سره په یونیم ګز کښې صوبه ده، په هغې کښې چې کوم روزګار دے، دا د طورخم باډر سره تړلے وو، نن هغه خلق بې روزګاره ناست دی، زما تاسو ته تجویز دا دے چې بجلی مونږ پیدا کوؤ، پکار ده چې دغه بجلی په هغوی باندې بنده شی، هغلته پنجاب ګورنمنټ سبسډی ورکوی، زما فلور مل ته ته راشه او فلور مل دلته اولګوه او غنم به نه وړې، غنم به نه وړې او بیا تاسو دلته مونږ باندې په دې رابد شئی وایئی بین الضلاع پابندی لګوؤ، بیا مونږ قبائلو کښې خو زراعت ډیر کمزورے دے، مونږ چې غنم ښکته واخلو نو هغه رانه دلته واخلی، لکه مونږ چې بل ملک ته وړو، مونږ هند ته روان یو یا مونږ تاشقند و بخارا ته وړو، په مونږ باندې هغه پابندئ هم لګوی، وائی دا بین الضلاع پابندی ده، زمونږه غنم نیلام شی، مونږه په دې غربت کښې هغه واخلو هغه راته داسې شی۔ دغسې زما نور چې کومې بارډرې بند دی، لکه مونږه قراردادونه راوړل،

دلته زمونږه قرارداد نه راځی په کورسل بارډر باندې کورسلې باندې په ناوا پاس باندې چې د دې مونږه ته دغه اوشی۔ دغسې مونږه قراردادونه راوړل، زما ځوانان په گلگت بلتستان کښې ځوان هلته اوویشتلې شو په ډکیتئ کښې او دغسې مختلف په هغې کښې اوولی، بیا د هغې د ایف آئی آر مخکښې پته نه لگی، په هغې مو قرارداد راوړلو، زمونږه قرارداد مخې ته نه راځی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شارټ کړئ جی۔

جناب نثار احمد: زه جی یو خبره کومه اخری، بیگاه لس بجې دا د پښتو تقاضا نه وه مونږه په دشمنو کښې هم په زنانه ډز نه دے کړے، مونږه په زرگونو ځوانان ورکړل د دهشت گردئ په خله کښې، د دهشت گردئ په جنگ کښې، بیگا زما په علاقه دویزو کښې زما په حلقه کښې یو زنانه لس بجې قتل شوې ده، وژلې شوې ده او څلور بجې نن د هغې جنازه وه، نن زمونږه د ټولو پښتنو سر د شرم نه ښکته دے، چې زما زنانه هم نه معاف کیږی، محمد علی خان صاحب به وئیلې چې په کوم ځائې کښې چې قاتل معلوم نه وی، د هغې زمه دار حکومت وی، نن زما د دغې قتل زمه دار دا صوبائی حکومت دے، زه د دې صوبې حصه یم، دغه مرکزی حکومت زما د دې زمه دار دے چې زما قاتلان معلوم کړی ځکه چې دا د پښتنو د روایاتو خلاف خبرې دی، نن هغه په نامعلومه کښې نن څلور بجې مونږه ښخه کړله، ډیره د افسوس خبره ده، باید چې حکومت خپلې دغه زمونږه محرومې دی زمونږه مسائل په گوته کړی او که وائی چې دا مونږ نه شو په گوته کولې، دا هم د دوئ ناکامی ده۔ بله دا که زما بې روزگاری نه شی ختمولې په صوبه کښې هم د دې او مرکز کښې هم د دې او په ټول ملک کښې د خوش قسمتې نه دغه دے نو که تاسو به عوامو ته ښایئ نو عوامو ته به څه اوړئ؟ تاسو به عوامو ته کوم مخ ښایئ چې مونږه هغه یو کروړ نوکرئ کوم خوا یوړلې؟ نن زما ټوله انډسټری روانه ده، زما چې دے زما ټول ټیکسټائل لاړو بنگال ته او مونږه دلته وایو، مونږه دلته دا خبره هم کوؤ چې مونږه د ټیکسټائل په مد کښې دومره گټه اوکړله، دا راته اووایئ څومره پومبه دې کرلې ده، په دې ملک کښې څومره د پومبې کر شوې دی، دا راته اووایه چې درآمدات څومره شوی دی، د مالوچو په مد کښې خو بیا هم مونږه دا دعویٰ کوؤ۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اوس وائنڈ اپ کړئ۔

جناب نثار احمد: نو مطلب دا دے چې مونږه به دا خبرې واضح کوؤ او د دې تاسو سره پوره پوره موقع ده چې دا ټولې مسئلې حل کړئ۔ زه اخره کښې تجویز درکوم که تاسو سره پنجاب په غنمو Compromise نه کوی نو بیا لږه ایمانداری اوښایئ خیر دے تاسو سره به ټول اپوزیشن او دا ټوله صوبه به تاسو سره ولاړه وی، راځئ چې د هغوی بجلی هم اودرو، راځئ چې هغوی ته زما کوم معدنیات روان دی، زما نه معدنیات په پنځلس سوه روپئ ټن واخلی، په چوده سو هلته پېنځ واخلی او بیا ئې په یو نیم سل روپې ټن هند ته سپلائی کیږی، راځئ چې دا ټول پرې بند کړو او دا بارډر ماته کهلاؤ کړئ، تاسو به هم مالداره شئ، زما بې روزګاری به هم ختمه شی۔ ډیره مننه۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو جی۔ جناب تیمور سلیم جھگڑا صاحب، تیمور سلیم جھگڑا صاحب۔

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ): میری ایک ریکویسٹ ہے، میرے خیال میں تو میں تو یہی کہونگا کہ کس کو جواب دوں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: بس آپ شارٹ جو کہہ رہے تھے۔

وزیر خزانہ: وہ شارٹ دے دیں لیکن ایک، وہ بحث تو یہی۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لطف الرحمان صاحب بیٹھے ہیں، صرف ان کو جواب دے دیں۔

وزیر خزانہ: لیکن آپ کو As a Speaker اس پر یہ ہم نے پہلے بھی پوائنٹ آؤٹ کیا ہے، گورنمنٹ کے لوگ کم ضرور ہونگے لیکن یہ ایک Respect of the Assembly ہوتی ہے، میں اپنے ممبرز کا بھی جو بیٹھے ہیں، ان کا بھی اور جو لطف الرحمن صاحب، کنڈی صاحب، نثار گل صاحب۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تیمور صاحب، اگر آپ آج جواب نہیں دیں گے تو یہ ایجنڈے پر Next Friday کو جائے گا، آپ Conclude کر دیں جی۔

وزیر خزانہ: سر، میں یہی کہہ رہا ہوں کہ آپ Friday کو کم از کم انہوں نے Points raise کئے ہیں۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تیمور صاحب، Next Friday کو ہم دوسرا ایجنڈا پوائنٹ لیں گے، یہ Complete ہو گیا ہے، اس پر آپ جواب دے دیں، یہ نہیں سنتے ہیں پھر ہم بتا دیں گے آپ بولیں۔ Next agenda

point لیں گے پھر، اور شارٹ، شارٹ جواب دے دیں آپ، اگر کوئی سننے کے لئے نہیں بیٹھتا تو آپ بھی ان کو سنائیں ہی نا۔

وزیر خزانہ: چلیں آپ کر لیں بات پہلے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: قلندر لودھی صاحب، شارٹ میں، قلندر لودھی صاحب کا مائیک آن کریں۔

حاجی قلندر خان لودھی (وزیر خوراک): جناب سپیکر، دوستوں نے باتیں کی ہیں تو اس میں مجھے چونکہ میرے پڑوس میں جو مولانا صاحب بیٹھتے ہیں جو کہ مذہبی لحاظ سے بھی ماشاء اللہ بڑے ساؤنڈ ہیں اور سیاست بھی ان کے گھر کی بہت بہت مشہور ہے لیکن بڑے افسوس سے مجھے یہ بات کہنا پڑی، میں چونکہ یہ ساری چیزیں Facts and figures اپنے ساتھ لایا ہوں، ساری چیزیں ہر وقت میرے پاس ہوتی ہیں، روزانہ ان کی میں چیکنگ کر رہا ہوں تو مجھے یہ نہیں پتہ کہ آٹے کے لئے لوگ کہاں ترس رہے ہیں، کہاں انہوں نے مطلب ہے لائنیں لگی دیکھی ہیں، کہاں انہوں نے دیکھا ہے کہ صوبے میں آٹا نہیں ہے؟ اور یہاں انہوں نے ریٹ کی جو بات کی ہے، جس صوبے کی پیداوار ہے، سرپلس صوبہ ہے اس کا اور میرے ریٹ کا بیس سے چالیس روپے کا فرق ہے اور وہ صرف ٹرانسپورٹیشن کا ہے، اب جو خرچہ آئے گا میرے مل کے ریٹ اس سے یہ ریٹ تھوڑا سا زیادہ ہے اور ہمارا صرف دونوں صوبوں کا وہ فرق ہے اور جس لیڈر کے متعلق انہوں نے بات کی ہے، وہ ایسا دبنگ لیڈر ہے، ایسا دلیر لیڈر ہے جس کا نام عمران خان ہے جو اس پاکستان، مسلمانوں کی، مسلم امہ کی وہ جو بات اس نے کی ہے، اس کی ان کو قدر ہی کچھ نہیں ہے کہ کبھی کسی نے کوئی بات نہیں کی، نہ اس ملک کے لئے کی ہے نہ مسلمانوں کے لئے کی ہے، نہ کسی انصاف کے لئے کی ہے، نہ کشمیریوں کے لئے کی ہے، اس کو یہ کہتے ہیں کہ اس کے کیا وعدے ہیں، سب کو ہماری فکر پڑی ہے کہ ان کا الیکشن میں کیا ہوگا؟ یہ لوگ اس Honest leader کی وجہ سے، اس Honest party کو ہمیشہ ہاتھ ملائیں گے ان شاء اللہ، اس نے کرپشن تو نہیں کی، یہاں پر سپریم کورٹ نے اس پر یہ لیبل تو نہیں لگایا کہ فلاں چور ہے فلاں فلاں ہے۔ تو جناب سپیکر، اس لئے میں یہ کہتا ہوں کہ اس صوبے کا ابھی آٹھ سو ساٹھ روپے آٹا یہاں پشاور میں ہے، میرے کے پی کے میں ہے اور یہی آٹھ سو ساٹھ روپیہ آٹا پنجاب میں ہے اور یہ اگر وہاں گیارہ سو ستر روپے ہے تو گیارہ سو تیس کا لے کر چالیس روپے کا ہمیں Carriages کا خرچ پڑتا ہے، تو یہاں پر بارہ سو پچاس ہے تو وہاں پر بارہ سو ہے پچاس روپے کا فرق پڑ گیا، تو یہ وہ صوبہ جس میں بہت زیادہ گندم ہے، اس کا بھی وہ ریٹ ہے اور یہاں پر بھی، تو جو لوگ ریڈ آٹا کھاتے ہیں تو ان کے

لئے تو کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے، آٹھ سو ساٹھ روپے پر فرسٹ کلاس آٹا،اور ساتھ میں ہر تندور پر بھی ہے، ہر جگہ ہے، گودام بھرے ہوئے ہیں، بازار بھرے ہوئے ہیں، میں روزانہ Daily basis checking، کرتا ہوں، میرا ڈیپارٹمنٹ کرتا ہے، ایڈمنسٹریشن کرتی ہے، مجھے یہ بات سمجھ نہیں آئی اوراس کے بعد یہ باقی انہوں نے جو باتیں کی ہیں، اس پر تو Respond کریں گے میرے وزیر خزانہ صاحب لیکن یہ دیکھیں، یہ میں نے آج ہی Analysis کیا ہے، یہ ہم نے اب جو ریڈ روٹی کا ریٹ ہے اس کو ہم ان شاء اللہ دس روپے میں ایک سو پچاس گرام کر رہے ہیں، دس روپے میں ایک سو پچاس گرام، یہ دو تین دن میں ان شاء اللہ یہ بھی نوٹیفکیشن ہو جائے گا اور جو لوگ کیک کھاتے ہیں روٹی کی بجائے کیک کھاتے ہیں، اس کو فائن سے فائن اس کے لئے کیا کریں گے، وہ اگر آٹا کھاتے ہیں جو کہ Healthy نہیں ہے، جو صحت کے خلاف ہے جس کے لئے گورنمنٹ Campaign چلا رہی ہے کہ یہ چیزیں آپ کے لئے زہر قاتل ہے آپ کے لئے لیکن وہ لوگ جو استعمال کریں گے تو اس کا تھوڑا فرق ہو گا لیکن اس کا بھی پنجاب میں اور کے پی کے میں صرف بیس سے لے کر چالیس روپے کا فرق ہے۔ جہاں تک انہوں نے اور قیمتیں یہ سب چیزیں، یہ دالوں کی یہ قیمتیں سب مناسب قیمتیں ہیں، کوئی ایسی قیمت نہیں ہے جو پانچ سے سات اور اس میں تھوڑا سا دو چار دس روپے کا جو فرق ہے، یہ ساری چیزیں، تو میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اگر، کیا گلہ کریں گے، اپوزیشن والے میرے بھائی ہیں، میرے لئے قابل احترام ہیں اور میرے وہ آدمی جنہیں اتنی زیادہ دین کی بھی دنیا کی بھی ساری سیاست کی بھی سمجھ ہے، وہ تو کہتے ہیں کہ ترس رہے ہیں، ترس کا مطلب ہے کہ ایک چیز نہ ملے، چیز نہ ملے اور لوگ اس کے لئے بلبلائیں اور اس میں لائنیں لگ جائیں، اس میں بازار بند ہو جائیں، اس میں ہڑتالوں پر لوگ نکل آئیں، کہاں ہے میرے صوبے میں یہ بات، کسی جگہ ایسا نہیں ہے، تو میں معذرت کے ساتھ اپنے بہت ہی جو کہ میرے ساتھ بہت اچھے، ان سے میں دینی مسئلے پوچھتا ہوں لیکن مجھے آج بڑا افسوس ہوا کہ انہوں نے ایسی بات کہہ دی جو میں برداشت نہیں کر سکا اس لئے سپیکر صاحب، میں نے کہا آٹے کی کوئی قلت نہیں، وافر آٹا ہے اور میرا وہ لیڈر جو ہر ہفتے ہماری کلاس لیتا ہے ویڈیو لنک پر، میرے ساتھ وزیر خزانہ بھی ہوتے ہیں، ایک ایک کلو کا وہ ریٹ ہم سے پوچھتے ہیں، ایسا لیڈر کہاں ملے گا اس ملک کو، ایسا مسلمان اس ملک کو کیسے ملے گا جس کو ایک غریب کی فکر ہے؟ ہر وقت وہ غریب کا سوچتا ہے اور ہر ایک کو کہتا ہے کہ اس کو بالکل بہتر سے بہتر کریں اور ہم نے اس کے لئے ایسی پالیسی بنائی ہے، بیس لاکھ ٹن ہم گندم کو، Wheat کو امپورٹ کر رہے ہیں حالانکہ اتنی ضرورت نہیں ہے لیکن اس لئے کہ

کہیں کوئی ایسا مسئلہ نہ بنے، آئندہ کے لئے کوئی پریشانی نہ بن جائے تو اسی لئے، تو یہ جناب سپیکر، یہ ایسی بات نہیں ہے، ان شاء اللہ سارے مسئلے اپنی جگہ ٹھیک ہیں، ٹھیک ہے اپوزیشن والے بات کریں گے، ہمارے بھائی ہیں، ان کی جو پازٹیو بات ہے اس کو ہم Own کریں گے، ان کی باتیں بھی سنیں گے کیونکہ ہم گورنمنٹ میں ہیں، ہمارا کام ہی ہے ان کی باتیں سننا، ویسے ہی تھوڑی سی دو چار باتیں کرنا ٹھیک ہے ایسی کوئی کرائسز بالکل نہیں آئے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مجھے افسوس بھی ہو رہا ہے کہ کیونکہ یہ سیشن جو اپوزیشن کی ریکویسٹ پر بلایا گیا اور یہاں پر جو میں نے محسوس کیا ہے کہ اپوزیشن صرف پوائنٹ سکورنگ کے لئے آرہی ہے اس لئے کہ جو انہوں نے سپیچز کی ہیں، ان کو ابھی جواب کے لئے بیٹھنا چاہیئے کہ وہ گورنمنٹ کا جواب سن لیں لیکن وہ اپنی سپیچز کر کے تمام چلے گئے ہیں اور مطلب یہ تو وہی بات ہوئی کہ صرف سیاسی سکورنگ کے لئے کر رہے ہیں، ان کو اپنی قوم کے لئے کوئی سنجیدگی کی فکر نہیں ہے، اگر سنجیدگی کی فکر ہوتی تو وہ ابھی موجود ہوتے۔ تیمور سلیم جھگڑا صاحب۔

وزیر خزانہ: جناب سپیکر، میرے خیال میں جو سب سے ضروری پوائنٹ ہے وہ یہی ہے کہ آج اپوزیشن جو ہے سوائے کچھ آنریبل ممبرز، پانچ ممبرز اپوزیشن کے بیٹھے ہیں، یہ میں چاہتا ہوں کہ یہ میڈیا یہ کیمرہ ریکارڈ کرلے They have lost the moral right یہ بڑی ضروری ایک ڈیبیٹ تھی مہنگائی پر، They have lost the moral right کہ یہ مہنگائی پر بات کریں کیونکہ اگر اتنی Important debate پر یہ اسمبلی میں نہیں رہ سکتے تو پھر ان کو کوئی حق نہیں پڑتا، انہوں نے یہ ثابت کر دیا کہ جن غریب عوام کے لئے یہ پوائنٹ سکورنگ کر رہے تھے، شاید وہ پوائنٹ سکورنگ اپنی تقریر کی حد تک تو جو ہے وہ کرنا چاہتے ہیں لیکن اس سے زیادہ ان کو سوائے ابھی یہ امیر کلام صاحب، Six ممبر آگئے ہیں اپوزیشن کے، میرے خیال میں ان چھ ممبرز کے نام جو ہیں سنہرے حروف میں لکھے جانے چاہئیں کہ اس اپوزیشن میں چھ ممبرز جو ہیں وہ یہاں پہ تھے خاص کر، سر، آپ کی قدر کرتے ہیں I think کہ میں اسی لئے کہہ رہا ہوں کہ آپ نے جو ہے وہ لیڈرشپ دکھائی جو آپ کے ساتھ تھے، انہوں نے نہیں دکھائی میرے خیال میں اور جو ہمارے ساتھیوں نے یہ ٹائم گزارا ہے تقریریں، یہ اس اسمبلی کا ایک ماحول ہوتا ہے، خوشدل خان صاحب پوائنٹ آف آرڈر کی بات کر رہے تھے، ایک ہوتی ہے ٹیکنیکل، میں ساتھ میں رولز بھی دیکھ رہا تھا، رولز میں کوئی ایسی چیز نہیں لکھی، جیسے آپ نے کہا، رولنگ بھی دی گئی ہے اور جب ایک ممبر جواب

دے سکتا ہے تو سپیشل اسسٹنٹ کیوں نہیں دے سکتا؟ لیکن اگر لوگ چلیں مان بھی لیتے ہیں کہ اگر وہ صحیح بات کر رہے تھے، ایک ہوتا ہے Latter of the Law، ایک ہوتی ہے Spirit of the Law، Spirit of the Law پہ جیسے آپ نے کہا جب اپوزیشن نے ایک ڈیبیٹ مانگی، ایک سیشن مانگا اور اپنی دس دس منٹ کی تقریریں کر کے وہ نکل گئے تو I am sorry, but you are not respecting something more important than the letter of the law, that is the spirit of the law and the spirit of this Assembly, which represents this Province. جناب سپیکر، بڑی Simple میں تین چار باتیں، وہ جیسے آپ نے کہا Inflation ہے، Inflation پہ صوبائی گورنمنٹ بھی کام کر رہی ہے، Inflation پہ فیڈرل گورنمنٹ بھی کام کر رہی ہے، پرائم منسٹر صاحب Weekly خود ہی میٹنگ چیئر کر رہے ہیں۔ جو سب سے دو بڑے ایشوز ہیں آٹے کا اور چینی کا، اس پہ لودھی صاحب نے جواب دے دیا ہے، یہ میں آپ کو اس پہ صرف ضرور عرض کروں گا، یہ فگرز ہیں، یہ بھی Publish کر دیتے ہیں کہ جو صوبہ پرائسز کنٹرول کرنے میں یہ پاکستان کی سٹیٹسٹکس یا پرائس شیٹ ہے Weekly price sale اور اس میں جہاں پہ پرائسز کی Stability سب سے زیادہ Achieve ہو گئی ہے وہ خیبر پختونخوا ہے، اس کا یہ مطلب نہیں کہ مہنگائی کے دور سے ہم نہیں نکل رہے لیکن اس کا یہ مطلب ہے کہ آپ کی پوری گورنمنٹ اس کو کنٹرول کرنے میں Actively کام کرنے کی کوشش کر رہی ہے، پہلی چیز، دوسری چیز، وہ بار بار پوچھا گیا کہ یہ گورنمنٹ کر کیا رہی ہے؟ دیکھیں، جو تین چار چیزیں ابھی میں بتاؤں گا، کوئی طریقے ہوتے ہیں Actually مہنگائی یا مشکل وقت میں کنٹرول کرنے کا، پہلی چیز گورنمنٹ نے کیا کیا؟ یاد رکھیں مجھے تو لگتا ہے کہ اپوزیشن بھول گئی ہے کہ چھ مہینے ایک Global pandemic کورونا کا، جس میں یہاں پہ لاکھوں لوگ خدا نخواستہ مر سکتے تھے، ہم نے اس کو کنٹرول کیا، ہم نے لوگوں کو Educate کیا، ہاسپٹل کی Capacity بڑھائی لیکن جب Global pandemic اور اس کے آپ فگرز دیکھ لیں، انڈیا کی اکانومی پچیس فیصد Shrink ہوئی ہے، امریکہ کی اکانومی دس فیصد Shrink ہوئی ہے، یو کے کی اکانومی تیس فیصد Shrink ہوئی ہے، تو ہم کوئی ایسی صورتحال میں نہیں ہیں جہاں پہ اور دنیا میں ہے، تو وہ تکلیف جو ہے ایسے ٹائم میں اٹھانا پڑے گی لیکن آن دی ریکارڈ جیسے حفیظ شیخ صاحب نے کہا، پاکستان کی اکانومی جولائی میں جو Recession میں گئی تھی اس سے باہر نکل گئی ہے جبکہ یہ سارے ممالک کا جو میں نے کہا ہے ان کی Record contraction ہوئی ہے اکانومی کی، جناب سپیکر، کیا غریبوں کو اس مہنگائی کے دور میں Cope کرنے کے لئے جو پرائم منسٹر

صاحب نے پچاس ارب روپے یا اس سے بھی زیادہ احساس پروگرام کے تھروDistribute کئے جس میں یہ کوئی نہیں دیکھا کہ کونسی پارٹی کا وہ تھا، وہ ہے، غریب کو مہنگائی کے خلاف کشن کرنے کا طریقہ اور اگر اور کرنے پڑیں گے، اگر خدا نخواستہ ایک دوسراWave آ گیا تو وہ بہ نسبت یہ کہ وہ جو دوسرا ماڈل جو سندھ میں اپنایا گیا کہ آپ راشن دیتے جائیں اور اس میں کرپشن ہوتی جائے اور جیسے پرائم منسٹر صاحب کہتے ہیں، اس ٹائپ کا کام کر کے صرف ہماری محنت نے نہیں بلکہ لوگوں کی دعاؤں نے ہمیں ہیلپ کی، دوسری چیز، اور یہ پوچھا بھی گیا کہ آپ الیکشن میں کس بات پر جائیں گے، پہلی چیز جس پر ہم جائیں گے، وہ یہ کہیں گے کہ ایسے ٹائم میں جب پیسہ نہیں تھا، ہم نے مہنگائی میں لوگوں کو جو سب سےImportant چیز دے سکتے تھے وہ دی، اور کوئی سلیکشن نہیں کی، پورے خیبر پختونخوا کے ہر خاندان کو دس لاکھ کاCover جو ان شاء اللہ جنوری کےEnd سے پہلے چترال سے ٹانک، ڈیرہ اسماعیل خان، باجوڑ سے ساؤتھ وزیرستان، ہر کسی کے پاس ہوگا، (تالیاں) دس لاکھ کاCover تھا تاکہ خدا نخواستہ اگر ایسے ٹائم میں کوئی بیمار ہو، کینسر ہو، ہارٹ اٹیک ہو، وہ علاج کرنا پڑے، آپ کو گھر نہ بیچنا پڑے، آپ کو بڑا قرضہ نہ لینا پڑے، آپ گورنمنٹ کے خرچے پر، گورنمنٹ کے ہاسپیٹلز میں پرائیویٹ ہاسپیٹلز میں، پوری دنیا میں اس ٹائپ کی مثال نہیں، امریکہ میں ہیلتھ انشورنس نہیں ہے، پاکستان میں، مجھے جو سوشل میڈیا پر فیڈ بیک ملتی تھی، وہ یہ تھی کہ چیف منسٹر صاحب امریکہ کی پریزیڈنٹ شپ کا الیکشن جو ہے، وہ کر سکتے ہیں کیونکہ وہاں پر پچاس سال سے انہوں نے یہ مسئلہ حل نہیں کیا، پرائس کنٹرول پر جیسے بتایاAlready efforts ہیں، کاش میں اور ڈیٹیل میں بتاتا لیکن جیسے میں کہہ رہا ہوں کس کو بتادوں؟ اور یہ بھی انہوں نے خود بھی پناہ گاہ کا، غریبوں کے لئے فوکس کس کا ہے؟ پرائم منسٹر صاحب عمران خان کا ہے۔ انٹرسٹ ریٹ، کنڈی صاحب ماشاءاللہ زبردست ریسرچ کرتے ہیں، انٹرسٹ ریٹس ڈاؤن ہو گئے، اس سے مہنگائی پرImpact پڑے گا، Positive impact پڑے گا، لوگ انوسٹمنٹ کریں گے۔ کنسٹرکشن سیکٹر کے لئے جو Facilitation کرنی تھی، ہم نے کنسٹرکشن سیکٹر پر جو ٹرانزیکشن پر فیس تھی، وہ ابھی ہم دو پرسنٹ پر لے آئیں گے، کامران میرے ساتھ بیٹھے ہیں، ہم نے لمبی میٹنگز کی کہ بہترین طریقہ کونسا ہے تاکہ Stimulation ہو، جابز گروتھ ہو۔ دو تین بڑی عجیب باتیں ہوئیں اور میں گزارش کرونگا، میں نے خود پندرہ سال باہر گزارے ہیں، اگر اسلام آباد پشتون شہر بن گیا، اگر پنڈی پشتون شہر بن گیا، اگر کراچی پشتون شہر بن گیا، اگر دبئی پشتون شہر بن گیا، اگر ریاض پشتون شہر بن گیا، ہمیں تو فخر ہونا چاہیئے کہ اس صوبے کے

لوگ وہ پوری دنیا میں جاتے ہیں، محنت کرتے ہیں، وہاں سے وہ Remittances لاتے ہیں، جس سے آپ کی غربت کی سطح وہ آدھی ہو گئی ہے، وہی لوگ Trained ہو کے واپس آئیں گے، یہاں پر بزنس Create کریں گے، یہ مطلب نہیں کہ ہم یہاں پر Jobs creation نہ کریں لیکن یہ تو ہمارے صوبے کے لوگوں کی ایک Unique وہ ہے جو ہم کر سکتے ہیں اور پھر End میں میں بس یہی کہوں گا، یہ میں نے آپ کو چار پانچ چیزیں بتادیں، میرے خیال میں سب سے ضروری یہ ہے کہ ہم نے لوگوں کو کنشن کرنا ہے اور یہ ہیلتھ کارڈ سے جو ہم نے کنشن کیا ہے، احساس پروگرام سے جو ہم نے کنشن کیا، Convinced ہیں اس صوبے کے لوگ، سمجھتے ہیں وہ آپ کو، ابھی اسمبلی کا جو ماحول ہے، ہمارے کوئی بیس پچیس لوگ بیٹھے ہیں اور پانچ لوگ اپوزیشن کے بیٹھے ہیں، اس سے پتہ چلتا ہے، ہماری Efforts کا ان نمبرز سے پتہ چلتا ہے، جہاں پر ہم جو پرائس کنٹرول کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور بہت حد تک کامیاب ہو رہے ہیں اور لوگوں کو یہ ہم نے Explain کرنا ہے کہ ایسے ٹائم میں، تھوڑا سا ٹائم آئے گا، جہاں پر یہ ایشو ہے، یہ کریم خان صاحب بیٹھے ہیں، بہت اچھی بات ہوئی Jobs creation کی، ان شاء اللہ ابھی جب رشکئی اکنامک زون کا افتتاح ہو گیا، جلوزئی میں ہو گیا، رشکئی پاکستان کا سب سے بڑا اور یونیک زون ہو گا، اس سے نوکریاں Create ہونگی، تو یہ سارا کچھ ہو گیا، I wish میں لمبی بات کرتا لیکن کس طرح سے کروں، کس کو سناؤں؟ بہت بہت شکریہ جی، اور ان شاء اللہ .We will continue our effort

Mr. Deputy Speaker: The sitting is adjourned till 10:00 am, Friday morning, 4th September, 2020.

(اجلاس بروز جمعة المبارک مورخہ 4 ستمبر 2020ء صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)